عمران سیریز
شوٹر
مظہر کلیم ایم اے

کرتے رہتے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی ایسے ہی ناول لکھتے رہیں گے "۔

محترم سید ناصر حسین شاہ کاظمی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جو کچھ خط میں لکھا ہے اس کا ثبوت بھی ساتھ ہی دے دیا ہے کہ آپ کے اندر خط لکھنے کا حوصلہ پیدا ہو گیا ہے۔ امید ہے اب یہ حوصلہ بڑھتا ہی رہے گا اور آپ کے خطوط مجھے ملتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار ہوٹل شیرٹن کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چونکہ یہاں پارکنگ کارڈ کا سسٹم نہ تھا اس لئے اس نے کار کھڑی کی اور نیچے اتر کر مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" عمران صاحب "...... اچانک اس کے کان میں ٹائیگر کی آواز پڑی تو وہ بے اختیار چونک کر مڑ گیا۔

" میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا کہ آپ نظر آ گئے "...... ایک سائیڈ سے ٹائیگر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" چلو کال کی رقم بچ گئی۔ وہ مجھے نقد دے دو۔ آج کل تو کال پر اتنی رقم خرچ ہو جاتی ہے کہ ہم جیسوں کا دو روز تک کچن چل سکتا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" باس۔ کیا آپ کے نزدیک چیلا گو کی کوئی اہمیت ہے "۔ ٹائیگر

نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"چیلاگو۔ یہ تو افریقی لفظ لگتا ہے اپنی ساخت کے اعتبار سے۔ کیا مسئلہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"آیئے اندر چل کر بیٹھتے ہیں۔ پھر تفصیل بتاتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سلیمان چونکہ ان دنوں گاؤں گیا ہوا تھا اس لئے عمران لنچ کرنے ہوٹل شیرٹن آیا تھا۔ ہال میں پہنچ کر اس نے اپنے لئے اور ٹائیگر کے لئے لنچ کا آرڈر دے دیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ یہ چیلاگو کیا ہے اور تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ اس ہوٹل کے نیچے تہہ خانوں میں ایک خفیہ کلب ہے۔ اس کا کوڈ نام ریڈ سٹار کلب ہے۔ وہاں ہر وہ چیز مہیا کی جاتی ہے جس کی ہوٹل میں ممانعت ہے اور کلب کا منیجر یہاں کی زیر زمین دنیا کا ایک آدمی جیری ہے۔ اسے ریڈ جیری کہا جاتا ہے۔ وہ اسلحہ اور منشیات کی اسمگلنگ سے متعلق ہے اور اس معاملے میں اس کا خاصا نام ہے لیکن چونکہ مجھے ان دونوں سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن میں نے اس سے اس لئے دوستی رکھی ہوئی ہے کہ اس کے پاس اکثر غیر ملکی آتے جاتے رہتے ہیں۔ آج جب میں اس سے ملنے گیا تو میری موجودگی میں اسے فون آیا۔ دوسری طرف سے کوئی چیخ کر بول رہا تھا اس لئے ہلکی سی آواز میرے کانوں میں بھی پہنچ رہی تھی۔ یہ کال بھی اسلحہ کے سلسلے میں تھی لیکن دوسری طرف سے بولنے والے نے اسے

بتایا کہ چیلاگو نے پچھلے دنوں پاکیشیا میں کوئی بڑا آپریشن کیا ہے اور انہیں خطرہ ہے کہ کہیں اس آپریشن کے بارے میں ملٹری انٹیلی جنس کو علم نہ ہو گیا ہو اس لئے وہ چیک کر کے اسے رپورٹ دے۔ جس کے بعد کال ختم ہو گئی تو اس ریڈ جیری نے مجھے کہا کہ اس کے پاس میرے مطلب کا کام آیا ہے۔ کیا میں کروں گا۔ جب میں نے تفصیل پوچھی تو اس نے بتایا کہ ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جس کا نام چیلاگو ہے اور چیلاگو نے یہاں کوئی بڑا آپریشن کیا ہے۔ اب صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا اس آپریشن کے بارے میں ملٹری انٹیلی جنس کو تو رپورٹ نہیں مل گئی جس پر میں نے آپریشن کے بارے میں تفصیلات معلوم کیں تو اس نے بتایا کہ یہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ بس میں صرف یہ چیک کروں کہ ملٹری انٹیلی جنس کو کوئی ایسی رپورٹ تو نہیں ملی جس میں چیلاگو کا نام آیا ہو۔ میں نے اس سے معذرت کر لی کہ جب تک تفصیلات معلوم نہ ہوں یہ کام نہیں ہو سکتا تو پھر اس نے ایکریمیا میں کسی جیمز کو کال کیا اور اس سے تفصیلات معلوم کیں تو اسے صرف اتنا بتایا گیا کہ چیلاگو نے پاکیشیا میں ملٹری سے تعلق رکھنے والے کسی اہم آفیسر کو اغوا کرایا ہے۔ اس سے زیادہ بتایا ہی نہیں جا سکتا۔ البتہ یہ بتا دیا گیا کہ اس اہم آفیسر کا نام جنرل ہاشم ہے اس لئے جیری نے یہ بات مجھے بتائی تو میں نے اس سے حامی بھر لی۔ اب میں آپ کو کال کرنا چاہتا تھا کہ اس چیلاگو کے بارے میں معلوم کر سکوں کیونکہ میں نے باہر آ کر پبلک فون

بوتھ سے ملٹری انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر میں کام کرنے والے ایک آدمی کو فون کر کے اس سے جب جنرل ہاشم کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو اس نے بتایا کہ جنرل ہاشم ہیڈ کوارٹر میں کوآرڈی نیشن آفیسر تھے اور وہ چند ماہ پہلے ریٹائر ہو چکے ہیں اور اب اپنے آبائی گاؤں چلے گئے ہیں۔ میرے مزید پوچھنے پر اس آدمی نے بتایا کہ ان کا کام صرف ملٹری انٹیلی جنس اور دوسرے محکموں کے درمیان رابطے کا کام کرنا تھا اس سے زیادہ نہیں۔ لیکن میں اس تفصیل سے اس لئے مطمئن نہیں ہوا تھا کہ ایسے آدمی سے چیلاگو کو کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ پھر یہ نام بھی عجیب سا تھا اور وہ اسے بڑا آپریشن قرار دے رہے تھے"...... ٹائیگر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اس دوران ویٹر نے کھانا سرو کر دیا تھا۔

"چیلاگو نام تو پہلی بار سنا ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم اس بارے میں مزید کام کرو کہ کیا واقعی ملٹری انٹیلی جنس اس سلسلے میں کچھ کر رہی ہے"...... عمران نے کھانا شروع کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس آدمی سے معلوم کر لیا ہے۔ ان کے پاس جنرل ہاشم کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں ہے اور نہ ہی انہیں اس جنرل ہاشم سے کوئی دلچسپی ہے۔ اب کچھ روز ٹھہر کر میں یہی رپورٹ ریڈ جیری کو دے دوں گا تاکہ اس سے حاصل کردہ معاوضے کو ایڈجسٹ کیا جا سکے"...... ٹائیگر نے بھی کھانا شروع کرتے ہوئے کہا۔

"جنرل ہاشم کے آبائی گاؤں کا پتہ چلا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ سرکاشا کے گاؤں نور پور میں رہتے تھے۔ وہی ان کا آبائی گاؤں ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اور جب اس ریڈ جیری نے فون کیا تھا اس کی کیا تفصیل ہے۔ میرا مطلب ہے وہ جیمز"...... عمران نے کہا۔

"اس کا فون نمبر تو میں نے چیک کر لیا تھا۔ ناراک کا نمبر تھا لیکن رابطہ ہوتے ہی اس نے براہ راست بات کی تھی اس لئے مزید تفصیل کا علم نہیں ہو سکا۔ ویسے آپ کہیں تو اس ریڈ جیری سے معلوم کیا جا سکتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا نمبر ہے"...... عمران نے پوچھا تو ٹائیگر نے نمبر بتا دیا۔

"ابھی ریڈ جیری سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں پہلے اس چیلاگو کے بارے میں معلومات حاصل کر لوں پھر دیکھیں گے"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کھانا کھانے اور چائے پینے کے بعد عمران نے ویٹر کو اشارے سے بلا کر بل لانے کا کہا اور پھر بل ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ویٹر کو بھاری ٹپ دے کر عمران اٹھا اور پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے پارکنگ سے کار نکالی اور سیدھا دانش منزل پہنچ گیا۔

"عمران صاحب۔ میں نے فلیٹ پر فون کیا تھا لیکن وہاں کسی نے فون ہی اٹنڈ نہیں کیا۔ اب میں سوچ رہا تھا کہ آپ کو ٹرانسمیٹر کال کروں یا نہیں کہ آپ آ گئے"...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سلیمان گاؤں گیا ہوا ہے اور میں لنچ کرنے ہوٹل شیرٹن گیا تھا۔ کیا کوئی خاص بات"...... عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سر سلطان نے آپ کو یاد کیا ہے۔ انہوں نے بھی فلیٹ پر فون کیا تھا لیکن جب وہاں فون اٹنڈ نہیں کیا گیا تو انہوں نے مجھے فون کر کے کہا کہ میں آپ کو تلاش کر کے ان سے بات کراؤں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ سر سلطان کے بینک اکاؤنٹ میں وزن زیادہ ہو گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"پی اے ون بول رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پی اے ون۔ کیا مطلب۔ کون ہیں آپ"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔ شاید پی اے اچانک کال آنے کی وجہ سے عمران کی آواز نہ پہچان سکا تھا۔

"تم پی اے ٹو ہو تو ظاہر ہے پی اے ون کی سیٹ بھی ہو گی۔ اب یہ اور بات ہے کہ یہ ون ٹو گریڈ ہیں یا عہدے۔ ویسے سنا تو یہی

ہے کہ نمبر تو بہت بڑا عہدہ ہوتا ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ آپ تو سر ون ہیں جناب"۔ دوسری طرف سے اس بار ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"مطلب ہے اصل ہو گا ون ہی۔ چاہے سر ہو یا سپریم"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے پی اے بے اختیار ہنس پڑا۔

"سر سلطان سے بات کیجئے"...... اس نے شاید اپنی جان چھڑانے کے لئے عمران کا رابطہ سر سلطان سے کرانے میں ہی اپنی عافیت سمجھی تھی۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"بولنا تو رعایا کا کام ہوتا ہے حضور۔ آپ تو فرمائیے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ تم۔ کہاں غائب ہو گئے تھے۔ ایک گھنٹے سے تمہارے ساتھ بات کرنے کے لئے پریشان ہو رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ سے تو بات کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے کیونکہ کہا تو یہی جاتا ہے کہ بادشاہ سلامت بعض اوقات برا بھلا کہنے پر انعام بخش دیتے ہیں اور بعض اوقات تعریف کرنے پر سر قلم کروا دیتے ہیں"۔ عمران

نے جواب دیا۔

"چھوڑو ان باتوں کو۔ یہ باتیں اس وقت اچھی لگتی ہیں جب آدمی ذہنی طور پر مطمئن ہو۔ پاکیشیا کا ایک انتہائی اہم ترین راز اچانک اور انتہائی پراسرار انداز میں غائب ہو گیا ہے اور یہ ایسا راز ہے جس کی چوری کے بعد پاکیشیا کی تمام ایٹمی تنصیبات دشمنوں پر اوپن ہو سکتی ہیں"...... سر سلطان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ ایسا کون سا راز ہو سکتا ہے"...... اس بار عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا لیکن دوسری طرف بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ بھی چونک کر کرسی پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

"تمہیں تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں کیونکہ تم جانتے ہو کہ ہر ملک کی ایک پلاننگ ہوتی ہے۔ اس میں ملک کے بنیادی دفاع کے آپریشنل پوائنٹس موجود ہوتے ہیں تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں اس کے پلان کے تحت ملک کا دفاع قائم رکھ سکیں۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے ملک کا دفاع ایٹمی بنیادوں پر مشتمل ہے اس لئے ہمارے ملک کی ایٹمی تنصیبات ملک کے دفاع کی بنیاد ہیں۔ آج تک ہمارے دشمن سر توڑ کوششوں کے باوجود ایٹمی تنصیبات کو اس لئے زیر نہیں کر سکے کہ ایٹمی تنصیبات کا یہ کی پلان محفوظ تھا لیکن اب یہ کی پلان غائب ہو گیا ہے"...... سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا

تو عمران کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ کی پلان کس شکل میں ہوتا ہے اور کس کی تحویل میں ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔ کیونکہ اسے واقعی یہ معلوم نہ تھا کہ ایسا کوئی کی پلان بھی ہوتا ہے۔

"یہ کی پلان ایک فائل کی صورت میں ہوتا ہے۔ یہ فائل ایسے کوڈ میں ہوتی ہے جو ہر ملک کا علیحدہ ہوتا ہے اور اسے اس قدر محنت سے ترتیب دیا جاتا ہے کہ کوئی اس کو ڈی کوڈ نہ کر سکے۔ یہ فائل صدر مملکت کی ذاتی تحویل میں اس طرح ہوتی ہے کہ اسے پریذیڈنٹ ہاؤس کے ایک خفیہ کمرے میں انتہائی خفیہ لاکر میں رکھا جاتا ہے اور اس لاکر پر ایسا تالا موجود ہوتا ہے جسے ایک مخصوص مائیکرو چپ سے ہی کھولا جا سکتا ہے اور یہ مائیکرو چپ ہر بار نئی بنانی پڑتی ہے کیونکہ ایک بار استعمال کے بعد یہ ضائع ہو جاتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب بھی اس لاکر کو کھولنے کی ضرورت ہو تو صدر صاحب ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو پریذیڈنٹ ہاؤس میں کال کرتے ہیں اور دونوں کے دستخطوں سے کمرے کو اوپن کرنے کی یادداشت تیار کی جاتی ہے۔ اس کے بعد دونوں ہی اس کمرے میں جاتے ہیں۔ وہاں ایک مخصوص مشین موجود ہوتی ہے جس میں صدر مملکت اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کے دستخط پہلے سے فیڈ ہوتے ہیں۔ دونوں اس مشین کے اندر مخصوص انداز سے اپنے دستخط ثبت کرتے ہیں۔ اگر یہ دستخط اوکے ہوتے ہیں تو مشین

ایک مائیکرو چپ تیار کر کے باہر نکال دیتی ہے۔ اس مائیکرو چپ کو جب لاکر کے تالے میں ڈالا جاتا ہے تو لاکر کھل جاتا ہے اور کی پلان باہر آجاتا ہے۔ اسے پریذیڈنٹ ہاؤس کے ایک خاص کمرے میں لایا جاتا ہے جہاں وہ سائنس دان یا وہ آدمی جس نے اس پر کام کرنا ہوتا ہے موجود ہوتا ہے۔ وہ صدر مملکت اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کی موجودگی میں اس پر کام کرتا ہے اور پھر صدر مملکت اور ملٹری انٹیلی جنس کا چیف دوبارہ لاکر روم میں جاتے ہیں۔ وہاں اس فائل کو اندر رکھ کر لاکر بند کیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ ہی وہ مائیکرو چپ باہر آجاتی ہے جس سے اسے کھولا گیا تھا اور یہ چپ ضائع ہو چکی ہوتی ہے۔ جب بھی اس لاکر کو دوبارہ کھولنا ہو تو دوبارہ نئے سرے سے اسے تیار کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس کی ضرورت سالوں میں کبھی کبھار پڑتی ہے اس لئے ایسا سالوں بعد ہی ہوتا ہے جبکہ اس کوڈ کو اوپن کرنے کی، کی وزارت سائنس کے سپیشل لاکر میں رکھی جاتی ہے اور اسے نکالنے کے لئے وزارت سائنس کا سیکرٹری ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو وزارت سائنس میں کال کرتا ہے اور پھر وہاں وہ دونوں ایسی ہی کارروائی دوہراتے ہیں تو یہ کی باہر آتی ہے۔ اسے وہیں مخصوص کمرے میں وزارت سائنس کے سیکرٹری اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کی موجودگی میں ہی چیک کیا جاتا ہے۔ اسے اس کمرے سے کسی صورت باہر نہیں لایا جا سکتا"...... سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر حقیقی حیرت کے

تاثرات ابھر آئے کیونکہ یہ ساری باتیں پہلی بار اس کے نوٹس میں آ رہی تھیں۔

"پھر اب کیا ہوا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایٹمی دفاع کے سلسلے میں ایک بنیادی پیش رفت ہوئی ہے جس کا اندراج کی پلان میں کیا جانا ضروری تھا۔ چنانچہ ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر کرامت نے صدر مملکت کو اس بارے میں یادداشت بھیجی۔ اس کے بعد صدر صاحب نے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شہباز کو کال کیا اور انہوں نے مخصوص طریقہ کار کے مطابق جب لاکر کو کھولا تو اندر فائل موجود تو تھی لیکن اس میں موجود تمام کاغذات غائب تھے جبکہ اس سے پہلے اس لاکر کو آج سے بارہ سال پہلے کھولا گیا تھا۔ اس کا ریکارڈ بھی موجود ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ کاغذ بارہ سال پہلے نکال لئے گئے ہوں اور خالی فائل رکھ دی گئی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ایسا ہونا ناممکن ہے کیونکہ اس ساری کارروائی کی باقاعدہ فلم بنتی ہے جو ریکارڈ میں رہتی ہے اور فائل واپس رکھتے ہوئے اس کے ہر صفحے کو باقاعدہ چیک کیا جاتا ہے اور اس کی بھی فلم بنتی ہے۔ بارہ سال پہلے کی فلم چیک کی گئی ہے اور یہ بات حتمی طور پر معلوم ہو گئی ہے کہ اس وقت فائل میں تمام صفحات موجود تھے اور لاکر میں رکھے گئے تھے"...... سر سلطان نے کہا۔

"اس وقت صدر صاحب کون تھے اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کون تھے"...... عمران نے کہا تو سرسلطان نے دونوں کے نام بتا دیئے۔

"یہ دونوں تو وفات پا چکے ہیں شاید"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ دونوں ہی اب زندہ نہیں ہیں"...... سرسلطان نے جواب دیا۔

"لیکن یہ کس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ کاغذات کب نکالے گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہی تو سمجھ میں نہیں آرہا"...... سرسلطان نے کہا۔

"اس لاکر کے پیچھے کون سی دیوار ہے اور سائیڈوں میں کون سی"...... عمران نے کہا۔

"اس کے لئے مخصوص ریڈ بلاکس کی دیوار تیار کی جاتی ہے اور یہ لاکر ریڈ بلاکس کی دیوار میں نصب ہے جسے کسی صورت بھی نہ توڑا جا سکتا ہے اور نہ ہی اوپن کیا جا سکتا ہے"۔ سرسلطان نے جواب دیا۔

"وہاں موجود خفیہ کیمروں نے کوئی فلم نہیں بنائی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں چیک کیا گیا ہے۔ وہ درست ہیں لیکن کوئی فلم نہیں بنائی گئی"...... سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو کسی نجومی سے رابطہ کرنا پڑے گا"...... عمران نے بے ساختہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے۔ اس وقت پورے ملک کا دفاع داؤ پر لگا ہوا ہے اور تم مذاق کر رہے ہو"...... سرسلطان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب اور کیا کیا جا سکتا ہے جناب۔ آپ خود بتائیں کہ کہاں سے انکوائری کا آغاز کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"میں نہیں جانتا۔ ملک کا یہ کی پلان واپس آنا چاہئے"۔ سرسلطان نے کہا۔

"آپ نیا پلان بنا لیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا ذہن ٹھیک کام کر رہا ہے تمہارا۔ کیا تمام دفاعی نظام، ایٹمی تنصیبات کا دفاع سب کو اتنی آسانی سے تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے تو کئی سال چاہئیں"...... سرسلطان نے کہا۔

"اچھا۔ آپ مجھے ملٹری انٹیلی جنس کے جنرل ہیڈ کوارٹر سے یہ معلوم کر کے بتائیں کہ کوآرڈی نیشن آفیسر جنرل ہاشم جو چند ماہ پہلے ریٹائر ہوئے ہیں ان کی کیا تفصیلات ہیں۔ کیا وہ ملٹری انٹیلی جنس میں تو نہیں رہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"جنرل ہاشم کو تو میں خود اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ صدر مملکت کے انتہائی قریبی عزیز ہیں اور ریٹائرمنٹ کے بعد بھی وہ پریذیڈنٹ ہاؤس آتے جاتے رہتے ہیں۔ صدر صاحب نے انہیں ایک اور پوسٹ کی آفر بھی کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا کہ وہ اب باقی زندگی عبادت

میں گزارنا چاہتے ہیں۔ انتہائی شریف اور نیک آدمی ہیں۔ ان کا ریکارڈ بھی بے داغ ہے۔ ویسے وہ ملٹری انٹیلی جنس سے اٹیچ بھی رہے ہیں لیکن تم نے اچانک ان کا نام کیوں لے دیا ہے"۔ سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل شہباز سے ان کے تعلقات رہے ہیں یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"اس بارے میں معلوم کرنا پڑے گا۔ لیکن تم آخر ان کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو"...... سر سلطان نے کہا۔

"پہلے آپ اس بارے میں معلومات کر کے مجھے بتائیں پھر میں کچھ بتا سکتا ہوں۔ میں دانش منزل میں موجود ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ جنرل ہاشم کا کیا سلسلہ ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ وہ سرخ ڈائری دینا مجھے"...... عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے سرخ رنگ کے کور والی ضخیم ڈائری نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور اس کے ورق پلٹنے شروع کر دیئے۔ پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم سی گئیں۔ پھر اس نے ڈائری بند کر کے واپس رکھی اور رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایکریمیا کا رابطہ نمبر اور ایکریمی ریاست الباما کا رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر"...... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"نمبر نوٹ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا ہی تھا کہ گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے کریڈل سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"جی۔ عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے۔ جنرل ہاشم کی ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل شہباز کے ساتھ کوئی قریبی رشتہ داری نہیں ہے لیکن دونوں کا تعلق ایک ہی گاؤں سے ہے اس لئے ان دونوں کے درمیان خاصے گہرے تعلقات ہیں"...... سر سلطان نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں اللہ تعالیٰ مہربانی کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"عمران بیٹے۔ تم نے جنرل ہاشم کے سلسلے میں کیوں یہ بات کی ہے۔ کیا جنرل ہاشم اس سلسلے میں ملوث ہے اور تمہیں کیسے اس کا علم ہوا"...... سر سلطان نے کہا۔

"مجھے آپ کی کال سے تھوڑی دیر پہلے اطلاع ملی تھی کہ کسی بین الاقوامی تنظیم نے جنرل ہاشم کے ذریعے یہاں کوئی بڑا آپریشن مکمل کیا ہے اور اب انہیں فکر ہے کہ کہیں اس آپریشن کے بارے میں ملٹری انٹیلی جنس کو تو کوئی اطلاع نہیں ہے لیکن صرف اتنی اطلاع تھی۔ میں نے جنرل ہاشم کے بارے میں سرسری معلومات حاصل کیں تو اتنا معلوم ہو سکا کہ جنرل ہاشم ملٹری ہیڈ کوارٹر میں کوآرڈی نیشن آفیسر رہے ہیں اور چند ماہ پہلے ریٹائر ہو کر اپنے آبائی گاؤں چلے گئے ہیں اور ان کا کوئی تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے نہیں ہے اور نہ ہی ملٹری انٹیلی جنس کو ان کے سلسلے میں کوئی اطلاع ہے۔ ابھی میں نے مزید اس سلسلے میں انکوائری کرنی تھی کہ آپ کی کال آ گئی اور جب آپ نے کی پلان میں ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کی شرکت کی بات کی تو مجھے خیال آ گیا کہ کہیں جس بڑے آپریشن کی بات کی جا رہی ہے وہ یہی نہ ہو اس لئے میں نے آپ کو کہا تھا کہ اس سلسلے میں معلومات حاصل کی جائیں اور اب آپ نے جو کچھ بتلایا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ واقعی یہ کی پلان والا بڑا آپریشن جنرل ہاشم کے ذریعے

ہی مکمل کرایا گیا ہو گا کیونکہ جنرل ہاشم صدر مملکت کے قریبی عزیز ہیں اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شہباز سے بھی ان کے تعلقات ہیں۔ بہرحال یہ اندازے ہی ہیں۔ حتمی بات تو انکوائری کے بعد ہی معلوم ہو سکے گی"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں عمران بیٹے۔ جنرل ہاشم کو جہاں تک میں جانتا ہوں وہ اس ٹائپ کے آدمی ہی نہیں ہیں"...... سر سلطان نے کہا۔

"ان کے روپ میں کوئی اور بھی تو کام کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ہاں واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ پھر تو جنرل ہاشم کے بارے میں معلومات حاصل کرنا پڑیں گی"...... سر سلطان نے کہا۔

"یہ کام میں کر لوں گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ البتہ آپ ایک کام کریں کہ آپ اس کوڈ کی، کی وزارت سائنس کے لاکر سے نکلوا کر دانش منزل بھجوا دیں کیونکہ جنہوں نے بھی یہ کی پلان اڑایا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ اس کا کوڈ اوپن نہ کر سکیں۔ لامحالہ انہوں نے اس کوڈ کی کے حصول کے لئے کام کرنا ہے اور یہ کوڈ کی موجودہ حالات میں دانش منزل میں زیادہ محفوظ رہے گی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں صدر صاحب سے خصوصی آرڈر کروا کر خود دانش منزل اسے پہنچا دوں گا"...... سر سلطان نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی ایس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ سپیشل ممبر۔ بین الاقوامی مجرم تنظیموں کے سیکشن سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"سپیشل ممبر کوڈ دوہرائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے کوڈ دوہرا دیا۔

"کوڈ اوکے ہے۔ سیکشن انچارج گیری سے بات کریں"۔ دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

"ہیلو۔ گیری بول رہا ہوں۔ انچارج مین سیکشن"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بھاری سا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی لارڈ گیری نہیں بن سکے تم۔ خالی گیری ہو۔ میں تو سمجھا تھا کہ اتنا طویل عرصہ گزرنے کے بعد تم اب تک لارڈ بن چکے ہو گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم علی عمران۔ اوہ۔ تم ناٹی بوائے۔ بڑے طویل عرصے بعد کال کی ہے تم نے"...... دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"میں تو انتظار کرتا رہا کہ انکل گیری لارڈ گیری بن جائیں تو میں کال کروں اور اپنا نام وصیت نامے میں لکھوا لوں۔ مگر لگتا ہے میری قسمت میں خالی وصیت نامہ ہی آئے گا"...... عمران نے جواب دیا تو

دوسری طرف سے گیری بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم بے فکر رہو۔ لارڈ گیری کے وصیت نامہ میں تمہارا ذکر موجود ہے کہ جو قرضے لارڈ گیری نے ادا کرنے ہیں وہ سب عمران ادا کرے گا"...... گیری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ادا کرنے ہیں یا وصول کرنے ہیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ادا کرنے ہیں"...... گیری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے۔ پھر تو خالی گیری ہی ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف گیری بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم سے باتیں کر کے آدمی واقعی نئے سرے سے زندہ ہو جاتا ہے۔ بہرحال بتاؤ کیسے فون کیا ہے"...... گیری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ایک بین الاقوامی تنظیم کا نام سامنے آیا ہے۔ چیلا گو۔ اس سلسلے میں معلومات حاصل کرنی تھیں"...... عمران نے کہا۔

"چیلا گو۔ یہ تو نیا نام ہے۔ میں نے تو کبھی نہیں سنا اور تم کہہ رہے ہو کہ بین الاقوامی تنظیم ہے"...... گیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم جیسا انسائیکلو پیڈیا اس بارے میں نہیں جانتا تو پھر کون جانتا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے لیکن اس کے لئے مجھے تصدیق کرنا پڑے گی۔ تم ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کرنا"۔ گیری

نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف پولیس آفس سے فرسٹ آفیسر راکسن بول رہا ہوں"۔ عمران نے ایکریمین زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ناراک کا ایک فون نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ نمبر کہاں اور کس نام سے نصب ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر موجود ہیں"...... چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس"...... عمران نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یہ نمبر ناراک کے مشہور کلب بافیلو کے مالک چارلس جیمز کے

نام پر ہے اور کلب میں ہی نصب ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ اٹ از سٹیٹ سیکرٹ"۔ عمران نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اب ایک کپ چائے پلوا دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو مسکراتا ہوا اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس نے دونوں ہاتھوں میں پیالیاں اٹھائی ہوئی تھیں۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی اٹھائے وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب۔ یہ چیلاگو اور جنرل ہاشم کے بارے میں آپ کو کیسے اور کہاں سے اطلاع ملی تھی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے ہوٹل جانے اور وہاں ٹائیگر سے ہونے والی ملاقات کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"پھر تو اس ریڈ جیری سے سب کچھ معلوم ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر اس چیلاگو کے بارے میں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ بہت چھوٹی مچھلی ہے۔ گیری جیسا آدمی جب اس کے بارے

میں کچھ نہیں جانتا تو وہ ریڈ جیری کہاں جانتا ہو گا۔ اس کا تعلق اس
چارلس جیمز سے ہو گا۔ البتہ وہ شاید اس بارے میں جانتا ہو لیکن میں
چاہتا ہوں کہ گیری سے پہلے بات ہو جائے پھر آگے بات بڑھے
گی"...... عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔
"لیکن جنرل ہاشم کے بارے میں تو فوری معلومات حاصل کر لینی
چاہئیں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور
پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔
"سرکاشا کا رابطہ نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف
سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر
اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کر دیئے۔
"انکوائری پلیز"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"نور پور کا لنک سرکاشا سے ہے یا اس کی علیحدہ ایکس چینج
ہے"...... عمران نے کہا۔
"سرکاشا سے ہی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"مجھے نور پور میں ریٹائر جنرل ہاشم کا نمبر چاہئے"...... عمران نے
کہا۔
"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو سر"...... چند لمحوں بعد وہی مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔
"نمبر نوٹ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے
ساتھ ہی نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر
اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"جی صاحب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک منمناتی ہوئی سی
آواز سنائی دی۔ لہجے سے ہی محسوس ہو رہا تھا کہ بولنے والا کوئی ملازم
ہے۔
"میں دارالحکومت سے جنرل شاہد بول رہا ہوں۔ جنرل ہاشم سے
بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔
"جنرل صاحب تو ایک ہفتہ ہوا ملک سے باہر گئے ہوئے
ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"کہاں گئے ہیں۔ وہاں کا فون نمبر"...... عمران نے کہا۔
"جی مجھے معلوم نہیں۔ آپ ہولڈ کریں میں ان کے صاحبزادے
سے آپ کی بات کرا دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو۔ احمد بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی
آواز سنائی دی۔
"میں جی ایچ کیو سے جنرل شاہد بول رہا ہوں۔ کیا آپ جنرل ہاشم
کے صاحبزادے ہیں"...... عمران نے کہا۔
"جی ہاں۔ میں ان کا بیٹا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"آپ کے ملازم نے بتایا ہے کہ جنرل صاحب ایک ہفتہ ہوا

لک سے باہر گئے ہیں جبکہ میں نے ان سے فوری رابطہ کرنا ہے۔ ایک انتہائی اہم ملکی معاملہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"والد صاحب ایک ہفتہ ہوا ناراک گئے ہیں۔ وہاں وہ اپنے ایک پاکیشیائی دوست رحمت علی کے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں فون نمبر بتا دیتا ہوں آپ وہاں ان سے رابطہ کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیا گیا۔

"کیا ان کے ناراک جانے کے بعد آپ کا ان سے رابطہ ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ انہوں نے جاتے ہی اپنی خیریت کی اطلاع دی تھی اور ابھی دو روز پہلے بھی ان کا فون آیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ ایک ماہ تک وہاں ٹھہریں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ رحمت علی صاحب کیا کرتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ وہاں تاجر ہیں۔ ان کی اپنی فرم ہے۔ رحمت علی میڈیسن کے نام سے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ جنرل ہاشم اس سلسلے میں ملوث نہیں ہیں ورنہ وہ کھلے عام اس طرح سامنے نہ آتے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"صرف اندازے ہی ہیں سب۔ جب تک کوئی حتمی بات معلوم نہ ہو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیالی میں

موجود چائے کا آخری گھونٹ حلق میں ڈالا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ اسے ناراک کا رابطہ نمبر معلوم تھا اس لئے اسے انکوائری سے پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے جنرل شاہد بول رہا ہوں۔ جنرل ہاشم صاحب سے بات کرا دیں"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"جنرل صاحب تو دو روز پہلے گریٹ لینڈ چلے گئے ہیں اور وہاں سے انہوں نے یہاں رابطہ نہیں کیا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کون بول رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں رئیس علی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ رحمت علی صاحب کے کیا لگتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں ان کا بیٹا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا رحمت علی صاحب سے بات ہو سکتی ہے۔ شاید انہیں معلوم ہو ان کا رابطہ نمبر"...... عمران نے کہا۔

"وہ آفس میں ہیں۔ میں نمبر بتا دیتا ہوں آپ ان سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رحمت علی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک

بھاری سی آواز سنائی دی۔ بولنے والا لہجے سے ہی ادھیڑ عمر آدمی لگتا تھا۔

"میں پاکیشیا سے جنرل شاہد بول رہا ہوں۔ جنرل ہاشم سے ایک اہم ملکی معاملے پر بات کرنا تھی۔ ان کے صاحبزادے نے آپ کی رہائش گاہ کا نمبر دیا۔ وہاں آپ کے صاحبزادے سے بات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ وہ دو روز ہوئے گریٹ لینڈ چلے گئے ہیں۔ انہیں ان کے رابطہ نمبر کا علم نہ تھا جبکہ انتہائی اہم معاملہ ہے اور ان سے فوری بات کرنا ضروری ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ واقعی دو روز ہوئے اچانک گریٹ لینڈ چلے گئے ہیں۔ ان کا پہلے سے کوئی پروگرام نہ تھا لیکن اچانک انہیں ایک فون گریٹ لینڈ سے موصول ہوا تو انہوں نے فوری طور پر روانگی کا پروگرام بنا لیا۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ وہاں ان کے ایک دوست جیکسن ہیں۔ ان سے انہوں نے ملنا ہے اور ایک ہفتے بعد واپس آجائیں گے لیکن مزید کوئی تفصیل انہوں نے نہیں بتائی تو میں نے بھی مزید تفصیل پوچھنی مناسب نہیں سمجھی"...... رحمت علی نے جواب دیا۔

"اس جیکسن کے بارے میں مزید کوئی معلومات"...... عمران نے کہا۔

"انہوں نے صرف اتنا بتایا تھا کہ جیکسن ان کا پرانا دوست ہے اور ان کا گریٹ لینڈ میں شوٹنگ کلب ہے اور وہ بڑا مشہور شکاری بھی رہا ہے"...... رحمت علی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے گریٹ لینڈ کا رابطہ نمبر انکوائری سے معلوم کر کے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ گریٹ لینڈ میں ایک مشہور شکاری جیکسن ہیں۔ ان کا شوٹنگ کلب ہے۔ اس کا نمبر معلوم کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ جیکسن شوٹنگ کلب تو گریٹ لینڈ کا خاصا مشہور کلب ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور ایک بار پھر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جیکسن شوٹنگ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے جنرل شاہد بول رہا ہوں۔ جیکسن صاحب سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جیکسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر جیکسن۔ میں پاکیشیا سے جنرل شاہد بول رہا ہوں۔ جنرل

ہاشم کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ ناراک سے آپ کے پاس آئے ہیں۔ ان سے میں نے انتہائی اہم معاملے پر بات کرنی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جنرل ہاشم اور یہاں آئے ہیں۔ نہیں جناب۔ جنرل ہاشم تو یہاں نہیں آئے اور نہ ہی ان سے گزشتہ دو سالوں سے کوئی رابطہ ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ جیکسن درست کہہ رہا ہے۔

"جبکہ ناراک میں انہوں نے اپنے دوست رحمت علی سے کہا کہ جیکسن کی کال آئی ہے اور وہ ایک ہفتے کے لئے آپ کے پاس گریٹ لینڈ جا رہے ہیں اور وہاں سے فوری روانہ ہو گئے حالانکہ پہلے ان کا پروگرام نہ تھا"...... عمران نے کہا۔

"میں تو رحمت علی صاحب کے بارے میں جانتا ہی نہیں تو میں نے انہیں کیوں کال کرنا تھا۔ میں نے کہا ہے کہ میرا تو دو سالوں سے ان سے رابطہ ہی نہیں ہے۔ دو سال پہلے وہ سرکاری طور پر گریٹ لینڈ آئے تھے تو چند گھنٹے انہوں نے میرے ساتھ گزارے تھے۔ اس کے بعد تو ان سے فون پر بھی ملاقات نہیں ہوئی"۔ جیکسن نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جنرل ہاشم بذات خود اس چکر میں ملوث ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو۔ اب وہ مل جائے تو معلوم ہو"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے سامنے گھڑی میں وقت دیکھا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر اس نے رسیور اٹھایا اور گیری سے دوبارہ رابطہ کیا۔

"کچھ پتہ چلا چیلاگو کے بارے میں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے معلوم کر لیا ہے عمران۔ لیکن ایک شرط پر بتا سکتا ہوں کہ کسی بھی سٹیج پر میرا یا میری ایجنسی کا نام سامنے نہیں آنا چاہئے"...... گیری نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ میں ایسا کر سکتا ہوں"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ غصہ کھانے کی ضرورت نہیں۔ دراصل یہ معاملہ اس قدر خطرناک ہے کہ میں نے بات کرنا ضروری سمجھی۔ چیلاگو جنوب مغربی افریقہ کے ملک گنی سباؤ کے قریب جنوبی بحر اوقیانوس میں ایک چھوٹا سا غیر معروف جزیرہ ہے۔ بظاہر اس پر قبضہ جنوبی افریقہ کے ایک انتہائی خطرناک سینڈیکیٹ رافیلڈ کا ہے اور رافیلڈ ہر قسم کے بڑے جرائم میں پوری طرح ملوث ہے لیکن اصل میں اس رافیلڈ سینڈیکیٹ پر قبضہ اسرائیل کا ہے لیکن وہ سامنے نہیں آتے۔ اسرائیل کی ایک خفیہ تنظیم ہے جس کا نام شوٹر ہے۔ یہ تنظیم انتہائی خفیہ ہے اور بڑے بین الاقوامی جرائم میں ملوث رہتی

رافیلڈ شوٹر کا ہی سینڈیکیٹ ہے اور شوٹر کا ایک معروف اڈا چیلاگو بھی ہے۔ مجھے دراصل یہ خیال اس لئے آیا تھا کہ شوٹر کے بارے میں مجھے تفصیلات ملی تھیں جس میں چیلاگو کا نام موجود تھا لیکن پھر ایجنسی نے حکومت اسرائیل کی وجہ سے شوٹر کے بارے میں تفصیلات آف کر دی تھیں لیکن میرے ذاتی ریکارڈ میں یہ تفصیلات موجود تھیں جو میں نے تمہیں بتا دیں"...... گیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس شوٹر کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"شوٹر کے ہیڈ کوارٹر کا تو علم نہیں ہے کیونکہ یہ انتہائی خفیہ تنظیم ہے۔ البتہ اس کے ایک اہم آدمی کے بارے میں اطلاع ملی تھی۔ اس آدمی کا نام چارلس جیمز ہے اور یہ ناراک کے انتہائی بدنام کلب بوفیلو کا مالک اور جنرل مینجر ہے"...... گیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ تم نے واقعی کام کیا ہے۔ بے حد شکریہ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب کڑیاں ملتی جا رہی ہیں۔ اصل کام شوٹر کا ہے جبکہ چیلاگو کا نام استعمال ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن انہیں آخر کس بات سے یہ خطرہ محسوس ہوا کہ ملٹری انٹیلی جنس کو اس آپریشن کے بارے میں معلوم نہ ہوا ہو"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میرے خیال میں انہیں کوڈ سمجھ میں نہیں آیا ہو گا اس لئے اب انہوں نے پلان بنایا ہو گا کہ وہ اسے حاصل کریں۔ لیکن اس سے پہلے وہ یہ معلوم کرنا چاہتے ہوں گے کہ کیا ملٹری انٹیلی جنس کو اس کی پلان کی چوری کے بارے میں تو علم نہیں ہوا"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا جنرل ہاشم شوٹر کا ایجنٹ تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے جنرل ہاشم کے روپ میں کوئی ایجنٹ تھا۔ لیکن اسے کوئی پہچان نہ سکا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر جنرل ہاشم کا ناراک میں رحمت علی کے پاس جانے کا کیا مطلب ہوا۔ وہ ویسے بھی تو یہاں سے غائب ہو سکتا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ویسے غائب ہوتا تو لازماً اس کے بارے میں ملٹری انٹیلی جنس کو رپورٹ ہو جاتی۔ وہ چونکہ اہم عہدے پر رہا ہے اس لئے ملٹری انٹیلی جنس اپنے قانون کے مطابق اس کو تلاش کرتی۔ اس صورت میں معاملات اوپن ہو سکتے تھے۔ اس لئے پورا کھیل کھیلا گیا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اس ایجنٹ نے اس قدر اہم راز آخر کیسے چوری کیا کہ نہ فلم بن سکی اور ہی کسی کو معلوم ہو سکا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے اس ایجنٹ نے پریذیڈنٹ ہاؤس کے باخبر آدمی کو ساتھ ملایا ہو گا۔ اس کے بعد اس نے صدر صاحب اور

ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شہباز کے دستخط حاصل کئے اور پھر کسی جدید آلے سے اس نے فلم بندی روکی اور ان دستخطوں سے چپ تیار کر کے اس نے لاکر کھولا اور کاغذات حاصل کر کے خالی فائل کو واپس رکھ دیا۔ شاید اس فائل کور پر ایسا کوئی حفاظتی اقدام تھا کہ وہ باہر جاتے ہی چیک ہو سکے اس لئے وہ کاغذ لے گئے ۔ بہرحال جو کچھ بھی ہوا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انتہائی ذہانت اور انتہائی مہارت سے کام کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو اب آپ کیا کریں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس چارلس جیمز سے ہمیں بنیادی معلومات مل سکتی ہیں اس لئے پہلے اسے گھیرنا ہو گا۔ پھر آگے بات بڑھ سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر فارن ایجنٹ کو کال کر کے میں کہہ دیتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ۔ یہ اس کا کام نہیں ہے ۔ یہ کام مجھے خود کرنا ہو گا اور چونکہ معاملات بے حد گھمبیر ہیں اس لئے ہمارا کام انتہائی تیز رفتاری سے مکمل کرنا ہو گا اس لئے میں ٹیم کو ساتھ لے جاؤں گا"۔ عمران نے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کو الرٹ کر دو اور تم بھی تیار ہو جاؤ ایک انتہائی اہم مشن سامنے آیا ہے جس پر تیز رفتاری سے کام کرنا ہو گا۔ عمران تمہیں لیڈ کرے گا اور بریف بھی وہی کرے گا"۔ عمران نے کہا۔

"کہاں جانا ہو گا باس"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہ سب کچھ عمران تمہیں بتائے گا۔ تم ٹیم سمیت تیار ہو جاؤ۔ شاید آج ہی تمہیں روانہ ہونا پڑے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"سر سلطان وہ کی کوڈ پہنچائیں تو تم نے اس کی سختی سے حفاظت کرنی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ باقی ٹیم کو بھی الرٹ رکھنا ہے۔ انہوں نے لازماً اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے اور جس انداز میں انہوں نے پہلے واردات کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ انتہائی جدید آلات استعمال کرتے ہیں اور ساتھ ہی انتہائی ذہانت سے بھی کام کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں محتاط رہوں گا"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران اسے اللہ حافظ کہہ کر مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک سخت گیر چہرے کے حامل آدمی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ اس کا چہرہ خاصا چوڑا تھا لیکن اس کی آنکھیں چہرے کی مناسبت سے چھوٹی تھیں اور ان آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس کے سر پر بال خاصے بڑے تھے اور انہیں سر کے پیچھے کی طرف لے جایا گیا تھا۔ اس کا جسم جنگلی گھوڑے کی طرح مضبوط اور ٹھوس تھا لیکن سب سے خاص بات اس کے چہرے پر نظر آنے والی انتہائی سختی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کا چہرہ پتھر کا بنا ہوا ہو۔ میز پر اس کے سامنے چار رنگ کے فون پڑے ہوئے تھے جبکہ وہ سامنے رکھی ہوئی ایک فائل پر جھکا ہوا تھا۔ دروازہ کھلنے پر ایک خوبصورت نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی جس نے جینز کی پینٹ اور تیز رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے اخروٹی رنگ کے بال اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔

اس نے کانوں میں انتہائی چمکدار ٹاپس پہنے ہوئے تھے اور اس کے کاندھے سے سیاہ رنگ کا ایک بیگ لٹک رہا تھا۔

"تم یہاں گھسے بیٹھے ہو جبکہ باہر پورے ناراک میں جشن منایا جا رہا ہے"...... لڑکی نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"تو تم بھی مناؤ ان کے ساتھ جشن۔ میں نے تمہیں روکا ہے"۔ اس آدمی نے خشک اور سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی دنیا کے سرد ترین آدمی ہو۔ بس ہر وقت جرائم، قتل و غارت۔ آخر یہ کیا لائف ہے جیمز۔ کبھی زندگی کو انجوائے بھی کیا کرو"...... لڑکی نے اس کے خشک اور سرد لہجے کا نوٹس نہ لیتے ہوئے کہا۔

"اصل زندگی یہی ہے ورنہ جو لوگ عام انداز میں رہتے ہیں وہ نالیوں میں رینگنے والے کیڑے ہوتے ہیں۔ انسان کی اہمیت ہونی چاہئے۔ لوگوں کو ان سے ڈرنا چاہئے"...... جیمز نے اسی طرح خشک اور سرد لہجے میں کہا۔ شاید اس کے چہرے پر موجود قدرتی سختی کے ساتھ ساتھ اس کا لہجہ بھی قدرتی طور پر خشک اور سرد تھا۔

"پہلے یہ بتاؤ جیمز کہ جب می نے تمہیں ڈنر پر کال کیا تھا تو تم نے انکار کیوں کر دیا"...... لڑکی نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"میں ایسی فضولیات پر یقین نہیں رکھتا ریڈی۔ یہ ٹھیک ہے تم مجھے پسند ہو اور میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ تمہاری می نے

لئے اتنا ہی کافی ہے۔ اب یہ کیا کہ آدمی احمقوں کی طرح جا کر ایک میز پر سر جھکا کر بیٹھے اور تمہاری ممی کے الٹے سیدھے سوالات کے جواب دے"...... جیمز نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ریڈی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" ممی کو تمہارے انکار پر بے حد غصہ آیا تھا"...... ریڈی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اور تمہیں"...... جیمز نے کہا۔

" مجھے تمہاری یہی عادتیں تو پسند ہیں۔ انہی عادتوں کی وجہ سے ہی تم عام مردوں سے منفرد ہو۔ ویسے تمہارے چہرے پر موجود سختی اور تمہارے لہجے کی خشکی یہ سب کچھ دیکھ کر مجھے واقعی محسوس ہوتا ہے کہ تم مرد ہو۔ اصل مرد۔ اس لئے میں تم سے شادی کروں گی اور ضرور کروں گی"...... ریڈی نے ایک بار پھر میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

" تمہیں کس نے روکا ہے شادی کرنے سے۔ ابھی چلتے ہی چرچ۔ کیا خیال ہے"...... جیمز نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کے چہرے پر مسکراہٹ اجنبی سی محسوس ہوئی تھی۔

" ابھی نہیں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میں اپنے شوق سے پیشہ ور قاتل بنی ہوں اور ابھی میرے شکاروں کی تعداد سو نہیں ہوئی اور جب تک سنچری مکمل نہ ہو تو تم جیسے سخت چہرے والے سے شادی نہیں کر سکتی"...... ریڈی نے کہا۔

" کتنے ہوئے ہیں"...... جیمز نے اسی طرح خشک لہجے میں کہا۔

" ابھی پانچ ہوئے ہیں"...... ریڈی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو پچانوے آدمی میں بلوا لیتا ہوں۔ تم انہیں ہلاک کرو۔ سو پورے ہو جائیں گے"...... جیمز نے کہا۔

" ارے ایسے نہیں۔ ایسے تو ایک ہزار آدمی بھی مار دیئے جائیں تب بھی لطف نہیں آئے گا۔ یہ تو تمہارا طریقہ ہے کہ دس بارہ آدمیوں کو روزانہ ہلاک کر دیتے ہو"...... ریڈی نے کہا۔

" تم انہیں آدمی کہہ رہی ہو۔ یہ آدمی نہیں ہوتے بلکہ کیڑے مکوڑے ہوتے ہیں"...... جیمز نے اسی طرح خشک لہجے میں کہا۔

" تو تم آدمی کسے کہتے ہو"...... ریڈی نے کہا۔

" اپنے آپ کو یا پھر زیادہ سے زیادہ تمہیں"...... جیمز نے کہا تو ریڈی بے اختیار ہنس پڑی۔

" کسی روز کوئی سوا سیر ٹکرا گیا تب تمہیں معلوم ہو گا"۔ ریڈی نے کہا۔

" سوا سیر ابھی پیدا ہی نہیں ہوا اور نہ ہو گا"...... جیمز نے کہا تو ریڈی ایک بار پھر ہنس پڑی لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جیمز نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... جیمز نے کہا۔

" راسٹر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز

سنائی دی۔

"تم ۔ کیا ہوا۔ کوئی خاص بات"...... جیمز نے اسی طرح خشک اور سرد لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں ۔ کیوں"...... جیمز نے چونک کر کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس نے تمہارے خلاف کام شروع کر دیا ہے اور یہ بتا دوں کہ یہ سروس دنیا کی سب سے خطرناک سروس سمجھی جاتی ہے۔ خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والے عمران کی بے حد شہرت ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیوں۔ میرا ان سے کیا تعلق ہے"...... جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کرایا ہو گا"...... راسٹر نے کہا۔

"میں نے تو ایسا کوئی کام نہیں کیا۔ لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا"۔ جیمز نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہاں ناراک میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک فارن ایجنٹ ہے کارل۔ وہ میرا بہت گہرا دوست بھی ہے۔ اس نے مجھے فون کر کے مجھ سے ایک رہائش گاہ، کاروں اور اسلحہ سمیت طلب کی تو میں سمجھ گیا کہ وہ یہ سب کچھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کر رہا ہے

کیونکہ پہلے بھی وہ ایسا کرتا رہتا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا میرا خیال درست ہے تو اس نے اثبات میں جواب دیا۔ میرے پوچھنے پر کہ اس بار ان کا ٹارگٹ کیا ہے تو اس نے یہ کہہ کر بتانے سے انکار کر دیا کہ اس بار ان کا ٹارگٹ میرا بڑا گہرا دوست ہے۔ جب میں نے اسے حلف دیا کہ میں اس دوست کو نہیں بتاؤں گا تو اس نے تمہارا نام لیا۔ میں نے اسے مزید کریدنے کی کوشش کی لیکن اسے مزید تفصیل کا علم ہی نہ تھا۔ اس بات کا علم بھی اسے اس لئے ہو گیا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے اسے کہا تھا کہ وہ ٹیم کے ناراک پہنچنے سے پہلے بوفیلو کلب کے چارلس جیمز کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرے اور وہ جانتا تھا کہ میر تمہارا بہت گہرا دوست ہوں"...... راسٹر نے کہا۔

"کیسی معلومات"...... جیمز نے کہا۔

"یہی کہ تم ناراک میں موجود ہو یا نہیں۔ تم کتنا وقت کہاں گزارتے ہو۔ تم تک پہنچنے کے لئے کیا کرنا پڑتا ہے اور کیا معلوم کرنا ہے اس نے"...... راسٹر نے کہا۔

"یہ کارل کون ہے۔ اس کی کیا تفصیل ہے"...... جیمز نے پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ سوری جیمز۔ تم میری فطرت تو جانتے ہو۔ میں نے حلف کے باوجود تمہیں اتنا کچھ اس لئے بتایا ہے کہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہیں لاعلمی میں کوئی

نقصان پہنچ جائے۔ بہرحال تم ان سے ہوشیار رہنا"...... راسٹر نے جواب دیا۔

"کون سی کوٹھی دی ہے تم نے انہیں"...... جیمز نے کہا۔

"نہیں۔ یہ بات بھی میں تمہیں نہیں بتا سکتا"...... راسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر میں کیسے محتاط رہوں گا"...... جیمز نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... راسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ میں خود ہی کچھ کر لوں گا"...... جیمز نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا ہے۔ کس کا فون تھا"...... ریڈی نے پوچھا۔

"راسٹر کا۔ اس نے عجیب سی بات کی ہے۔ میری سمجھ میں تو نہیں آئی"...... جیمز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر اس گفتگو کے بارے میں بتا دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ اس کا تم سے کیا تعلق"...... ریڈی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سپر کونسل کا ایک کام میں نے پاکیشیا میں اپنے ایک آدمی کے ذمے لگایا تھا۔ اس نے مجھے رپورٹ دے دی جو میں نے سپر کونسل کو بھجوا دی۔ اس کے علاوہ تو مجھے کسی بات کا علم نہیں ہے"۔ جیمز نے کہا۔

"کیسا کام"...... ریڈی نے کہا۔

"سپر کونسل نے مجھے کہا تھا کہ میں پاکیشیا میں کسی ایسے آدمی کو تلاش کروں جس کا تعلق وہاں کی ملٹری انٹیلی جنس سے ہو اور اس کے ذمہ لگاؤں کہ وہ یہ معلوم کرے کہ سپر کونسل نے پاکیشیا میں جو بڑا مشن پچھلے دنوں مکمل کیا ہے اس بارے میں وہاں کی ملٹری انٹیلی جنس کو تو کوئی رپورٹ نہیں ملی اور وہ اس پر کام تو نہیں کر رہی۔ وہاں ایک کلب کا مالک ریڈ جیری میرا دوست ہے۔ میں نے اسے فون کیا تو اس نے حامی بھر لی۔ اس کے بعد اس نے مجھے رپورٹ دی کہ ملٹری انٹیلی جنس کے پاس ایسی کوئی رپورٹ نہیں ہے۔ یہی رپورٹ میں نے سپر کونسل کو دے دی اور بات ختم ہو گئی"۔ جیمز نے کہا۔

"سپر کونسل سے تمہارا مطلب چیلاگو ہے"...... ریڈی نے کہا۔

"ہاں۔ اس کا کوڈ نام سپر کونسل ہے اور یہی نام استعمال کیا جاتا ہے"...... جیمز نے کہا۔

"لیکن یہ کام تو ملٹری انٹیلی جنس سے متعلق تھا۔ سیکرٹ سروس تو علیحدہ ادارہ ہوتا ہے۔ اس کا اس سے کیا تعلق"...... ریڈی نے کہا۔

"کیا تمہیں اس بارے میں کچھ علم ہے جو تم ایسی بات کر رہی ہو"...... جیمز نے کہا۔

"ہاں۔ میری ایک دوست ماریا ایکریمیا کی ایک سرکاری سیکرٹ

ایجنسی میں کام کرتی ہے۔ وہی اکثر ایسی باتیں بتاتی ہے"۔ ریڈی نے کہا۔

"تم اس سے معلوم کرو کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا ہے۔ اس کے بارے میں کیسے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ راسٹر نے کسی عمران کا نام خصوصی طور پر لیا ہے۔ اس کا مجھے علم ہو جائے تو میں اس کا بندوبست کرا سکتا ہوں"...... جیمز نے کہا۔

"تم راسٹر سے پوچھو۔ وہ تمہارا گہرا دوست ہے"...... ریڈی نے کہا۔

"میں نے تمہارے سامنے اس سے پوچھا تھا لیکن اس نے انکار کر دیا اور میں اس کی فطرت جانتا ہوں کہ وہ کسی صورت نہیں بتائے گا"...... جیمز نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بات کرتی ہوں ماریا سے"...... ریڈی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سفید رنگ کے فون کا رخ اپنی طرف کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جب اس نے آخری نمبر پریس کر کے ہاتھ ہٹایا تو جیمز نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ماریا بول رہی ہوں"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ماریا۔ میں ریڈی بول رہی ہوں"...... ریڈی نے کہا۔

"ارے۔ تم کہاں ہو۔ آج تو جشن کی رات ہے اور تم نے کوئی

پروگرام نہیں بنایا"...... دوسری طرف سے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"جشن میں جیمز کے ساتھ منانا چاہتی ہوں تمہیں معلوم تو ہے۔ البتہ میں نے تمہیں ایک بات معلوم کرنے کے لئے فون کیا ہے"۔ ریڈی نے کہا۔

"کون سی بات"...... ماریا نے چونک کر پوچھا۔

"کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتی ہو۔ خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی عمران کے بارے میں"...... ریڈی نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کیا واقعی تم نے عمران کا نام لیا ہے"۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو ریڈی کے ساتھ ساتھ جیمز بھی چونک پڑا۔

"ہاں۔ کیوں"...... ریڈی نے کہا۔

"لیکن اس سے تمہارا کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے"...... ماریا نے کہا۔

"یہ اطلاع ملی ہے کہ وہ ناراک آ رہے ہیں۔ ان کا ٹارگٹ جیمز ہے اور جیمز کو تو ویسے ہی کسی معاملے کا علم تک نہیں ہے تو اس کا کیا تعلق اس سیکرٹ سروس سے بنتا ہے"...... ریڈی نے کہا۔

"کیا یہ اطلاع حتمی ہے"...... ماریا نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں"...... ریڈی نے کہا۔

"تو پھر میرا مشورہ ہے کہ جیمز کو فوری طور پر انڈر گراؤنڈ کرا دو ورنہ تم اس کے ساتھ شادی کا خواب ہی دیکھتی رہ جاؤ گی یا دوسری صورت یہ ہے کہ جیمز ان کے ساتھ مکمل تعاون کرے۔ وہ یقیناً جیمز سے کسی بارے میں پوچھنے آ رہے ہوں گے کیونکہ یہ سروس بین الاقوامی سطح کی ایسی تنظیموں کے خلاف کام کرتی ہے جن سے پاکیشیا کو کوئی خطرہ ہو یا انہوں نے پاکیشیا میں کوئی واردات کی ہو۔ اسے دنیا کی سب سے خطرناک تنظیم سمجھا جاتا ہے اور خاص طور پر اس عمران کے بارے میں تو عجیب عجیب کہانیاں مشہور ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ عمران انتہائی وجیہہ اور خوبصورت نوجوان ہے، انتہائی دلکش لیکن مزاحیہ باتیں کرتا ہے۔ بظاہر بڑا معصوم آدمی ہے لیکن یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے۔ بڑے بڑے ایجنٹ اور مجرم اس کا نام سن کر بے اختیار کانپ اٹھتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ انتہائی بااصول بھی ہے اور جیمز کے بارے میں بھی میں جانتی ہوں کہ وہ اتنا بڑا آدمی نہیں ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے خلاف کام کرے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اسے اس معاملے کے بارے میں معلوم ہو جس سلسلے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے اور وہ اس سے معلومات حاصل کرنا چاہتی ہو"...... ماریا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ان کی تصویریں یا حلیئے کے بارے میں کوئی تفصیل تم مہیا کر سکتی ہو"...... ریڈی نے کہا۔

"ارے۔ وہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ عام مجرم نہیں ہیں۔ وہ اتنی تیزی سے میک اپ تبدیل کرتے ہیں کہ اتنی تیزی سے شاید گرگٹ بھی رنگ نہیں بدلتا ہو گا۔ اس قدر کامیاب میک اپ کہ بڑے بڑے ماہرین بھی نہ پہچان سکیں"...... ماریا نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... ریڈی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"سن لیا تم نے۔ یہ سب کیا چکر چل گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ سپر کونسل کے خلاف کام کرنے آ رہے ہیں اور وہ اس سلسلے میں تم سے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہوں گے"...... ریڈی نے کہا۔

"لیکن انہیں کیسے معلوم ہے کہ مجھے اس بارے میں علم ہے"۔ جیمز نے کہا۔

"ایسی سروسز کہیں نہ کہیں سے کھوج نکال لیتی ہیں۔ دو صورتیں ہیں یا تو تم سپر کونسل سے بات کرو اور انہیں یہ سب کچھ بتا دو۔ وہ خود ہی انہیں سنبھال لیں گے یا دوسری صورت یہ ہے کہ تم آسٹر پر سختی کرو اور اس سے ہر صورت میں تفصیلات معلوم کرو اور پھر انہیں سنبھلنے سے پہلے ہی ہلاک کر دو"...... ریڈی نے کہا۔

"ارے۔ تم تو خود سیکرٹ ایجنٹوں کے انداز میں باتیں کر رہی ہو۔ گڈ شو۔ تمہاری ان صلاحیتوں کا تو مجھے علم ہی نہیں تھا۔ سپر کونسل سے تو بات نہیں ہو سکتی۔ مجھے اس کے اصولوں کا علم ہے۔

انہوں نے سب سے پہلے میرے ہی ڈیتھ وارنٹ نکال دینے ہیں اور پھر ان لوگوں کے ناراک پہنچنے سے پہلے ہی میں ہلاک کر دیا جاؤں گا۔ البتہ اپنی جان بچانے کے لئے دوسری صورت درست ہے۔ یہ کام میں آسانی سے کر سکتا ہوں"...... جیمز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس سفید فون کا رخ اپنی طرف موڑا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس بار ریڈی نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا۔

"یس۔ ہنری بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جیمز بول رہا ہوں"...... جیمز نے اپنے مخصوص خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ تم۔ آج بڑے عرصے بعد فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ایک کام آن پڑا ہے تم سے"...... جیمز نے کہا۔

"کیسا کام۔ بتاؤ"...... ہنری نے کہا۔

"تم جانتے ہو کہ راسٹر میرا دوست ہے۔ اس کا ایک دوست ہے جس کا نام کارل ہے اور جس کا کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ مجھے اس کارل کے بارے میں معلومات چاہئیں"...... جیمز نے کہا۔

"راسٹر سے پوچھ لو"...... ہنری نے کہا۔

"وہ اس کی پارٹی ہے اور تم جانتے ہو راسٹر کو۔ وہ مر تو سکتا ہے لیکن پارٹی کے بارے میں کچھ نہیں بتائے گا اور میں ایک اچھے دوست کو ضائع نہیں کرنا چاہتا"...... جیمز نے کہا۔

"میں جانتا ہوں اسے۔ لیکن تمہیں اس سے کیا کام آن پڑا ہے"۔ ہنری نے کہا۔

"اس سے معلومات لینی ہیں اور میں نے اس کا اچار ڈالنا ہے"۔ جیمز نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ راسٹر سے بھی زیادہ اصول پسند ہے"...... ہنری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس سے براہ راست کچھ نہیں پوچھنا"...... جیمز نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ پھر ٹھیک ہے۔ لیکن خیال رکھنا وہ بے حد تیز اور شاطر ترین آدمی ہے۔ بہرحال میں بتا دیتا ہوں۔ کارل سٹار فش کلب کا مینجر ہے"...... ہنری نے کہا۔

"اوہ۔ اسے تو میں بھی جانتا ہوں۔ کیا یہ وہی کارل ہے جس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں وہی ہے۔ پہلے وہ یہاں ایک سرکاری سروس میں بھی کام کرتا رہا ہے۔ انتہائی تیز اور شاطر آدمی ہے"...... ہنری نے کہا۔

"میں جانتا ہوں اسے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... جیمز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر

اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"نوبل بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"جیمز بول رہا ہوں"...... جیمز نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سٹار فش کلب کے کارل کو جانتے ہو تم"...... جیمز نے خشک لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کی ایک پارٹی پاکیشیا سے آ رہی ہے۔ ہمارا نشانہ وہ پارٹی ہے کارل نہیں۔ تم اس کارل کا فون ٹیپ کراؤ اور اس کی نگرانی کراؤ۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس پارٹی کو لینے ایئر پورٹ جائے۔ اگر ایسا ہے تو تم نے وہاں چیکنگ کرنی ہے اور اس پارٹی کا کوئی آدمی ایئر پورٹ سے باہر زندہ نہیں آنا چاہئے اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر اس کے فون ٹیپ سے معلوم کراؤ کہ اس نے اس پارٹی کی رہائش کے لئے کس کالونی میں کون سی کوٹھی حاصل کی ہے۔ اگر اس بارے میں معلوم ہو جائے تو اس کوٹھی کو اس وقت میزائلوں سے اڑا دو جب یہ پارٹی اندر موجود ہو۔ مجھے بہرحال اس پارٹی کو فنش کرانا ہے۔ ہر صورت میں"...... جیمز نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیمز

نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"میں سمجھی تھی کہ تم براہ راست اس کارل پر ہاتھ ڈال دو گے"۔ ریڈی نے کہا۔

"نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس پارٹی کا اس سے مسلسل رابطہ ہو۔ اس کے فنش ہوتے ہی ہم انہیں بھی ہاتھ سے گنوا بیٹھتے۔ اب بہرحال یہ لوگ فنش ہو جائیں گے"...... جیمز نے کہا تو ریڈی نے اثبات میں سرہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کے
ہمراہ ناراک کے بین الاقوامی ایئرپورٹ سے باہر آیا تو اس کا رخ
ٹیکسی سٹینڈ کی طرف تھا۔ وہ سب اپنے اصل چہروں میں تھے۔

"اب کیا کسی ہوٹل میں جانا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ تمہارے چیف نے یہاں پہلے سے ایک رہائش گاہ کا
بندوبست کرا لیا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر
ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دو ٹیکسیوں میں سوار ہو کر کلنگ کالونی کی
ایک متوسط درجے کی کوٹھی پر پہنچ گئے۔

"تم نے اب تک یہ نہیں بتایا کہ مشن کیا ہے۔ بس مسلسل
ٹالتے چلے آ رہے ہو"...... جولیا نے سٹنگ روم میں بیٹھتے ہی کہا۔

"کوئی خاص مشن نہیں ہے یہاں ایک بدنام کلب کا مالک اور
مینجر ہے جس کا نام چارلس جیمز ہے۔ اس سے پوچھنا ہے کہ اس نے

یہ نام کیوں رکھا ہے۔ اس کی بجائے کوئی اور نام کیوں نہیں رکھ
لیا"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اور اگر اس نے ہم سے پوچھ لیا کہ ہم نے یہ نام کیوں رکھے
ہوئے ہیں تو پھر"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میرا نام تو اماں بی نے رکھا ہے اس لئے میں تو صاف کہہ دوں گا
کہ یہ اماں بی کی پسند ہے اس لئے مجبوری ہے۔ باقی تم اپنا اپنا جواب
سوچ لو۔ البتہ تنویر کے لئے مسئلہ ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر جو
خاموش بیٹھا ہوا تھا بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیوں۔ کیسا مسئلہ"...... تنویر نے چونک کر
پوچھا۔

"تمہارا نام نسوانی انداز کا ہے۔ اگر ساتھ مس لگا دو تو خالص
نسوانی بن جائے گا۔ شاید تمہارے والدین کو بیٹی کی شدید خواہش
تھی لیکن پیدا ہو گیا بیٹا۔ چنانچہ انہوں نے اپنا شوق اس طرح پورا کر
لیا"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"تنویر کا نام تم سے زیادہ اچھا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اگر تم شادی شدہ ہوتی تو میں کوئی جواب دے سکتا تھا۔ اب
سوائے خاموشی کے اور کیا ہو سکتا ہے"...... عمران نے بڑے
معصوم سے لہجے میں کہا تو اس بار بھی صفدر بے اختیار ہنس پڑا جبکہ
جولیا بے اختیار اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ البتہ اس
کے چہرے پر ابھر آنے والے شرم کے تاثرات سب کو نظر آ گئے تھے۔

ظاہر ہے جولیا سمجھ گئی تھی کہ عمران کیا کہنا چاہتا ہے۔

"میں کافی بنا لاتی ہوں"...... جولیا نے مڑے بغیر کہا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

"عمران صاحب۔ اس چارلس جمیز سے کیا معلوم کرنا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"بتایا تو ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ جولیا کی عدم موجودگی میں میرا جواب مختلف ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"یہ بات نہیں۔ میں سوچ رہا تھا کہ اگر صرف پوچھ گچھ کرنی ہے تو یہ کام ہم بھی کر سکتے ہیں تاکہ ہمیں بھی احساس ہو کہ ہم صرف ساتھ ساتھ نہیں رہتے بلکہ کام بھی کرتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ جولیا تمہارے ساتھ نہیں جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ اس کی کوئی خاص وجہ"...... صفدر نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ وہ بدنام کلب ہے اور تم جانتے ہو کہ جولیا کے وہاں جانے سے اس بدنام کلب میں کسی نہ کسی نے اسے عام لڑکی سمجھ کر شرارت کر بیٹھنی ہے اور پھر وہاں سوائے قتل و غارت کے اور کچھ نہ ہو سکے گا اور ساری پوچھ گچھ دھری کی دھری رہ جائے گی۔ وہ کیا شعر ہے۔ تم نے بھی سنا ہوا ہو گا جس کا مطلب ہے کہ شہد کی مکھی کو باغ میں نہیں جانے دینا چاہئے تاکہ پروانے کا خون نہ ہو سکے"۔

عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"آپ نے پہلے بھی شاید ایک بار بتایا تھا لیکن اب ذہن میں نہیں رہا۔ اب دوبارہ بتا دیں کہ کیا مطلب ہوا"...... صفدر نے کہا۔

"یہ تمہاری بھولنے والی عادت نے تو مجھے ابھی تک کنوارہ رکھا ہوا ہے۔ بہرحال بتا دیتا ہوں کہ شہد کی مکھی باغ میں جائے گی تو پھولوں کا رس چوسے گی پھر چھتے میں شہد بنائے گی اور پھر اس چھتے کی موم سے موم بتی تیار ہو گی اور موم بتی جلنے سے اس پر پروانہ آئے گا اور جل کر راکھ ہو جائے گا اس لئے اگر شہد کی مکھی کو باغ میں جانے سے روک دیا جائے تو نہ چھتہ بنے گا، نہ موم بتی اور نہ ہی بے چارے پروانے کا خون ہو گا اس لئے میں جولیا کو روک رہا ہوں تاکہ اس کلب میں قتل عام نہ ہو"...... عمران نے کہا تو اس بار کیپٹن شکیل بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن مس جولیا یہاں نہیں رہیں گی۔ یہ طے ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا میں اسے کاٹ کھاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"وہ بھی ہماری طرح کام کرنا چاہتی ہے"...... صفدر نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جولیا اندر داخل ہوئی تو اس کے ہاتھ میں ایک ٹرالی تھی اور پھر اس نے ٹرالی میں رکھی ہوئی کافی کی پیالیاں اٹھا اٹھا کر درمیانی میز پر رکھنا شروع کر دیں۔

"آپ نے یہ نہیں بتایا کہ اس سے پوچھنا کیا ہے"...... صفدر

نے کہا۔

"ایسے لوگوں سے کیا پوچھا جاتا ہے"...... عمران نے کافی کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"یہ پہلے بھی کبھی بتاتا ہے جو اب بتائے گا۔ میرا خیال ہے کہ میں چیف سے بات کروں"...... جولیا نے کہا۔

"چیف نے یہی کہہ دینا ہے کہ عمران تمہیں بریف کرے گا"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"پتہ نہیں اس نے چیف کو کیا گھول کر پلایا ہے کہ وہ سارا انحصار اس پر کرا دیتا ہے جیسے ہم تو چھوٹے معصوم بچے ہوں"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بات ہے۔ کمال ہے۔ ہمیں آج تک پتہ ہی نہیں چلا"...... عمران نے چونک کر کہا اور اس طرح آنکھیں پھاڑنا شروع کر دیں جیسے کوئی انتہائی حیرت انگیز بات ہو گئی ہو۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیوں آنکھیں پھاڑ رہے ہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا۔ حیرت ہے کہ چیف خاتون ہے۔ یہ تو واقعی انتہائی سنسنی خیز انکشاف ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا"۔ جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ تم نے سنا نہیں تنویر کہہ رہا تھا کہ میں نے نجانے

چیف کو کیا گھول کر پلا دیا ہے اور یہ کام بے چارے شوہر بدمزاج اور بددماغ بیویوں کے لئے کرتے ہیں کہ تعویذ وغیرہ لے آتے ہیں اور اسے گھول کر پلاتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"کیا تم نے اس کی آواز کبھی نہیں سنی۔ وہ آواز خاتون کی ہو سکتی ہے"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے۔ آواز کا کیا ہے۔ میں خواتین کی آواز میں بات نہیں کر لیتا اور دوسری بات یہ کہ جب کسی مرد کا نام نسوانی ہو سکتا ہے تو کسی خاتون کی آواز مردانہ بھی تو ہو سکتی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"تم واقعی شیطان ہو۔ کہاں کی بات کہاں جا ملاتے ہو"۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کافی کی پیالی منہ سے لگائی ہی تھی کہ عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی پیالی واپس میز پر رکھی اور اچھل کر کھڑا ہوا اور دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ باقی ساتھی بے اختیار حیرت سے سن ہو کر بیٹھے رہ گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران بجلی کی سی تیزی سے واپس آیا۔

"چلو اٹھو۔ ہمیں ساتھ والی کوٹھی میں جانا ہے۔ جلدی کرو۔ کسی بھی وقت یہاں حملہ ہو سکتا ہے۔ اٹھو۔ ہری اپ"...... عمران نے کہا تو سب بجلی کی سی تیزی سے اٹھے اور دوڑتے ہوئے کمرے سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ سائیڈ دیوار پر چڑھ کر ملحقہ کوٹھی میں پہنچ

گئے۔ یہ کوٹھی بھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ اس کے باہر کرائے کے لئے
خالی ہے، کا مخصوص کارڈ موجود تھا جو انہوں نے ٹیکسی میں یہاں آتے
ہوئے دیکھا تھا اس لئے سب نے اس طرف کا رخ کیا تھا۔ عمران
تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے چھوٹا پھاٹک کھولا اور
اس کی آڑ میں ہو کر اس نے جھری سے باہر کا جائزہ لینا شروع کر دیا
جبکہ باقی ساتھی وہیں برآمدے میں ہی کھڑے ہوئے تھے۔

"ماسک میک اپ کر لو۔ ہم نے عقبی طرف سے باہر جانا ہے"۔
عمران نے کہا اور پھاٹک بند کر کے وہ تیزی سے واپس برآمدے کی
طرف آگیا۔

"ہوا کیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"پہلے باہر چلو پھر بتاؤں گا۔ جلدی کرو"...... عمران نے سرد لہجے
میں کہا تو سب کے ساتھ تیزی سے چلنے شروع ہو گئے۔ ماسک میک
اپ کے مخصوص بیگ ان سب کی جیبوں میں موجود تھے اس لئے ان
سب نے ہی اپنے اپنے طور پر ماسک میک اپ استعمال کیا تھا اور پھر
عقبی سائیڈ کا دروازہ کھول کر وہ باہر آگئے۔ یہ ایک گلی تھی جس کی
سائیڈ میں کوڑے کے بڑے بڑے ڈرم موجود تھے اور وہ سائیڈ سے ہو
کر آگے بڑھتے چلے گئے۔ چار کوٹھیاں کراس کرنے کے بعد وہ ایک
کراسنگ روڈ پر پہنچ گئے۔

"تم سب علیحدہ علیحدہ ہو کر بو فیلو کلب کے سامنے پہنچو۔ میں آ رہا
ہوں۔ کلب کے اندر نہیں جانا"...... عمران نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی وہ اس طرف کو بڑھ گیا جہاں کوٹھیوں کی فرنٹ پر آنے
والی سڑک تھی جبکہ اس کے ساتھی آگے بڑھ گئے تھے۔ عمران نے
سڑک پر پہنچ کر سڑک کراس کی اور پھر وہ واپس اس کوٹھی کی سائیڈ پر
بڑھ گیا جہاں اس کوٹھی کا گیٹ تھا جہاں وہ موجود تھے۔ اس کا انداز
ایسا تھا جیسے وہ اس کالونی کا رہنے والا ہو۔ ان کی کوٹھی کے گیٹ سے
کچھ آگے کر کے ایک پارکنگ میں کاریں موجود تھیں جبکہ اس کے
قریب ہی دو لمبے قد کے آدمی کھڑے تھے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ
میں چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ موجود تھا۔

"حیرت ہے۔ پہلے راسکٹ بٹن نے کیوں کام نہیں کیا جبکہ یہ
دوسرا راسکٹ بٹن کام کر رہا ہے"...... ایک آدمی نے دوسرے سے
کہا۔

"ہو گئی ہو گی کوئی گڑبڑ۔ اب پوزیشن کیا ہے"...... دوسرے
نے کہا جبکہ عمران ان کے قریب ہی ایک چوڑے درخت کی اوٹ
میں رک گیا تھا۔

"کوٹھی تو خالی پڑی ہوئی ہے۔ البتہ ایک کمرے کی میز پر کافی کی
پیالیاں موجود ہیں۔ ان کی تعداد پانچ ہے"...... پہلے آدمی نے کہا
جس کے ہاتھ میں وہ آلہ تھا۔

"تو پھر اچانک یہ کہاں چلے گئے۔ کوٹھی کا پھاٹک تو اندر سے بند
ہے اور کارل کے آدمی نے اسے یہی رپورٹ دی تھی کہ پاکیشیا سے
آنے والے کوٹھی میں پہنچ گئے ہیں"...... دوسرے نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے آنے سے پہلے کسی کام کے لئے چلے گئے ہوں۔ بہرحال انہوں نے آنا تو یہیں ہے"...... پہلے آدمی نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس کوٹھی میں تہہ خانے ہوں اور وہ وہاں چلے گئے ہوں۔ انہیں تو راسکٹ سے بھی چیک نہیں کیا جا سکتا"...... پہلے نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"تہہ خانے میں انہوں نے جا کر کیا کرنا ہے۔ تم باس کو کال کر کے اس سے بات کرو۔ پھر جیسے وہ حکم دے گا ویسے ہی کریں گے"...... دوسرے نے کہا تو پہلے آدمی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک موبائل فون نکالا اور اس پر نمبر پریس کر کے اس نے اسے کان سے لگا لیا۔ لیکن پھر اس نے اسے کان سے ہٹایا اور آف کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

"باس نوبل کال اٹنڈ ہی نہیں کر رہے۔ وہ کسی کام میں مصروف ہوں گے"...... اس آدمی نے کہا۔

"پھر اب کیا کیا جائے۔ یا تو میزائل فائر کریں اور پھر واپس چلے جائیں۔ اب کب تک یہاں کھڑے ہو کر انتظار کرتے رہیں گے"۔ دوسرے آدمی نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک کام ہو سکتا ہے کہ میں یہاں ٹھہرتا ہوں اور تم واپس چلے جاؤ کیونکہ تم نے سراگ والا کام بھی نمٹانا ہے۔ جیسے ہی یہ واپس آئیں گے میں تمہیں کال کر لوں گا پھر تم وہاں سے فارغ ہو کر آ

جانا"...... اس آدمی نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ وہ دوسرا کام بھی انتہائی اہم ہے۔ تم یہیں رکو۔ میں جا رہا ہوں"...... دوسرے نے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار باہر نکالی اور اسے تیزی سے دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا جبکہ وہاں رہ جانے والا آدمی کچھ دیر تک تو وہاں کھڑا رہا اور پھر اس نے وہ آلہ آف کر کے جیب میں ڈالا اور سڑک کراس کر کے کوٹھی کی طرف بڑھ گیا۔ عمران ویسے ہی درخت کی اوٹ میں موجود تھا۔ سڑک کراس کر کے وہ آدمی کوٹھی کی طرف بڑھنے کی بجائے دائیں طرف کو گیا اور پھر سائیڈ گلی میں جا کر عمران کی نظروں سے غائب ہو گیا تو عمران سمجھ گیا کہ وہ کوٹھی کی عقبی گلی میں گیا ہے کیونکہ یہاں زیادہ دیر تک رکنا اسے مشکوک کر سکتا تھا۔ عمران درخت کی اوٹ سے نکلا اور سڑک کراس کر کے وہ بھی اس گلی میں داخل ہو گیا۔ اس نے چونکہ ایکریمین ماسک چڑھا رکھا تھا اس لئے وہ مطمئن تھا۔ جب وہ گلی کراس کر کے اس گلی میں پہنچا جو اس کوٹھی کے عقب میں جاتی تھی تو اس نے اس آدمی کو ایک سائیڈ پر کھڑے دیکھا۔

"مسٹر۔ کیا آپ یہاں رہتے ہیں"...... عمران نے خالصتاً ایکریمین لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر اونچی آواز میں کہا اور پھر وہ اس کی طرف بڑھنے لگا۔

"کیوں۔ کیا بات ہے"...... اس آدمی نے بڑے چونکتے ہوئے

لہجے میں کہا۔

"یہاں مسٹر گراہم کی رہائش گاہ ہے جو ساؤتھ کوریئر سروس کے مینجر ہیں۔ میں نے ان سے ملنا ہے لیکن مجھے ان کی کوٹھی کا نمبر یاد نہیں رہا"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں تو خود یہاں کسی کے انتظار میں ہوں"۔ اس آدمی نے مطمئن ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر کہاں سے معلوم کروں"...... عمران نے جو اس کے قریب پہنچ گیا تھا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور وہ آدمی اچھل کر سائیڈ پر جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے اچھل کر اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا اور اس آدمی کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اسے خطرہ تھا کہ اچانک کوئی آ نہ جائے۔

"روجر۔ میرا نام روجر ہے"...... اس آدمی نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔

"کس گروپ سے تمہارا تعلق ہے۔ جلدی بتاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"باس نوبل کے گروپ سے۔ نوبل کے گروپ سے"...... اس آدمی نے جواب دیا تو عمران نے پیر پیچھے ہٹایا اور اس کے ساتھ ہی

اس نے جھک کر اس آدمی کا بازو پکڑا اور انتہائی تیزی سے گھسیٹتا ہوا اسے ڈرموں کی اوٹ میں لے گیا۔ اسے معلوم تھا کہ وہ سنبھلنے کے لئے مزید وقت لے گا اور وہ اس طرح کھلی جگہ پر مزید کارروائی نہ کر سکتا تھا۔ ڈرموں کی اوٹ میں پہنچتے ہی عمران نے ایک بار پھر اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ کون ہے یہ نوبل اور کیوں تم یہاں آئے تھے۔ جلدی بتاؤ ورنہ"...... عمران نے پیر کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

"پیر ہٹا لو۔ میں بتا دیتا ہوں۔ یہ عذاب ہے"...... اس آدمی نے رک رک کر کہا۔

"بتاؤ ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"باس نوبل ریڈ ایرو کلب کا مینجر ہے اور یہ ریڈ ایرو کلب چیف باس جیمز کا ہے۔ بوفیلو کلب کے مینجر جیمز کا ہے۔ چیف نے باس نوبل ہنری کو کہا کہ سٹار فش کلب کے مینجر کارل کی کوئی پارٹی پاکیشیا سے آنے والی ہے۔ اس کا فون ٹیپ کر کے معلوم کیا جائے کہ اس نے اس پارٹی کو کس کوٹھی میں ٹھہرانا ہے اور پھر اس کوٹھی کو ان آدمیوں سمیت میزائلوں سے اڑا دیا جائے۔ کارل کا فون ٹیپ ہوا تو پتہ چلا کہ اس کا آدمی ایئرپورٹ پر موجود ہے۔ پاکیشیائی پارٹی کی نگرانی کے لئے بھی فون پر ان کے درمیان ہونے والی بات چیت سے کوٹھی نمبر بارہ کا پتہ چلا۔ پھر اس آدمی نے رپورٹ دی کہ چار پاکیشیائی مرد اور ایک سوئس نژاد لڑکی پر مشتمل گروپ اس کوٹھی

میں پہنچ گیا ہے جس کے بعد میں انتھونی کے ساتھ یہاں پہنچا۔ ہم نے ایک مخصوص آلے سے اندر چیکنگ کی تو آلے کا بٹن شاید خراب تھا۔ ہم نے دوسرا بٹن آن کیا تو ہم نے دیکھا کہ کوٹھی خالی تھی۔ انتھونی نے ایک اور کام بھی فوری کرنا تھا اس لئے وہ چلا گیا اور میں ادھر آگیا کیونکہ میں یہاں سے بھی انہیں چیک کر سکتا تھا"...... اس آدمی نے رک رک کر اور عمران کے کئی سوالوں کے جواب دیتے ہوئے یہ پوری تفصیل بتا دی تو عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے موڑ دیا اور اس آدمی کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور پھر اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران نے پیر ہٹایا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ سڑک کی طرف واپس مڑ گیا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس نوبل کے پیچھے بھاگنے کی بجائے اس جیمز پر ہی ہاتھ ڈال دینا چاہئے۔ چنانچہ وہ سڑک پر پہنچ کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی تو اس نے اسے بوفیلو کلب جانے کا کہہ دیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ بوفیلو کلب کی عمارت کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ اور ٹپ دے کر فارغ کیا اور پھر وہ اس دو منزلہ عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ مین گیٹ کے سامنے دروازے کے قریب پہنچا تھا کہ ایک سائیڈ سے اسے ایک مخصوص آواز سنائی دی تو وہ رک گیا۔ چند لمحوں بعد ادھر ادھر سے اس کے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔

"اسلحہ ہے ناں تمہارے پاس"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ تو ہم نے کوٹھی سے اٹھایا ہی نہیں"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم تنویر کے ساتھ جاؤ اور مارکیٹ سے ضروری اسلحہ خرید لاؤ۔ یہاں بغیر اسلحہ کے کام نہیں چلے گا"...... عمران نے کہا۔

"اس دوران آپ کہاں رہیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"میں جولیا اور کیپٹن شکیل اندر ہال میں بیٹھیں گے کیونکہ زیادہ دیر باہر رہنے سے ہم مشکوک بھی ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اندر کا ماحول بے حد خراب ہے عمران صاحب۔ میں اندر کا راؤنڈ لگا چکا ہوں۔ آپ سڑک کی دوسری طرف موجود ریستوران میں بیٹھ جائیں۔ وہاں شریفانہ ماحول ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ وقت مت ضائع کرو"...... عمران نے کہا تو صفدر، تنویر کو ساتھ لئے واپس کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گیا تو عمران باقی ساتھیوں کے ہمراہ سڑک کراس کر کے دوسری طرف موجود ریستوران میں داخل ہو گیا۔ وہاں کا ماحول واقعی شریفانہ تھا۔ وہ تینوں جا کر ایک میز کے گرد بیٹھ گئے۔ ویٹر کو انہوں نے ہاٹ کافی لانے کا آرڈر دے دیا۔

"اب یہ تو بتاؤ کہ ہوا کیا تھا اور یہاں بوفیلو کلب میں کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"بال بال بچے ہیں۔ یہاں ہماری آمد کا علم پیشگی ہو چکا تھا اور کسی بھی لمحے کوٹھی کو میزائلوں سے اڑایا جا سکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ

نے اپنی رحمت سے ہمیں بچالیا ہے" ...... عمران نے کہا۔

"تفصیل بتاؤ" ...... جولیا نے کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے کافی کے برتن سرو کرنے شروع کر دیئے۔ ویٹر کے جانے کے بعد جولیا نے کافی بنائی اور ایک ایک پیالی ان کے سامنے رکھ دی۔

"تم نے چونکہ بغیر منت اور بغیر غصے سے پوچھا ہے یعنی سلیقہ مند اور وفاشعار بیوی کے انداز میں اس لئے بتا دیتا ہوں" ...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"سب مردوں کی فطرت ایک جیسی ہوتی ہے۔ کوئی فرق نہیں ہوتا ان میں" ...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا جبکہ کیپٹن شکیل خاموش اور قدرے لاتعلق سے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

"مرد جو ہوئے" ...... عمران نے جواب دیا تو جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔ شاید عمران کے الفاظ نے اس کے دل کے تاروں کو چھیڑ دیا تھا۔

"اب بتاؤ تو سہی" ...... جولیا نے کہا۔

"اس بار مشن بے حد اہم ہے۔ پاکیشیا میں ایک انتہائی خوفناک واردات کی گئی ہے اور کسی کو بھی اس کے بارے میں علم نہیں ہو سکا۔ مختصر طور پر اتنا بتا دیتا ہوں کہ صدر مملکت کی تحویل میں دفاعی نظام اور خصوصی طور پر ایٹمی دفاعی نظام کا ایک کی پلان ہوتا ہے جو اگر دشمن کے ہاتھ لگ جائے تو پاکیشیا کا پورا دفاعی نظام دشمن کے سامنے اوپن ہو سکتا ہے۔ یہ ایک خصوصی کوڈ میں ہوتا ہے اور اس

کوڈ کی، کی سیکرٹری وزارت سائنس کی تحویل میں ہوتی ہے۔ اسے ایک خصوصی لاکر میں رکھا جاتا ہے جسے کھولنے کے لئے لمبی چوڑی کارروائی کرنا پڑتی ہے اور یہ ساری کارروائی صدر مملکت اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف مل کر کرتے ہیں اکیلے نہیں اور اس کارروائی کو باقاعدہ خفیہ رکھا جاتا ہے اور اس ساری کارروائی کی باقاعدہ خفیہ کیمروں سے فلم بنتی ہے جسے بھی ریکارڈ میں رکھا جاتا ہے۔ اس میں نئے اندراجات کی ضرورت کبھی کبھار سالوں بعد ہی پڑتی ہے۔ اب جب اس کی ضرورت پڑی اور اسے جب بارہ سال بعد کھولا گیا تو اس لاکر کے اندر فائل کور تو موجود تھا لیکن کی پلان موجود نہ تھا۔ اسے چوری کر لیا گیا تھا لیکن نہ ہی کوئی فلم بنی تھی اور نہ ہی ایسا صدر مملکت اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے کیا تھا۔ کوئی پراسرار انداز اختیار کیا گیا تھا۔ اس چوری نے حکام کی نیندیں حرام کر دیں کیونکہ فوری طور پر ایٹمی تنصیبات کا دفاع تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ کہاں سارے ملک کا دفاعی نظام تبدیل کیا جائے لیکن ٹکریں مارنے کے باوجود اس کا کوئی سرپیر سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اچانک ٹائیگر نے مجھ سے رابطہ کیا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں چیلاگو نامی کسی بین الاقوامی تنظیم سے واقف ہوں۔ میرے انکار پر اس نے جو تفصیل بتائی اس کے مطابق پاکیشیا کے ایک کلب کے مینجر ریڈ جیری نے اسے یہ کام دیا کہ وہ معلوم کرے کہ چیلاگو نے جو پچھلے دنوں پاکیشیا میں بڑا آپریشن کرایا ہے اس کی اطلاع ملٹری انٹیلی جنس کو تو

نہیں ہے اور پھر یہ معلوم ہو گیا کہ یہ بڑا آپریشن جنرل ہاشم کے ذریعے
کرایا گیا ہے۔ ٹائیگر کو پہلے چیلاگو کے بارے میں نہیں بتایا گیا تھا
لیکن اس کے اصرار پر ریڈ جیری نے فون پر ناراک میں کسی جیمز سے
بات کی تو اس جیمز نے چیلاگو کا نام لے دیا۔ جنرل ہاشم کے بارے
میں معلوم ہوا کہ وہ چند ماہ پہلے ریٹائر ہو کر اپنے آبائی گاؤں گئے ہیں
اور وہ جی ایچ کیو میں کوآرڈی نیشن آفیسر تھے اور ملٹری انٹیلی جنس کو
اس آپریشن کے سلسلے میں کوئی علم نہ تھا اور نہ ہی اس کے پاس کوئی
رپورٹ تھی اور نہ انہیں جنرل ہاشم سے کوئی دلچسپی تھی جس پر اس
نمبر کو چیک کیا گیا جس پر ریڈ جیری نے جیمز سے بات کی تھی تو
معلوم ہوا کہ یہ نمبر ناراک کے بوفیلو کلب کے مالک اور مینجر چارلس
جیمز کا ہے اور یہ نمبر کلب میں ہی نصب ہے۔ جنرل ہاشم کے بارے
میں معلوم کیا گیا تو پتہ چلا کہ جنرل ہاشم ایک ہفتہ پہلے ناراک گئے
ہیں۔ وہاں ان کا قیام اپنے دوست رحمت علی کے پاس تھا۔ رحمت
علی سے رابطہ کیا گیا تو اس نے بتایا کہ جنرل ہاشم اپنے کسی دوست
کی فون کال پر گریٹ لینڈ چلے گئے ہیں۔ وہاں ان کا دوست جیکسن
ہے جو شوٹنگ کلب کا مالک ہے اور جیکسن بڑا مشہور شکاری بھی رہا
ہے۔ پھر اس جیکسن سے رابطہ کیا گیا تو اس نے بتایا کہ جنرل ہاشم نہ
تو اس کے پاس آئے ہیں اور نہ ہی اس سے کوئی رابطہ ہوا ہے بلکہ دو
سال سے ان سے کوئی رابطہ نہیں ہوا۔ دوسری طرف چیف نے اپنے
ذرائع سے معلومات حاصل کرائیں تو معلوم ہوا کہ جنوبی بحر

اوقیانوس پر ایک جزیرہ ہے چیلاگو۔ یہ بند جزیرہ ہے۔ اس پر یہودیوں
کی ایک خفیہ تنظیم شوٹر کا قبضہ ہے اور یہ بھی چیف نے معلوم کیا
ہے۔ اس چیلاگو کے بارے میں بوفیلو کلب کا مالک اور مینجر چارلس جیمز
جانتا ہے۔ چونکہ ہر طرف سے معاملات اس جیمز پر آکر مرکوز ہوئے
تھے اس لیے یہی مناسب سمجھا گیا کہ اس جیمز سے چیلاگو کے بارے
میں پوچھ گچھ کی جائے اور پھر آگے بڑھا جائے۔ چنانچہ چیف نے ہمیں
یہاں بھجوا دیا۔ یہاں کوٹھی کا بندوبست چیف نے یہاں کے فارن
ایجنٹ کارل کے ذریعے کرایا تھا۔ ہم لوگ کوٹھی میں پہنچے تھے کہ
میرے کانوں میں اچانک مخصوص آواز سنائی دی۔ میں باہر گیا تو
وہاں برآمدے کے قریب ایک جدید ٹیلی دیو چیکنگ بٹن جسے راسکٹ
کہا جاتا تھا، موجود تھا۔ میں نے اسے آف کر دیا لیکن میں سمجھ گیا کہ
ہمیں چیک کیا جا رہا ہے اس لیئے ہم وہاں سے نکل گئے۔ پھر تم لوگ
یہاں پہنچ گئے جبکہ میں سڑک کی طرف گیا۔ وہاں پارکنگ کے ساتھ
دو افراد موجود تھے۔ انہوں نے پہلے راسکٹ کے آف ہو جانے پر دوسرا
راسکٹ اندر فائر کیا لیکن اس دوران کوٹھی خالی ہو چکی تھی۔ چنانچہ
ان میں سے ایک آدمی چلا گیا جبکہ دوسرا کوٹھی کی عقبی طرف پہنچ کر
چیکنگ کرنے لگا۔ میں وہاں پہنچ گیا اور پھر میں نے اس سے پوچھ گچھ
کی تو پتہ چلا کہ اس کا تعلق بوفیلو کلب کے ایک گروپ نوبل سے
ہے اور انہوں نے کارل کا فون ٹیپ کیا تھا۔ وہ واقعی کوٹھی کو
میزائلوں سے اڑانے آئے تھے۔ اگر میں راسکٹ بٹن آف نہ کرتا تو

"ہمارے باہر نکلنے سے پہلے وہ میزائل فائر کر دیتے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم پر کرم کر دیا" ...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو جولیا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"عمران صاحب۔ کیا یہ طے ہے کہ چیلا گو یا شوٹر نے ہی کی پلان چوری کیا ہے" ...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہ ہی جنرل ہاشم دستیاب ہو سکا ہے اور نہ ہی ابھی چیلا گو یا شوٹر کے بارے میں کچھ معلوم ہو سکا ہے اس لئے ابھی تو اندھیرے میں تیر چلائے جا رہے ہیں۔ ویسے جس طرح اس جیمز نے اپنے گروپ کو ہمارے پیچھے لگایا ہے اس سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ ہم درست راستے پر چل رہے ہیں۔ ان کے آدمی لازماً پاکیشیا میں کام کر رہے ہوں گے۔ ہم چونکہ اصل چہروں میں یہاں پہنچے ہیں اس دوران کارل کے بارے میں انہیں معلوم ہو گیا کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اس لئے انہوں نے ابتدائی سٹیج پر ہی ہمارے قدم روکنے کی کوشش کی" ...... عمران نے کہا۔

"ایسی حالت میں تو یہ جیمز بوفیلو کلب سے غائب ہو چکا ہو گا" ...... جولیا نے کہا۔

"میں اس آدمی کی لاش عقبی گلی میں پڑے ہوئے کوڑے کے ڈرم کے پیچھے ڈال آیا ہوں۔ ممکن تو نہیں ہے کہ وہ لاش جلد ٹریس کر لی جائے۔ بہرحال اب کلب میں جائیں گے تو معلوم ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ایسی صورت میں ہمیں عام انداز میں نہیں جانا چاہئے۔ ہمیں جیمز تک پہنچنے کا کوئی خفیہ راستہ تلاش کرنا چاہئے کیونکہ وہ لوگ پوری طرح الرٹ ہیں" ...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیسے معلوم کیا جائے" ...... عمران نے کہا۔

"آپ اجازت دیں تو میں کوشش کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں کامیاب رہوں گا" ...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا کسی ویٹر سے معلوم کرو گے" ...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ارد گرد بے شمار دکانیں ہیں اور چھوٹے چھوٹے کاروباری دفتر ہیں۔ کسی بوڑھے ملازم کو بھاری رقم دے کر معلوم کر لوں گا کیونکہ ہمسائے ایسی معلومات بہرحال رکھتے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کوشش کر لو۔ لیکن خیال رکھنا کہیں تمہیں تلاش کرنے کے لئے ہمیں کسی کی خدمات حاصل نہ کرنی پڑیں"۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل مسکراتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا یہ کی پلان چیلا گو جزیرے پر ہو گا" ...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کہاں ہو گا۔ وہ کوئی سائنسی فارمولا تو نہیں ہے کہ کسی لیبارٹری میں پہنچایا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ

جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد صفد
اور تنویر وہاں پہنچ گئے۔ ان کے پاس ایک بیگ تھا۔

"اس میں مشین پسٹل، میگزین اور گیس پسٹل ہیں۔ آپ بیگ
سمیت باتھ روم میں جا کر اس سے لے لیں۔ پھر مس جولیا بھی یہ
کارروائی کریں۔ کیپٹن شکیل کہاں ہے"...... صفدر نے کرسی
بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے کیپٹن شکیل کے بارے میں بتا
اور پھر بیگ اٹھا کر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ باتھ روم میں جا
اس نے بیگ کھولا اور اس میں سے ایک جدید مشین پسٹل نکال لیا
اس میں میگزین لوڈ کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر اس نے یہ
کارروائی گیس پسٹل کے ساتھ دوہرائی اور پھر بیگ لے کر وہ واپس
گیا تو وہاں جولیا، صفدر اور تنویر کو عمران کی بتائی ہوئی تفصیلات
سے آگاہ کر رہی تھی۔

"کہانی پوری ہو گئی ہے یا بقیہ حصہ مجھے سنانا پڑے گا"۔ عمرا
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے مختصر طور پر بتا دیا ہے"...... جولیا نے کہا اور بیگ ا
کر وہ بھی باتھ روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"عمران صاحب۔ یہ تو انتہائی عجیب مشن ہے۔ کی پلان تو ا
تک پڑھا بھی جا چکا ہو گا۔ پھر ہم کیا کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"امید تو یہی ہے کہ اس کا کوڈ نہیں پڑھا جا سکے گا اور کی کوڈ ا
محفوظ ہے۔ اسے تمہارے چیف نے سر سلطان کے ذریعے منگوا

اپنے پاس محفوظ کر لیا ہے اس لئے معاملات شاید اب بھی سنبھل
جائیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اس کی کاپیاں تو وہ بہرحال کرا ہی لیں گے"...... صفدر
نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کام ایسے انداز میں کئے جاتے ہیں کہ ان کی کاپیاں ہو
ہی نہیں سکتیں"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا
دیا۔ تھوڑی دیر بعد جولیا واپس آ گئی۔ اس نے بیگ ساتھ رکھ لیا جبکہ
اس دوران عمران نے صفدر اور تنویر کے لئے ہاٹ کافی منگوا لی تھی
اور پھر جب ان دونوں نے ہاٹ کافی کی پیالیاں خالی کیں تو کیپٹن
شکیل بھی واپس آ گیا۔

"کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے اور ہم اس کے سر پر پہنچ جائیں گے"۔
کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر صفدر
کے کہنے پر کیپٹن شکیل بھی بیگ لے کر باتھ روم کی طرف بڑھ گیا
تاکہ اسلحہ اپنی جیبوں میں منتقل کر سکے۔

جمیز اپنے آفس میں موجود تھا کہ سرخ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ جمیز بول رہا ہوں"...... جمیز نے اپنے مخصوص خشک اور سرد لہجے میں کہا۔

"نوبل بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے نوبل کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں ۔ کیا رپورٹ ہے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں"۔ جمیز نے کہا۔

"باس ۔ انہیں ٹریس کر لیا گیا ہے ۔ وہ ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی میں پہنچے ۔ ان کی تعداد پانچ تھی ۔ چار ایشیائی مرد اور ایک سوئس نژاد عورت ۔ میں نے فوری طور پر اس کوٹھی پر اپنے آدمی بھیج دیئے تاکہ ان لوگوں کی اندر موجودگی چیک کر کے کوٹھی کو

میزائلوں سے اڑا دیا جائے ۔ میرے آدمیوں نے اندر ٹیلی ویو بٹن فائر کیا تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں ایک کمرے میں میز پر کافی کے برتن اور خالی پیالیاں موجود تھیں لیکن وہ پانچوں غائب تھے ۔ چنانچہ اس کوٹھی کو نگرانی میں لے لیا گیا تاکہ جب وہ واپس آئیں تو کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دیا جائے ۔ میرا ایک خاص آدمی عقبی طرف موجود تھا ۔ جب وہ کافی دیر تک واپس نہ آیا تو مجھے بتایا گیا تو میں نے اس کی تلاش کا حکم دے دیا"...... نوبل نے کہا۔

"اس قدر تفصیل بتانے کی کیا ضرورت ہے ۔ آخری بات بتاؤ"...... جمیز نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا آدمی جو عقب میں موجود تھا اس کی لاش کوڑے کے ڈرموں کے عقب سے ملی ہے ۔ اس کی شہ رگ کچل کر اسے ہلاک کیا گیا ہے اور وہ سب ایجنٹ غائب ہیں"...... نوبل نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے تمہارے آدمی کو چیک کر لیا اور پھر وہ تمہارے آدمی کو ہلاک کر کے وہاں سے نکل گئے ۔ یہی مطلب نکلتا ہے ناں تمہاری رپورٹ کا"...... جمیز کا لہجہ یکلخت مزید سرد ہو گیا تھا۔

"ان کا رابطہ لازماً کارل سے ہو گا اور ہم نے پہلے بھی کارل کے فون سے ان کا سراغ لگایا تھا ۔ اب بھی ایسا ہی ہو گا ۔ جیسے ہی ان کے بارے میں کوئی اطلاع ملی اس بار میں خود ان پر ٹوٹ پڑوں گا"۔ نوبل نے بھیک مانگنے والے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ چونکہ تم نے پہلی کوتاہی کی ہے نوبل اس لئے آخری بار معاف کر رہا ہوں ورنہ تم جانتے ہو کہ ناکامی کا میرے نزدیک مطلب کیا ہوتا ہے۔ تمہیں پہلے ہی ایسا کرنا چاہئے تھا"...... جیمز نے کہا۔

"تھینک یو باس۔ میں جلد ہی آپ کو خوشخبری سناؤں گا"۔ نوبل نے کہا۔

"ہاں۔ اب واقعی مجھے خوشخبری ملنی چاہئے ورنہ "...... جیمز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ سیاہ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیمز بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سیاہ رنگ کے فون کا تعلق براہ راست سپر کونسل سے تھا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جیمز بول رہا ہوں"...... جیمز نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سپر کونسل چیف بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ حکم فرمائیے"...... جیمز نے اور زیادہ مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کارروائی کی ہے۔ کیا یہ درست ہے۔ تمہارا اس سروس سے کیا تعلق ہے اور تم نے کیوں کارروائی کی ہے اور سپر کونسل کو اس بارے میں ابھی تک کوئی رپورٹ کیوں نہیں دی"...... چیف نے کہا۔

"چیف۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں ناراک میں میرے خلاف کام کرنے آرہی ہے تو میں بے حد حیران ہوا کیونکہ میرا تو اس سروس سے یا کسی بھی سروس سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ جب اس سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی عمران کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے یا تو میں انڈر گراؤنڈ ہو جاؤں یا انہیں غفلت میں ہلاک کر دوں کیونکہ یہ لوگ کسی خصوصی مشن پر ہی آئے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ کسی الجھن میں پڑنے کی بجائے ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔ میں نے اپنے گروپ کو الرٹ کر دیا اور انہوں نے ابھی مجھے رپورٹ دی ہے کہ انہوں نے وہ رہائش گاہ تلاش کر لی ہے جہاں یہ ٹھہرے ہوئے ہیں لیکن اس وقت وہ وہاں موجود نہیں ہیں۔ بہرحال جیسے ہی وہ واپس آئے اس پوری کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دیا جائے گا۔ میں نے رپورٹ اب تک اس لئے نہیں کی کہ ان کا کوئی تعلق سپر کونسل سے تو نہیں بنتا۔ یہ یقیناً کسی غلط فہمی کی وجہ سے میرے پیچھے آئے ہوں گے"۔ جیمز نے کہا۔

"تم نے پاکیشیا میں ملٹری انٹیلی جنس کے سلسلے میں رپورٹ حاصل کی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ اس سلسلے میں آئے ہوں۔ اس طرح تو یہ براہ راست سپر کونسل کا ہی کیس بنتا ہے۔ بہرحال تم فوراً ان کا خاتمہ کراؤ اور تم نے خود بھی محتاط رہنا ہے"...... چیف

نے کہا۔

"یس چیف"...... جیمز نے کہا۔

"جیسے ہی وہ لوگ ہلاک ہوں تم نے مجھے فوراً رپورٹ دینی ہے"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف"...... جیمز نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کچھ دیر بعد ہی انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جیمز نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایرک بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیوں کال کی ہے"...... جیمز نے خشک لہجے میں کہا۔

"باس۔ ایکسٹرا سپیشل وے میں ایک عورت اور چار مردوں کو چیک کیا گیا ہے۔ وہ وہاں بے ہوش پڑے ہوئے ملے ہیں"۔ ایرک نے کہا۔

"ایکسٹرا سپیشل وے میں چار افراد۔ کیا مطلب۔ وہاں کون داخل ہو سکتا ہے اور کیسے۔ تفصیل بتاؤ"...... جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ اچانک ایکسٹرا سپیشل وے کے سپیشل کاشنز نے کاشن دینا شروع کر دیا جس پر میں نے اسے مشین پر چیک کیا تو راہداری میں پانچ افراد بے ہوش پڑے ہوئے نظر آئے۔ وہ کمپیوٹر ٹارگٹ کی

وجہ سے گیس فائر ہونے پر بے ہوش ہوئے ہوں گے۔ میں انہیں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ چنانچہ میں نے کمپیوٹر آف کرا کر وہاں سے انہیں اٹھوایا اور بلیک روم میں پہنچا دیا ہے۔ ان کی تلاشی لی گئی تو ان کی جیبوں سے مشین پسٹل اور گیس پسٹل برآمد ہوئے۔ اگر وہ کمپیوٹر ٹارگٹ میں نہ آ جاتے تو یقیناً وہ آپ کے سپیشل ونگ میں آسانی سے پہنچ جاتے"...... ایرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ پاکیشیائی ہیں"...... اچانک ایک خیال کے تحت جیمز نے پوچھا۔

"نو باس۔ وہ پانچوں ایکریمین ہیں"...... ایرک نے جواب دیا۔

"تم انہیں بلیک روم میں کرسیوں پر جکڑ دو اور پھر انہیں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ کرو کہ وہ کون ہیں اور کیسے ایکسٹرا سپیشل وے میں داخل ہوئے اور ان کا مقصد کیا تھا۔ پھر مجھے رپورٹ دو"۔ جیمز نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی جیمز نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد ایک بار پھر انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جیمز نے کہا۔

"ایرک بول رہا ہوں باس۔ بلیک روم سے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اتنی جلدی معلومات حاصل کر لیں تم نے۔ کون ہیں یہ"۔ جیمز

نے کہا۔

"باس۔ ابھی تو میں نے انہیں ہوش نہیں دلایا لیکن انہیں ہوش میں لاتے ہوئے معلوم ہوا کہ وہ سب ماسک میک اپ میں ہیں۔ چنانچہ ان کے ماسک اتارے گئے تو معلوم ہوا کہ چاروں مرد پاکیشیائی ہیں جبکہ عورت سوئس نژاد ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں۔ پھر جیسے آپ حکم دیں کیونکہ آپ نے پہلے خود پوچھا تھا کہ یہ پاکیشیائی تو نہیں"...... ایرک نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ تو یہ لوگ یہاں تک پہنچ گئے تھے۔ ایکسٹرا سپیشل وے میں۔ اوہ۔ یہ تو واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ میں آرہا ہوں بلیک روم میں۔ اب میں خود ان سے پوچھ گچھ کروں گا"...... جیمز نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ یکلخت دروازہ کھلا اور ریڈی اندر داخل ہوئی۔ اسی لمحے جیمز اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا۔ کہاں جا رہے ہو"...... ریڈی نے ٹھٹھک کر رکتے ہوئے کہا۔

"وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے پکڑے گئے ہیں۔ وہ اس وقت بلیک روم میں ہیں۔ آؤ میرے ساتھ۔ میں اب دیکھوں گا کہ یہ کتنے خطرناک ہیں"...... جیمز نے تیز لہجے میں کہا تو ریڈی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیسے پکڑے گئے"...... ریڈی نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا تو جیمز نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ویری بیڈ۔ میں واقعی وقت پر پہنچی ہوں"...... ریڈی نے کہا تو جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ریڈی بھی اس کے پیچھے تھی۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ذہن میں فوراً بے ہوش
ہونے سے پہلے کے منظر گھوم گئے۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت کیپٹن
شکیل کی رہنمائی میں بوفیلو کلب کی عقبی طرف واقع ایک میڈیکل
سٹور کی سائیڈ میں موجود گلی میں داخل ہوا اور پھر وہ سب ایک بند
دروازے کو کھول کر اندر داخل ہوئے۔ وہاں ایک کمرہ تھا جس میں
کسی قسم کا کوئی راستہ موجود نہ تھا۔ لیکن کیپٹن شکیل نے ایک
دیوار کی جڑ میں پیر مار کر دروازہ کھولا تو دوسری طرف راہداری تھی اور
وہ سب راہداری میں داخل ہو گئے۔ ابھی وہ راہداری کے درمیان
میں پہنچے ہی تھے کہ اچانک چھت پر سے ان پر سرخ روشنی کا دھارا سا
پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے ان کے ذہن تاریکی میں ڈوبتے
چلے گئے اور اس کے بعد اب عمران کو ہوش آیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ
وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں راڈز میں جکڑے کرسیوں پر موجود

ہیں۔ سامنے دو کرسیوں میں سے ایک پر ایک سخت گیر چہرے والا اور
دوسری کرسی پر ایک خوبصورت نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جبکہ
ان کے پیچھے دو آدمی ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے کھڑے تھے جبکہ
ایک آدمی سب سے آخر میں موجود جولیا کی ناک سے ایک شیشی
لگائے ہوئے تھا۔ عمران درمیان میں تھا۔ اس کے دائیں طرف
صفدر اور بائیں طرف تنویر تھا۔ تنویر کے بعد کیپٹن شکیل اور آخر
میں جولیا موجود تھی جبکہ راڈز والی کرسیوں کی قطار خاصی طویل تھی
اور باقی کرسیاں خالی پڑی ہوئی تھیں۔ اسی لمحے جولیا کی ناک سے
شیشی لگائے ہوئے آدمی نے شیشی ہٹائی۔ اس کا ڈھکن بند کر کے
اسے جیب میں ڈالا اور پھر مڑ کر وہ کمرے میں موجود ایک فولادی
الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کے پٹ کھولے اور اس
میں سے ایک خاردار کوڑا نکال کر اس نے الماری بند کی اور پھر واپس
آ کر وہ کرسیوں کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ ابھی تک کیپٹن شکیل اور
جولیا کو ہوش نہ آیا تھا جبکہ صفدر، تنویر اور عمران تینوں ہوش میں آ
چکے تھے لیکن سامنے بیٹھے ہوئے دونوں افراد اس طرح خاموش بیٹھے
ہوئے تھے کہ جیسے انہیں کسی کی آمد کا انتظار ہو اور تھوڑی دیر بعد
کیپٹن شکیل اور جولیا بھی ہوش میں آ گئے۔ عمران نے پہلے ہی چیک
کر لیا تھا کہ ان کے چہروں پر سے ماسک اتار دیئے گئے تھے اور وہ سب
اپنی اصل شکلوں میں تھے۔
"تم سوئس نژاد لڑکی ہو۔ تم ان سیکرٹ ایجنٹوں کے ساتھ کیوں

نظر آ رہی ہو"...... اچانک کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" سیکرٹ ایجنٹ ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو اور کیوں ہمیں اس طرح کرسیوں میں جکڑ رکھا ہے۔ تم کون ہو۔ کیا ہو رہا ہے یہ سب کچھ "...... جولیا نے واقعی شاندار اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"اس لڑکی کو گولی مار دو"...... اس آدمی نے یکلخت انتہائی خشک اور سرد لہجے میں کہا۔

" رک جاؤ جیمز ۔ انہیں اکٹھے ہی گولی مارنا۔ یہ کہیں بھاگے تو نہیں جا رہے "...... اس لڑکی نے کہا تو جیمز نے اپنا اٹھا ہوا ہاتھ نیچے کر لیا۔

" اصل میں مجھے جھوٹ اور اداکاری سے شدید نفرت ہے ریڈی۔ تم جانتی تو ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے"...... اس آدمی نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ سخت چہرے والا آدمی چارلس جیمز ہے اور لڑکی کا نام ریڈی ہے۔

"پہلے تم اپنا تعارف تو کرا دو"...... عمران نے کہا۔

" تم میں سے عمران کون ہے"...... جیمز نے کہا۔

" میرا نام عمران ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جیمز اور ریڈی دونوں بے اختیار چونک کر عمران کو اس طرح دیکھنے لگے جیسے کسی عجوبے کو دیکھا جاتا ہے۔

" تم ہو عمران۔ ہونہہ ۔ تمہیں انتہائی خطرناک آدمی کہا جاتا

ہے۔ نانسنس۔ نجانے لوگ کیوں خواہ مخواہ ایسا پراپیگنڈا کرتے رہتے ہیں"...... جیمز نے کہا۔

" تم نے اپنا تعارف نہیں کرایا"...... عمران نے کہا۔

" میرا نام جیمز ہے اور یہ میری دوست ہے ریڈی۔ تم پاکیشیا سے میرے خلاف کام کرنے یہاں پہنچے ہو۔ کیا مسئلہ ہے۔ تمہارا مجھ سے کیا تعلق ہے"...... جیمز نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اسی طرح خشک اور سرد تھا۔

" ہمیں پاکیشیا میں بتایا گیا تھا کہ ناراک کی زیر زمین دنیا پر تمہارا مکمل ہولڈ ہے جبکہ ہمیں زیر زمین دنیا کے ایک سینڈیکیٹ جسے راجر سینڈیکیٹ کہا جاتا ہے، کی تلاش ہے۔ اس راجر سینڈیکیٹ نے پاکیشیا میں ایک اہم سرکاری افسر کو ہلاک کرایا ہے۔ اس افسر کے پاس پاکیشیا اور کارمن کے درمیان ایک خفیہ معاہدہ موجود تھا جو وہ لے آئے ہیں اور ہم نے اس معاہدے کو واپس لینا ہے لیکن باوجود شدید کوشش کے ہم راجر سینڈیکیٹ کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکے تو ہم نے معلومات حاصل کیں کہ کیا کوئی ایسا آدمی ہے جو اس راجر سینڈیکیٹ کے بارے میں معلومات مہیا کر سکے تو تمہارا نام سامنے آیا۔ لیکن ہمیں بتایا گیا کہ تم کسی سے ملتے ہی نہیں جس کی وجہ سے ہمیں مجبوراً ادھر ادھر سے معلومات حاصل کرنا پڑیں تو ہمیں ایک ایسے راستے کا علم ہو گیا جس کے ذریعے تم تک بغیر کسی رکاوٹ کے پہنچا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ہم اس راستے سے اندر داخل ہوئے ۔ پھر

اچانک چھت سے ہم پر سرخ رنگ کی روشنی کا دھارا پڑا اور ہم بے ہوش ہو گئے اور اب ہمیں یہاں اس حالت میں ہوش آیا ہے"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ چونکہ وہ درمیان میں موجود تھا اس لئے وہ ٹانگ موڑ کر عقبی طرف نہ لے جا سکتا تھا اور چونکہ اس کے بعد اس کے ساتھیوں کے اطراف میں دونوں طرف چند خالی کرسیاں موجود تھیں اس لئے ظاہر ہے ان میں سے کوئی بھی عقبی طرف ٹانگ موڑ کر راڈز کو نہ کھول سکتا تھا۔

"پھر تم نے ماسک میک اپ کیوں کیا"...... جیمز نے کہا۔

"ظاہر ہے ہم پاکیشیائی لوگ ہیں۔ یہاں فوراً مارک ہو جاتے اس لئے مجبوراً ہمیں میک اپ کرنا پڑا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تمہاری رہائش کہاں ہے"...... جیمز نے پوچھا تو عمران نے کالونی کا نام اور کوٹھی نمبر بتا دیا۔

"تمہاری کوٹھی کی عقبی طرف ایک آدمی کو شہ رگ کچل کر ہلاک کیا گیا ہے۔ یہ کام کس نے کیا ہے"...... جیمز نے کہا۔

"کوٹھی کے عقب میں۔ کیا مطلب۔ ہم تو ایئر پورٹ سے کوٹھی پہنچے۔ اس کے بعد ہم نے وہاں ایک ایک پیالی کافی پی اور پھر ماسک میک اپ کر کے اس عقبی گلی کا دروازہ کھول کر باہر آ گئے اور تب سے ہم بوفیلو کلب کے ارد گرد موجود ہیں۔ یہاں سے بھی ہم نے اس راستے کے بارے میں معلوم کیا۔ ہمیں تو تمہارے کسی آدمی کے بارے میں سرے سے علم ہی نہیں ہے۔ ہم تو پاکیشیا سے آئے ہیں۔

تمہارا آدمی وہاں کیسے پہنچ سکتا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بہرحال تم نے یہاں داخل ہو کر ایسا جرم کیا ہے جس کی سزا موت ہے اس لئے تمہیں بہرحال مرنا ہو گا"...... جیمز نے کہا۔

"کیا تم راجر سینڈیکیٹ کے بارے میں جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں تو یہ نام ہی تمہارے منہ سے سن رہا ہوں۔ یہاں اراک میں کوئی راجر سینڈیکیٹ نہیں ہے"...... جیمز نے کہا۔

"اوہ۔ جبکہ میرا خیال تھا کہ تم بہرحال جانتے ہو گے۔ ٹھیک ہے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم ہمیں کچھ وقت آخری عبادت کے لئے دے دو۔ ہم مذہبی لوگ ہیں اس لئے مرنے سے پہلے عبادت کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ یہاں ہم جکڑے ہوئے ہیں۔ بھاگ تو نہیں سکتے۔ اب مریں یا آدھے گھنٹے بعد مریں۔ تمہیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا"...... عمران نے کہا۔

"ایرک"...... جیمز نے اس کوڑا بردار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے کہا۔

"تم اپنے ساتھیوں سمیت یہاں رکو گے۔ جب آدھا گھنٹہ گزر جائے تو انہیں گولیاں مار کر ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دینا۔ آؤ ایڈی"...... جیمز نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"حیرت ہے۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ

ہیں لیکن یہ تو معصوم بھیڑیں ہیں"...... ریڈی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ ایشیائی لوگ پروپیگنڈے کے ماہر ہوتے ہیں۔ آؤ۔ مجھے بے حد بوریت ہو رہی ہے اور میرا وقت بھی ضائع ہوا ہے"...... جیمز نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ریڈی بھی برے برے منہ بناتی ہوئی اس کے پیچھے چل پڑی اور چند لمحوں بعد وہ دونوں کمرے سے باہر چلے گئے۔

"تمہارا نام ایرک ہے"...... عمران نے ایرک سے پوچھا۔

"ہاں۔ اور سن لو کہ ٹھیک آدھے گھنٹے بعد تم ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔ تمہیں مزید ایک منٹ بھی نہیں ملے گا۔ ویسے تم خوش قسمت ہو کہ جیمز نے تم پر رحم کھایا ہے کہ تمہیں آدھے گھنٹے کی مہلت دے دی ہے"...... ایرک نے جواب دیا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم تینوں باہر جاؤ اور ہمیں تنہائی میں خصوصی عبادت کرنے دو"...... عمران نے کہا۔

"تم کیسی عبادت کرو گے"...... ایرک نے کہا۔

"ہم نے مخصوص مذہبی الفاظ پڑھنے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"چلو یہ بھی کر لو۔ مرنا تو بہرحال ہے تم نے"...... ایرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور اس نے الماری کھول کر کوڑا واپس الماری میں رکھا اور پھر الماری بند کر کے وہ دروازے کی طرف بڑھ

گیا۔

"آؤ۔ ان بیچاروں کو عبادت کرنے دو"...... ایرک نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے طنزیہ سے لہجے میں اپنے ساتھیوں سے کہا تو ان دونوں نے بھی منہ بناتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تم نے کوئی کوشش نہیں کی جولیا"...... عمران نے فرانسیسی زبان میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ دروازے کے باہر موجود ایرک اور اس کے ساتھی اس کی بات سمجھ سکیں۔

"ان کی موجودگی میں کیا کوشش کرتی۔ اب کرتی ہوں"۔ جولیا نے بھی فرانسیسی زبان میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے مخصوص انداز میں سانس کو اندر کر کے اوپر کو اٹھنے کی کوشش کر دی۔ عمران سمیت سب ساتھی اس کی طرف ہی دیکھ رہے تھے کیونکہ ان کے جسموں کے گرد راڈز واقعی اس قدر سخت تھے کہ وہ پوری طرح کسمسا بھی نہ سکتے تھے لیکن انہیں معلوم تھا کہ جولیا کے جسم پر راڈز خاصے کشادہ ہوں گے اور پھر وہی ہوا۔ آہستہ آہستہ جولیا اوپر کو اٹھتی چلی گئی اور تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ راڈز کی گرفت سے آزاد ہو کر فرش پر کھڑی ہو گئی۔

"ہمارے راڈز کھولو"...... عمران نے فرانسیسی زبان میں کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی کرسیوں کے عقب میں گئی اور چند لمحوں بعد ہی عمران سمیت اس کے سب ساتھی راڈز سے آزاد ہو چکے تھے۔

"یہاں انٹرکام موجود ہے۔ ہم نے اس جیمز کو واپس بلانا ہے اس لئے اس ایرک کو زندہ رکھنا ہے جبکہ اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دینا ہے" .... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ہماری جیبوں سے اسلحہ تو نکال لیا گیا ہے" .... صفدر نے بھی فرانسیسی زبان میں کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ اچانک جب ہم ان پر ٹوٹ پڑیں گے تو وہ مزاحمت نہ کر سکیں گے۔ آؤ میرے پیچھے" .... عمران نے کہا اور پھر وہ دبے پاؤں دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کے قریب رک کر اس نے باہر کی آہٹ لی لیکن دوسری طرف اسے ان لوگوں کی موجودگی کا احساس نہ ہوا تو اس نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا تو دوسری طرف راہداری خالی تھی۔ البتہ راہداری کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں جس کے آخر میں دروازہ تھا۔ یہ دروازہ کھلا ہوا تھا اور کمرے سے باتیں کرنے کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ عمران راہداری میں آگیا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ سب دبے پاؤں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچے تو وہاں وہ دونوں مشین گن بردار بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ایرک موجود نہ تھا۔ عمران نے مڑ کر تنویر کو مخصوص اشارہ کیا اور اس کے ساتھ ہی وہ کھلے ہوئے دروازے سے تیزی سے اندر داخل ہوا تو تنویر بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گیا۔

"ارے۔ کیا مطلب" .... سامنے بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے

چونک کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا" .... دوسرے نے مڑ کر دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن انہیں مزید کچھ کہنے اور سنبھلنے کا موقع ہی نہ ملا۔ عمران اور تنویر نے انہیں گردنوں سے پکڑ کر مخصوص انداز میں گھما کر نیچے فرش پر پھینک دیا تھا اور وہ دونوں گردنوں میں بل آ جانے کی وجہ سے بغیر کوئی آواز نکالے چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ ان کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ عمران کے باقی ساتھی بھی اندر آ گئے تھے۔ دوسری طرف بھی ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ اس کے باہر بھی راہداری نظر آ رہی تھی۔ اسی لمحے اس راہداری میں تیز تیز قدموں کی آوازیں اندر کی طرف بڑھتی سنائی دینے لگیں۔ یہ ایک آدمی کے قدموں کی آواز تھی۔ عمران نے مڑ کر اشارہ کیا تو وہ سب دروازے کی سائیڈ میں ہو گئے۔ دوسرے لمحے ایرک تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ پھرکی کی طرح گھومتا ہوا عمران کے سینے سے جا لگا۔

"خبردار اگر کوئی آواز نکالی تو" .... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو ایرک کا تیزی سے حرکت کرتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ اس کے چہرے پر ایسی حیرت ابھر آئی تھی جیسے کوئی انتہائی ناممکن ممکن ہو گیا ہو۔

"تم۔ تم یہاں۔ کیا مطلب" .... ایرک کے منہ سے رک رک کر نکلا۔

"تم یہاں خیال رکھو۔ میں اسے کمرے میں لے جا رہا ہوں۔

عمران نے کہا اور دوسرے لمحے وہ اسے اسی انداز میں گھسیٹتا ہوا اس کمرے سے سیڑھیوں کی طرف لے آیا اور پھر سیڑھیاں اتار کر وہ اسے اس کمرے میں گھسیٹتا ہوا لے آیا۔ کمرے میں پہنچتے ہی اس نے اسے زور سے دھکا دیا تو ایرک لڑکھڑاتا ہوا نیچے گرا اور نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے تیزی سے موڑ دیا تو اس کا تیزی سے حرکت کرتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا اور اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بھی اوپر کو چڑھ گئیں۔ عمران نے پیر کو پیچھے کی طرف موڑ دیا۔ چند لمحوں بعد عمران نے پیر کو مزید پیچھے موڑا اور اس کے ساتھ ہی ایرک کا مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا۔

"ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے ایرک۔ اس لئے اگر تم میرے سوالوں کے درست جواب دے دو تو ہم تمہیں یہاں صرف بے ہوش کر کے چھوڑ جائیں گے ورنہ تم بھی اپنے دونوں ساتھیوں کی طرح ختم ہو جاؤ گے اور تمہاری لاش پر کوئی ایک آنسو بھی نہیں بہائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو"...... ایرک نے رک رک کر کہا۔

"یہ فیصلہ تم نے خود کرنا ہے کہ تم نے مرنا ہے یا زندہ رہنا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اس سے یہاں سے جیمز کے

اس آفس تک جہاں وہ اس وقت موجود ہے راستے کی تفصیلات پوچھیں تو ایرک نے واقعی سب کچھ اس طرح بتا دیا جیسے وہ اپنے باس کو کوئی رپورٹ دے رہا ہو۔ عمران نے مختلف سوالات کرنے کے بعد جب اپنے مطلب کی سب باتیں معلوم کر لیں تو اس نے پیر اس کی گردن سے ہٹا لیا۔

"چلو اٹھو اور آگے چل کر مجھے جیمز کے آفس تک لے جاؤ"۔ عمران نے جھک کر اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھاتے ہوئے کہا تو ایرک کا جسم کچھ دیر تک لڑکھڑاتا رہا۔ پھر وہ سنبھل گیا اور اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلنا شروع کر دی۔ عمران اس کے عقب میں کھڑا تھا۔

"چلو آگے بڑھو"...... عمران نے کہا تو ایرک یکلخت بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اپنی طرف سے اس نے عمران پر انتہائی خوفناک انداز میں حملہ کر دیا۔ شاید اس کا خیال تھا کہ عمران اس کے اس طرح اچانک گھوم کر حملہ کرنے پر مار کھا جائے گا لیکن عمران ایسے ردعمل کے لئے شاید پہلے ہی تیار تھا اس لئے بجائے اس کے کہ عمران مار کھا جاتا الٹا ایرک چیختا ہوا فضا میں گھوم کر سائیڈ کی دیوار سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا۔ عمران نے اس کی کلائی پر ہاتھ ڈال کر اپنے جسم کو پوری قوت سے گھما دیا تھا۔ دیوار سے ٹکرا کر ایرک جیسے ہی نیچے گرا عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کی گردن پر ایک بار پھر پیر رکھا اور دوسرے لمحے خرخراہٹ کی آوازوں کے ساتھ

ہی ایرک کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران نے ایک طویل سانس لے کر پیر ہٹایا اور پھر جھک کر اس نے ایرک کی جیبوں کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن اس کی جیبوں میں اسلحہ وغیرہ موجود نہ تھا۔ شاید اس نے یہاں اسلحہ لانے کی ضرورت ہی محسوس نہ کی تھی۔ عمران تیزی سے مڑا اور آگے بڑھ گیا تاکہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ جا کر اس جیمز کو کور کر سکے۔ ایرک سے اسے تمام تفصیلات مل گئی تھیں اس لئے اب اس کے لئے یہ کوئی مسئلہ نہ رہا تھا۔

جیمز ریڈی کے ساتھ اپنے آفس میں موجود تھا۔ وہ ابھی بلیک روم سے واپس آئے تھے۔

"تم نے انہیں مہلت کیوں دے دی جبکہ تمہیں بتایا گیا ہے کہ وہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں"...... ریڈی نے کہا تو جیمز بے اختیار ہنس پڑا۔

"ان کو ملنے اور ان کی حالت دیکھنے کے بعد بھی یہ بات کر رہی ہو۔ وہ لوگ راڈز میں جکڑے ہوئے بے بس ہیں۔ ہاتھ تک نہیں ہلا سکتے اور آخری عبادت کے لئے منتیں کر رہے تھے اور تم انہیں خطرناک کہہ رہی ہو۔ یہ تو بے چارے کینچوؤں سے بھی بدتر ہیں"۔ جیمز نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے جیمز اور وہاں بلیک روم میں تو مجھے ان پر ترس آ رہا تھا لیکن یہاں تک پہنچتے ہوئے میرے ذہن میں

نجانے کیوں خدشات جاگ اٹھے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ لوگ ایسے نہیں ہیں جیسے یہ اپنے آپ کو پوز کر رہے ہیں"...... ریڈی نے کہا۔

"تم ان سے متعلق پراپیگنڈے سے متاثر ہو گئی ہو۔ بہرحال چھوڑو۔ میں نے سپر کونسل کے چیف کو رپورٹ دینی ہے اس لئے اب تم نے بولنا نہیں"...... جیمز نے کہا تو ریڈی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیمز نے ہاتھ بڑھا کر سیاہ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جیمز بول رہا ہوں ریڈون۔ چیف سے بات کرائیں"...... جیمز نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے"...... چند لمحوں بعد چیف کی آواز سنائی دی۔

"چیف اس گروپ کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور پھر انہیں کلب کے بلیک روم میں کرسیوں پر جکڑ دیا۔ اس کے بعد میں نے ان سے پوچھ گچھ کی تو ان میں سے ایک آدمی نے جو اس گروپ کا لیڈر تھا۔ بتایا کہ ان کا تعلق واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور وہ یہاں کسی راجر سینڈیکیٹ کی تلاش میں آئے ہیں لیکن راجر سینڈیکیٹ کے بارے میں انہیں معلوم ہوا کہ وہ انتہائی خفیہ سینڈیکیٹ ہے اور اس کے بارے میں صرف مجھے معلوم ہے اس لئے وہ مجھ سے راجر

سینڈیکیٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے"...... جیمز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب ان کی کیا پوزیشن ہے"...... چیف نے پوچھا۔

"وہ ہلاک کر دیئے گئے ہیں چیف"...... جیمز نے کہا۔

"کیا یہ کارروائی تمہارے سامنے ہوئی ہے"...... چیف نے پوچھا۔

"یس چیف۔ میں نے خود مشین گن سے ان سب کو گولیوں سے چھلنی کر دیا اور پھر میں نے ایرک کو کہہ کر ان کی لاشیں بھی اپنے سامنے برقی بھٹی میں ڈلوا دیں۔ اس کے بعد میں یہاں اپنے آفس آیا ہوں"...... جیمز نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ وہ جو کچھ بھی تھے بہرحال ختم ہو گئے۔ گڈ شو"...... دوسری طرف سے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیمز نے رسیور رکھ دیا۔

"تم نے چیف کو اصل بات کیوں نہیں بتائی"...... ریڈی نے کہا۔

"پاگل ہو گئی ہو۔ چیف مجھ پر چڑھ دوڑتا جبکہ اب تک وہ لوگ واقعی ہلاک ہو چکے ہوں گے۔ ابھی میں تمہارے سامنے ایرک آ کر رپورٹ دے گا کہ اس نے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دی ہیں"...... جیمز نے جواب دیا۔

"ہاں۔ تمہاری بات ٹھیک ہے لیکن ایک بات میری سمجھ میں

نہیں آئی کہ مرد تو تمام ایشیائی تھے لیکن لڑکی سوئس نژاد تھی۔ کیا کسی ملک کی سیکرٹ سروس میں کسی غیر ملکی کو ممبر بنایا جا سکتا ہے"۔ ریڈی نے کہا۔

" وہ ان میں سے کسی کی دوست ہو گی یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چاروں نے اسے مشترکہ طور پر اپنے ساتھ رکھا ہوا ہو۔ بہر حال جو بھی تھی وہ ختم ہو گئی"...... جیمز نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ پھر اب کیا پروگرام ہے۔ کیا یہاں بیٹھنے کا ارادہ ہے"...... ریڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ابھی ٹھہرو ۔ ایرک کوئی رپورٹ دے دے تو پھر چلتے ہیں"...... جیمز نے کہا۔

" تم خود اس سے رپورٹ لے لو"...... ریڈی نے کہا۔

" نہیں ۔ اس طرح وہ سمجھے گا کہ میں ان کے سلسلے میں پریشان ہوں۔ وہ خود آکر رپورٹ دے گا"...... جیمز نے جواب دیا تو ریڈی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جیمز مختلف آنے والے فون اٹنڈ کرتا رہا اور انہیں ہدایات دیتا رہا کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی جیمز کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں جبکہ دروازے کی طرف پشت کئے بیٹھی ریڈی اس کی حیرت دیکھ کر بے اختیار گردن موڑ کر دیکھنے لگی اور دوسرے لمحے اس نے دروازے سے ایک ایشیائی کو اندر آتے دیکھا تو وہ کرسی سے گرتے گرتے بچی۔

" تم ۔ تم "...... جیمز نے بجلی کی سی تیزی سے میز کی دراز کی

طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے کھٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کوئی چیز عین ان دونوں کے درمیان میز پر گر کر پھٹی اور اس کے ساتھ ہی جیمز کو یوں محسوس ہوا جیسے اسے کسی نے انتہائی تیز رفتاری سے چلتے ہوئے پنکھے کے ساتھ باندھ دیا ہو۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن اس کا ذہن جیسے تاریک دلدل میں ڈوبتا چلا گیا۔

عمران اس بڑے سے کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ جیمز اور ریڈی دونوں سامنے راڈز میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ عمران کے ساتھ جولیا تھی جبکہ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں باہر تھے تاکہ اگر کوئی اچانک آجائے تو اسے باہر ہی سنبھالا جا سکے۔ ویسے ایرک سے جو کچھ معلوم ہوا تھا اس سے تو یہی لگتا تھا کہ یہاں بغیر جیمز کی اجازت کے اور کوئی نہیں آتا تھا لیکن پھر بھی عمران محتاط رہنا چاہتا تھا۔ جولیا کے ہاتھ میں پانی کی بھری ہوئی ایک بوتل تھی جس میں سے اس نے پہلے ریڈی کا منہ کھول کر اس کے حلق میں پانی انڈیلا تھا اور پھر یہی کارروائی اس نے جیمز کے ساتھ کی اور پھر بوتل وہیں رکھ کر وہ مڑی اور آکر عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ عمران نے چونکہ ایرک سے سب کچھ معلوم کر لیا تھا اس لئے ایک کمرے کی الماری سے انہیں اسلحہ بھی مل گیا تھا جس میں خصوصی ساخت کے

گیس پسٹل بھی موجود تھے اور اسی گیس پسٹل سے عمران نے انہیں بے ہوش کیا تھا اور پھر اس کے ساتھیوں نے ان دونوں کو اٹھا کر یہاں اس کمرے میں لا کر راڈز میں جکڑ دیا تھا اور اس گیس کا ایک توڑ سادہ پانی بھی تھا۔ پھر وہی ہوا کہ چند لمحوں پہلے ریڈی کے جسم میں اور پھر جیمز کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تھے۔

"کیا یہ سب کچھ بغیر تشدد کے بتا دیں گے"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دیکھو"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا تو جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ مجھے کیا ہوا ہے"...... اچانک ریڈی نے آنکھیں کھولتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن عمران اور جولیا نے اس کی اس انداز میں بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ چند لمحوں بعد جیمز بھی ہوش میں آگیا اور اس کے منہ سے بھی اس قسم کا فقرہ نکلا لیکن اس بار بھی عمران اور جولیا دونوں خاموش بیٹھے رہے تھے۔

"تم۔ تم کیسے زندہ بھی ہو اور راڈز سے بھی آزاد ہو۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ وہ ایرک اور اس کے آدمی۔ یہ سب کیا ہے"...... اس بار جیمز نے کہا۔

"ایرک اور اس کے دونوں ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں اور ہم نے

ان کی لاشیں یہاں سے ہٹا دی ہیں تاکہ ریڈی کی طبیعت خراب نہ ہو جائے۔ ہم ایشیائی ہیں اور ایشیائی خواتین کا احترام کرتے ہیں۔ عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم راڈز سے کیسے آزاد ہو گئے۔ یہ تو ناممکن ہے۔ ان کے بٹن تو عقب میں ہوتے ہیں"...... جیمز نے کہا۔

"ایسی کرسیوں میں جکڑے جانے اور ان سے رہائی پانے میں ہماری آدھی سے زیادہ زندگی گزر چکی ہے اس لئے راڈز ہمیں زیادہ دیر تک قابو میں نہیں رکھ سکتے۔ یہ میری ساتھی ہے جولیا۔ اس کے جسم پر راڈز کافی کھلے تھے۔ میں نے اسی لئے تم سے عبادت کا وقت مانگا تھا۔ تمہارے جانے کے بعد ایرک اور اس کے دونوں ساتھی بھی ہماری عبادت کا احترام کرتے ہوئے باہر چلے گئے اور مس جولیا نے ان راڈز سے نجات حاصل کر لی۔ اس کے بعد ہماری رہائی اور تمہارے ساتھیوں کی موت کوئی مسئلہ نہ تھی۔ البتہ ایرک سے ہم نے یہاں کا پورا سسٹم اور تمہارے آفس تک کے راستے کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں تھیں اس لئے باقی بات تم آسانی سے سمجھ سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھ سے زندگی میں پہلی بار جو غلطی سرزد ہوئی کہ میں نے تمہیں عبادت کرنے کی مہلت دے دی۔ اس کا فوری خمیازہ بھی اب مجھے بھگتنا پڑے گا"...... جیمز نے کہا۔

"ہمارا کوئی ارادہ تمہیں یا ریڈی کو ہلاک کرنے کا نہیں ہے اور نہ ہی ہماری تم سے براہ راست کوئی دشمنی ہے۔ ہم تو واقعی تم سے راجر سینڈیکیٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"راجر نام کا کوئی سینڈیکیٹ ناراک میں نہیں ہے اور اگر ہے تو کم از کم میرے علم میں نہیں ہے"...... جیمز نے جواب دیا۔

"چیلاگو کے بارے میں تو بہرحال تم جانتے ہی ہو"...... عمران نے کہا تو جیمز بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ اتنا جانتا ہوں کہ یہ جنوبی اوقیانوس میں ایک جزیرہ ہے جہاں بین الاقوامی اسمگلروں کے اڈے ہیں"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور شوٹر۔ اس کے بارے میں کیا جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"شوٹر۔ وہ کیا ہے"...... جیمز نے کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی کچھ نہیں جانتا۔

"تم نے پاکیشیا میں ریڈ جیری کو کال کر کے اس کے ذمے کام لگایا تھا کہ وہ معلوم کرائے کہ چیلاگو نے پاکیشیا میں جو بڑا آپریشن جنرل ہاشم کے ذریعے کرایا ہے اس بارے میں کوئی اطلاع ملٹری انٹیلی جنس کو تو نہیں ملی۔ بولو۔ کیا تھا فون"...... عمران نے کہا۔

"میں نے۔ نہیں میرا تو پاکیشیا سے کوئی تعلق ہی نہیں رہا"۔

جیمز نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اس کے لہجے سے ہی واضح ہو رہا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ ویسے بھی اس کا فون نمبر ٹائیگر نے چیک کر لیا تھا اور اس فون نمبر سے ہی عمران نے بوفیلو کلب اور جیمز کا پتہ چلایا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب تم نے جھوٹ بولنا شروع کر دیا ہے۔ بہرحال آخری چانس تمہیں دے دیتا ہوں کہ تم مجھے یہ بتا دو کہ یہ کام تمہارے ذمے کس نے لگایا تھا اور پھر اسے کنفرم کرا دو۔ تو تمہیں اور ریڈی کو زندہ چھوڑ کر چلے جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"سوری۔ مجھے واقعی نہیں معلوم اور نہ میں نے وہاں کال کی ہے"...... جیمز نے اس بار خشک اور سرد لہجے میں جواب دیا۔

"تم کیا کہتی ہو ریڈی"...... عمران نے ریڈی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں تو جیمز کی دوست ہوں۔ میرا ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ویسے جیمز جھوٹ بولنے کا عادی نہیں ہے اس لئے جو کہہ رہا ہے درست ہو گا"...... ریڈی نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم بے کار ہو۔ جولیا اسے گولی مار دو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کا رخ ریڈی کی طرف کر دیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ رک جاؤ۔ یہ کام جیمز نے

سپر کونسل کے چیف کے حکم پر کیا تھا"...... ریڈی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"ریڈی۔ تم غلط کہہ رہی ہو"...... جیمز نے غراتے ہوئے کہا۔

"م۔ م۔ میں مرنا نہیں چاہتی۔ وہ چیف خود ہی انہیں سنبھال لے گا"...... ریڈی نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کون ہے سپر کونسل کا چیف"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ صرف اس کا نام سنا ہوا ہے۔ جیمز بھی صرف اس کا نام جانتا ہے اور بس"...... ریڈی نے کہا۔

"تم بتاؤ جیمز"...... عمران نے جیمز سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ریڈی درست کہہ رہی ہے۔ میں صرف اس کا نام جانتا ہوں اور بس"...... جیمز نے کہا۔

"پھر تم نے ریڈ جیری کو چیلاگو کے بارے میں بتایا تھا۔ یہ سن لو کہ اس گفتگو کا ٹیپ میں نے سنا ہوا ہے اس لئے انکار کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس نے خود مجھے بتایا تھا ورنہ میں تو چیلاگو جزیرے کو ہی جانتا ہوں"...... جیمز نے کہا۔

"تم اسے کس نمبر پر رپورٹ دیتے ہو"...... عمران نے کہا تو جیمز نے فون نمبر بتا دیا۔

"ایک بار پھر سوچ لو کیونکہ میں ابھی اس نمبر پر تمہاری بات کراؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"میں نے درست بتایا ہے"...... جیمز نے کہا۔

"جولیا۔ انہیں دوبارہ بے ہوش کر دو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے جیب سے گیس پسٹل نکالا اور پھر ان کے قدموں میں کیپسول فائر کر دیا جبکہ جولیا اور عمران نے سانس روک لئے تھے۔ چند لمحوں بعد ہی جیمز اور ریڈی دونوں کی گردنیں ڈھلک چکی تھیں۔ عمران نے پاس پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی

"چیف پولیس کمشنر آفس سے ڈائریکٹر جنرل بول رہا ہوں"۔ عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ایک فون نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ یہ نمبر کس نام پر اور کس جگہ نصب ہے۔ پوری احتیاط سے چیک کرنا کیونکہ یہ انتہائی اہم سٹیٹ معاملہ ہے ورنہ تم جیتے جی دفن کر دی جاؤ گی"...... عمران نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا اور نمبر بتا دیا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"سر یہ نمبر کارلوس کلب کے جنرل مینجر کنگ کارلوس کے نام پر ہے اور براہ راست ان کے خصوصی آفس میں نصب ہے"۔ انکوائری اپریٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا اچھی طرح چیک کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از سٹیٹ سیکرٹ"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نو سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جیمز بول رہا ہوں۔ چیف سے بات کراؤ"...... عمران نے جیمز کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"آپ نے اپنا کوڈ ریڈون نہیں بتایا۔ کیا ہوا۔ کیا آپ بھول گئے ہیں۔ مگر آپ بھولنے والے تو نہیں ہیں"...... دوسری طرف سے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ سوری۔ دراصل انتہائی ضروری اور اہم بات کرنا تھی اس لئے میں الجھا ہوا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ چیف بول رہا ہوں۔ اب کیا ہوا ہے"...... چند لمحوں بعد

ایک بھاری سی درشت آواز سنائی دی۔

"کچھ نہیں چیف۔ میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ اب بھی نگرانی جاری رکھی جائے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ جب تم نے کہا ہے کہ سیکرٹ سروس کا وہ گروپ ختم ہو گیا ہے۔ تم نے انہیں اپنے ہاتھوں گولیوں سے چھلنی کر کے برقی بھٹی میں ڈال دیا ہے تو پھر نگرانی کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"چیف۔ سیکرٹ سروس ایک گروپ پر تو مشتمل نہیں ہو سکتی۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا دوسرا گروپ آ جائے یا ان سے علیحدہ یہاں موجود ہو"...... عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی یہ بات تو میرے ذہن میں بھی نہیں آئی تھی۔ گڈ شو۔ ٹھیک ہے نگرانی جاری رکھو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے چیف"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"اب ان دونوں کو ختم کر دو اور یہاں سے نکل چلو۔ اب اس کنگ کارلوس کی خدمت میں حاضری دینا ہو گی۔ یہ شخص چیلا گو کے بارے میں سب کچھ جانتا ہو گا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے کمرہ تڑتڑاہٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی کے چہرے پر قدرے الجھن اور پریشانی کے تاثرات موجود تھے۔ وہ کرسی پر بیٹھا سامنے کمرے کے دروازے کی طرف اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے کسی کے آنے کا انتظار ہو اور پھر چند منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھرے ہوئے جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے سیاہ رنگ کا لائننگ دار سوٹ پہنا ہوا تھا اور اس کی شخصیت خاصی شاندار تھی۔

"کیا ہوا لارڈ۔ آپ نے ایمرجنسی کال کیا ہے"...... اس آدمی نے اندر داخل ہوتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بیٹھو کرنل آرشیڈ"...... اس ادھیڑ عمر آدمی جسے لارڈ کہا گیا تھا نے خشک اور سرد لہجے میں کہا تو آنے والا میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس چیلاگو کے خلاف کام کر رہی ہے"۔ لارڈ نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا تو کرنل آرشیڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اور چیلاگو کے خلاف۔ کیا مطلب لارڈ۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"ناراک سے کارلوس کی کال آئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ جس میں چار ایشیائی مرد اور ایک سوئس نژاد عورت ہے وہاں کے ایک مقامی آدمی کے خلاف کام کرنے آئے تھے۔ اس آدمی نے انہیں پکڑ کر ہلاک کر کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دی ہیں۔ اس نے جو تفصیل بتائی ہے اس کے مطابق چونکہ میں نے کارلوس کو کہا تھا کہ وہ کسی نجی ذرائع سے پاکیشیا سے یہ معلوم کرائے کہ چیلاگو نے وہاں جو آپریشن کیا ہے اس سلسلے میں کوئی رپورٹ ملٹری انٹیلی جنس کے پاس تو نہیں پہنچی تاکہ اس کی پلان کا کی کوڈ وہاں سے حاصل کرنے کا پلان بنایا جائے یہ پلان اس لئے نئے سرے سے بنایا جانا ہوگا کہ جنرل ہاشم کے میک اپ میں سٹانزا کو میں دوبارہ وہاں نہیں بھیجنا چاہتا تھا اور چونکہ اس کارروائی میں جنرل ہاشم کے روپ میں سٹانزا نے کام کیا تھا اس لئے اگر کوئی رپورٹ ہو گی تو ملٹری انٹیلی جنس کے پاس ہو گی۔ کارلوس کے ذریعے یہ بات اس لئے معلوم کرائی گئی تھی کہ اگر ملٹری انٹیلی جنس کے پاس کوئی رپورٹ ہوئی بھی ہی تو اس تک اس انکوائری

کی اطلاع نہ پہنچے۔ اس کارلوس نے اس کے لئے جیمز کی ڈیوٹی لگائی اور جیمز کا ایک آدمی پاکیشیا میں موجود تھا۔ جیمز نے اپنے آدمی سے کہا تو اس نے چیکنگ کر کے رپورٹ دی کہ ملٹری انٹیلی جنس کے پاس ایسی کوئی رپورٹ نہیں ہے جس پر میں نے یہ رپورٹ شوٹر کے ہیڈ کوارٹر بھجوا دی اور ابھی وہاں سے نئے مشن کے سلسلے میں کوئی ہدایات نہیں آئیں کہ اچانک کارلوس کا فون آگیا جس پر میں چونک پڑا کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اس جیمز کے خلاف کام کرنے کا مطلب ہے کہ وہ چیلاگو کے خلاف کام کر رہی ہے اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے کہ اس سلسلے میں تفصیلی بات چیت کر لی جائے۔ پھر شوٹر ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دی جائے"...... لارڈ نے کہا۔

"کیا اس کارلوس یا جیمز کو چیلاگو کے بارے میں علم ہے"۔ کرنل آرشیڈ نے پوچھا۔

"کارلوس کو تو علم ہے البتہ جیمز کو نہیں ہے۔ وہ کارلوس کو سپر کونسل کا چیف سمجھتا ہے۔ کارلوس نے چیلاگو کی بجائے سپر کونسل نام رکھا ہوا ہے"...... لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کارلوس کو علم ہے کہ چیلاگو کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔ کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"نہیں۔ اسے صرف میری ٹرانسمیٹر فریکونسی کا علم ہے اور بس"۔ لارڈ نے کہا۔

"تو پھر اس کارلوس کا خاتمہ کرا دیں۔ اس طرح معاملات آگے

بڑھنے سے خود بخود رک جائیں گے"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم اس پاکیشیائی گروپ کے خلاف کوئی کام نہ کریں"...... لارڈ نے کہا۔

"لارڈ۔ یہ دنیا کی سب سے خطرناک سیکرٹ سروس ہے اس لئے یہ بات تو یقینی ہے کہ کارلوس کو غلط اطلاع ملی ہے۔ کوئی مقامی بدمعاش کیسے انہیں پکڑ کر ہلاک کر سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جیمز نے خواہ مخواہ اپنی اہمیت بنائی ہے اور چیلاگو کے بارے میں کسی کو بھی نہیں معلوم۔ اگر کوئی جانتا بھی ہو گا تو صرف اتنا کہ چیلاگو ایک جزیرہ ہے۔ وہ وہاں بھٹکتا پھرے گا۔ چیلاگو کے بارے میں کسی مخبر ایجنسی کے پاس بھی کوئی ریکارڈ نہیں ہے اس لئے کارلوس تو صرف آپ کو جانتا ہے اور آپ کی فریکونسی کا اسے علم ہے اس لئے اگر اسے آف کرا دیا جائے تو پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس لاکھ ٹکریں مار لے وہ کسی صورت بھی آپ تک یا چیلاگو تک نہیں پہنچ سکتی اور دوسری بات یہ کہ آپ شوٹر ہیڈ کوارٹر کو بتا دیں کہ وہ ابھی دوسرا مشن وہاں نہ بھیجے کیونکہ اب وہ پوری طرح ہوشیار ہوں گے اور اگر شوٹر کا نام ان کے سامنے آگیا تو پھر شوٹر اور اس کے بعد چیلاگو دونوں کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن اگر اس کے باوجود یہ گروپ آگے بڑھنے سے نہ رکا تو پھر"...... لارڈ نے کہا۔

"اگر ایسا ہوا تو پھر اس گروپ کی موت ہی اس کا مقدر ہو گی"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم چیلاگو جانے کا فیصلہ کر چکے ہو"۔ لارڈ نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ شوٹر کا ہیڈ کوارٹر جس جزیرے پر ہے وہ دنیا کے لئے نامعلوم ہے۔ صرف آپ کو یا مجھے معلوم ہے اور اگر کوئی وہاں پہنچ بھی جائے تو دوسرا سانس نہیں لے سکتا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی مسئلہ ہوا تو مجھے فوراً اطلاع مل جائے گی اور میں آبدوز کے ذریعے وہاں پہنچ جاؤں گا۔ ویسے میرا خیال ہے کہ یہ لوگ زیادہ سے زیادہ چیلاگو جزیرے پر پہنچ جائیں گے تو جاتے رہیں۔ ہمارا کیا بگاڑ لیں گے"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس گروپ کے خلاف یہاں ایکریمیا میں ہی کام کر کے اسے ختم کر دیا جائے"...... لارڈ نے کہا۔

"آپ خواہ مخواہ ٹچی ہو رہے ہیں لارڈ۔ اس طرح یہ لوگ آگے بڑھتے چلے آئیں گے جبکہ اس وقت وہ ناراک میں ہیں اور ہم یہاں ولنگٹن میں۔ آپ کارلوس کا خاتمہ کرا دیں۔ اس سے وہ وہیں بھٹکتے رہیں گے یا وہاں سے چیلاگو چلے جائیں گے اور کیا کریں گے"۔ کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ اب تم جا سکتے ہو"...... لارڈ نے کہا تو کرنل آرشیڈ اٹھا۔ اس نے سلام کیا اور واپس مڑ کر دروازے کی

طرف بڑھ گیا۔

"ہونہہ۔ کرنل آرشیڈ اس گروپ کے مقابلے میں آنے سے کترا رہا ہے۔ مجھے ہیڈ کوارٹر سے بات کرنا ہو گی"...... لارڈ نے کرنل آرشیڈ کے باہر جاتے ہی بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک کارڈلیس فون پیس نکال کر سامنے رکھا اور پھر اس نے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شوٹر ہیڈ کوارٹر کال دے دو۔ میں ان سے بات کرنا چاہتا ہوں"...... لارڈ نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لارڈ نے کارڈلیس فون کو آف کیا اور پھر اسے میز کی دراز میں رکھ کر اس نے دراز بند کر دی۔ تھوڑی دیر بعد میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ لارڈ میکارتو بول رہا ہوں"...... لارڈ نے کہا۔

"شوٹر چیف۔ کیا بات ہے"...... دوسری طرف سے ایک سخت سی آواز سنائی دی تو لارڈ نے کارلوس سے ملنے والی اطلاع کے ساتھ ساتھ کرنل آرشیڈ سے ہونے والی تمام گفتگو بھی دوہرا دی۔

"تو پھر تم کیا چاہتے ہو لارڈ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کو ایکریمیا میں ہی ختم کر دیا

جائے۔ یہاں یہ کام آسانی سے ہو سکتا ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"احمقانہ باتیں مت کرو لارڈ۔ کرنل آرشیڈ نے تمہیں درست کہا ہے۔ اس کارلوس کا خاتمہ کر کے تمام راستے بند کر دو اور پھر انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو ورنہ یہ عفریت چیلاگو کے ساتھ ساتھ شوٹر ہیڈ کوارٹر کے خلاف بھی کام کر سکتے ہیں۔ ان کی کامیابی کا راز بھی اسی میں ہے کہ یہ مقابلہ کرنے والوں کے ذریعے آگے بڑھتے ہیں۔ اگر انہیں کہیں سے معلومات نہیں ملیں گی تو یہ خود بخود تھک ہار کر واپس چلے جائیں گے۔ البتہ یہ ضروری ہو گیا ہے کہ اس کی پلان کی حفاظت کی جائے۔ اس کے لئے میں کرنل آرشیڈ کو خود ہی ہدایات دے دوں گا"...... چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں"...... لارڈ نے کہا۔

"جیسے کہا گیا ہے ویسے کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لارڈ نے رسیور رکھا اور پھر سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہنری بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"لارڈ بول رہا ہوں"...... لارڈ نے کہا۔

"اوہ یس سر۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"فوری طور پر کارلوس کو ختم کرا دو۔ فوری طور پر اور پھر مجھے رپورٹ دو"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ لارڈ بول رہا ہوں"...... لارڈ نے کہا۔

"ہنری بول رہا ہوں لارڈ"...... دوسری طرف سے ہنری کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ البتہ یہ پوچھنا ہے کہ اب کارلوس کی جگہ کسے دی جائے"...... ہنری نے کہا۔

"اس کے اسسٹنٹ فلیک کو۔ لیکن اس کا رابطہ تم سے ہو گا مجھ سے نہیں"...... لارڈ نے کہا۔

"اوکے لارڈ"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ نے رسیور رکھ کر بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ناراک کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ عمران کی پیشانی پر شکنیں ابھری ہوئی تھیں۔ اس کے ساتھی بھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"عمران صاحب۔ اب آگے بڑھنے کا کوئی راستہ بظاہر تو نہیں رہا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ اس کارلوس کی اس انداز میں موت بتا رہی ہے کہ اسے ہمارا راستہ روکنے کے لئے ہلاک کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ اور کوئی بھی چیلاگو کے بارے میں کچھ نہیں جانتا"...... عمران نے کہا۔

"اس کو ہلاک کرنے والے کا پتہ لگانا ہو گا۔ اس سے بات آگے بڑھ سکتی ہے"...... اس بار جولیا نے کہا۔

"اس کے بارے میں بھی معلوم کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیسے ۔ کون ہے وہ"...... صفدر نے کہا۔

"ولنگٹن کا کوئی گینگسٹر ہے ہنری ۔ اس کے حکم پر کارلوس کے اپنے ہی ایک آدمی نے اس پر فائر کھول دیا ورنہ شاید وہ اتنی آسانی سے مارا بھی نہ جاتا اور اس ہنری کا صرف نام چلتا ہے۔ اس کے بارے میں تفصیلات کا کسی کو علم نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو اب یہاں بیٹھ کر کیا کرنا ہے ہم نے۔ صرف باتیں کرنی ہیں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے ولنگٹن کال کر کے وہاں ایک آدمی کے ذمے اس ہنری کو تلاش کرنے کا کام لگایا ہے۔ مجھے اس کی کال کا انتظار ہے"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ویسے عمران صاحب ۔ اس بار ہم واقعی اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں۔ اصل مشن کے بارے میں ابھی تک ہمیں علم ہی نہیں ہو سکا"...... صفدر نے کہا۔

"چیلاگو کے بارے میں اور کوئی جانتا ہی نہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن چیلاگو تو ایک جزیرے کا نام ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ گروپ وہاں کا ہو"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ تمہارے چیف نے اس بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔ چیلاگو نامی جزیرے پر ایسا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے۔ یہ چیلاگو شوٹر کا ذیلی ادارہ ہے اور شوٹر یہودیوں کی بین الاقوامی تنظیم

ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر بھی خفیہ ہے۔ یہ کسی کے سامنے نہیں آتے انہوں نے ایسے ہی بے شمار ذیلی ادارے بنائے ہوئے ہیں جن کے ذریعے یہ اپنا کام چلاتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ کی پلان اس شوٹر کے ہیڈ کوارٹر پہنچ چکا ہو اور ہم اسے چیلاگو کے پاس ڈھونڈتے رہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"یقیناً ایسا ہی ہو گا لیکن براہ راست شوٹر کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ کوئی بھی بین الاقوامی مخبر ایجنسی نہ تو شوٹر کے بارے میں جانتی ہے اور نہ ہی چیلاگو کے بارے میں کچھ جانتی ہے۔ چیلاگو کا ایک کلیو جیمز کی صورت میں ملا تھا اس لئے ہم اس کے پیچھے چل رہے ہیں کیونکہ چیلاگو سے ہمیں شوٹر کے بارے میں علم ہو سکتا ہے ویسے نہیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں ۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل ۔ ہنری ولنگٹن کے ہنری کلب کا مالک ہے اور یہ بہت بڑا گینگسٹر ہے اور ولنگٹن میں اس کے گینگ پر کوئی ہاتھ نہیں

ڈال سکتا لیکن وہ خود کسی کے سامنے نہیں آتا۔ صرف اس کا نام اور فون پر اس کی آواز سنی جاتی ہے۔ اس کا سارا کام اس کا اسسٹنٹ مرفی کرتا ہے۔ ویسے ایک بات کا علم ہوا ہے کہ اس نے کنگ کارلوس کا خاتمہ کسی لارڈ کے کہنے پر کرایا ہے اور اب کنگ کارلوس کا سارا سیٹ اپ اس کے اسسٹنٹ فلیک کے چارج میں دے دیا گیا ہے جبکہ اس کارلوس کا براہ راست تعلق اس لارڈ سے تھا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"اس لارڈ کے بارے میں کیا معلوم ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ صرف نام ہی سنا گیا ہے ورنہ لارڈ کے بارے میں کوئی نہیں جانتا کہ یہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے۔ البتہ ایک فون نمبر ٹریس ہوا ہے جس پر لارڈ سے بات ہو سکتی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیسے ٹریس ہوا ہے یہ نمبر"...... عمران نے پوچھا۔

"ہنری کے نمبر ٹو مرفی کی ایک دوست لڑکی ہے جینڈا جو اس کے انتہائی قریب ہے۔ یہ ساری معلومات اسی سے ملی ہیں اور نمبر بھی اسی سے ملا ہے لیکن ہنری کے بارے میں وہ بھی کچھ نہیں جانتی۔ چونکہ مرفی اس لارڈ سے کبھی کبھار بات کر لیا کرتا ہے اس لئے اسے اس کا نمبر معلوم ہے۔ میں نے اس نمبر کو ٹریس کرنے کی کوشش کی ہے

لیکن مجھے ناکامی ہوئی ہے کیونکہ یہ نمبر نہ کسی سیٹلائٹ کا ہے اور نہ ہی کسی ایکس چینج کا"...... جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا اس نمبر پر براہ راست لارڈ کہا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ایک پبلک بوتھ سے میں نے اسے ٹرائی کیا تھا تو دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز میں کہا گیا کہ لارڈ بول رہا ہوں۔ اس پر میں نے سوری رانگ نمبر کہہ کر فون آف کر دیا تھا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ فون چیک ہو جاتا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"کیا نمبر ہے"...... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن اس نے شروع میں ہی پریس کر دیا تھا اس لئے جوزف سے ہونے والی تمام بات چیت اس کے ساتھی بھی سنتے رہے تھے۔

"اب ہمیں ونگٹن جانا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے اصل آدمی یہی لارڈ ہے کیونکہ اس کے حکم پر ہنری نے کارلوس کے خاتمے کی کارروائی کرائی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اسے ٹریس کیسے کیا جائے"...... صفدر نے کہا۔

"بڑی آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ اصل میں جوزف کو سمجھ نہیں آئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار چونک

پڑے۔

"کیسے"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"یہ نمبر اگر کسی سیٹلائٹ کا نہیں ہے اور نہ ہی کسی ایکس چینج کا ہے تو پھر یہ نمبر اسرائیلی سیٹلائٹ سے متعلق ہے"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"اسرائیلی سیٹلائٹ۔ کیا مطلب۔ کیا ایکریمیا کی فضا میں اسرائیلی سیٹلائٹ بھی موجود ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسرائیل نے ایک ایسا سیٹلائٹ فضا میں چھوڑا ہے جو سپر سیٹلائٹ کہلاتا ہے۔ اس کی رینج بے حد وسیع ہے اور اس کے ذریعے اس نے اپنے خاص اداروں اور لوگوں کو فون نمبر دیئے ہوئے ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اسے چیک کیسے کیا جاتا ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہاں سے تل ابیب کا رابطہ نمبر دیں"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

"ریڈ اینگل کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ریڈ اینگل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں ناراک سے مائیکل وولف بول رہا ہوں۔ کارل سے بات کراؤ"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کارل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مائیکل وولف بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کون مائیکل وولف۔ اوہ۔ اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ نمبر نوٹ کریں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"آج کیا تاریخ ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہی جو کل کے بعد آتی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مائیکل وولف بول رہا ہوں ناراک سے۔ میں نے فون تو کل کی تاریخ میں کرنا تھا لیکن کر آج رہا ہوں" ...... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ۔ ہولڈ کریں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو" ...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوبارہ وہی آواز سنائی دی۔

"یس" ...... عمران نے کہا۔

"اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں مسٹر مائیکل۔ میں عبداللہ بول رہا ہوں" ...... اس بار بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"اسرائیل کے سپر سیٹلائٹ سے ایکریمیا میں ایک نمبر کا حدود اربعہ معلوم کرنا ہے۔ ہو سکتا ہے" ...... عمران نے کہا۔

"کیا نمبر ہے۔ کیوں نہیں ہو سکتا" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے نمبر دوہرا دیا۔

"ایک گھنٹے بعد اسی نمبر پر براہ راست کال کریں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"بڑے ٹیڑھے رابطے ہیں" ...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسرائیلی ایجنسیوں سے بچنے کے لئے ایسا سسٹم ہے کیونکہ وہاں جس انداز میں چیکنگ ہوتی ہے اور کسی ملک میں نہیں ہوتی"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر ایک گھنٹہ

انہوں نے اسی سلسلے میں بات چیت کرنے میں گزارا اور اس کے بعد عمران نے دوبارہ رابطہ کیا۔

"مسٹر مائیکل وولف۔ نوٹ کریں۔ یہ نمبر لارڈ میکارتو کے نام پر ہے اور ولنگٹن کے میکارتو مینشن میں نصب ہے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کنفرم کر لیا گیا ہے" ...... عمران نے کہا۔

"یس سر" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس لارڈ کے بارے میں آپ کے پاس کیا اطلاعات ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"کوئی اطلاع نہیں ہے کیونکہ یہ آدمی پہلے کبھی سامنے نہیں آیا" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا یہ بتائیں کہ یہودیوں کی ایک خفیہ تنظیم ہے شوٹر اور ایک دوسری تنظیم ہے چیلاگو۔ ان کے بارے میں آپ کے پاس معلومات ہیں" ...... عمران نے کہا۔

"نہیں مسٹر مائیکل۔ یہ دونوں ہمارے لئے نئے نام ہیں"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ تھینک یو" ...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ واقعی سکے بند لیڈر ہیں" ...... صفدر نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"کس کا" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا کا"...... صفدر نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ مجھے سیاست میں حصہ لینا چاہئے"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جوزف بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے اسی جوزف کی آواز سنائی دی جس نے پہلے رپورٹ دی تھی۔

"مائیکل بول رہا ہوں ناراک سے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ فرمایئے"..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"لارڈ کا اتہ پتہ میں نے ٹریس کر لیا ہے۔ اس کا پورا نام لارڈ میکارتو ہے اور میکارتو مینشن میں رہتا ہے۔ کیا تم اسے جانتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"لارڈ میکارتو۔ اوہ۔ تو یہ ہے وہ لارڈ۔ حیرت ہے۔ آپ نے کیسے معلوم کر لیا"...... جوزف نے کہا۔

"مجھے اسرائیل رابطہ کرنا پڑا۔ پھر معلوم ہو سکا کیونکہ جو فون نمبر تم نے بتایا تھا وہ اسرائیلی سپر سیٹلائٹ کا نمبر تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"حیرت ہے۔ آپ واقعی ٹریسنگ کے ماہر ہیں۔ بہر حال یہ لارڈ میکارتو سوائے سماجی تقریبات کے اور کہیں نہیں آتا جاتا۔ البتہ انتہائی مخیر آدمی ہے اس لئے اس کا نام اکثر پریس میں آتا رہتا ہے

لیکن اس کا کوئی تعلق کسی گینگ یا جرائم پیشہ گروہ سے نہیں ہے۔ ویسے وہ ولنگٹن کا مشہور آدمی ہے"...... جوزف نے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب ہمیں یہاں سے ولنگٹن جانا پڑے گا تاکہ اس لارڈ سے دو باتیں کی جا سکیں"...... عمران نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے کرنل آرشیڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کرنل آرشیڈ بول رہا ہوں"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"سائمن بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل آرشیڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے جو تم نے کال کیا ہے"۔ کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"پاکیشیائی سیکرٹ سروس کا عمران یہاں ولنگٹن میں موجود ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں"...... سائمن نے کہا۔

"کیا وہ اصل چہرے میں ہے"...... کرنل آرشیڈ نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ وہ ایکریمین میک اپ میں ہے۔ اس کے ساتھ تین

ایکریمین مرد اور ایک ایکریمین لڑکی بھی ہے اور یہ ہوٹل برگنزا میں موجود ہیں"...... سائمن نے جواب دیا۔

"کیسے معلوم ہوا ان کے بارے میں"...... کرنل آرشیڈ نے پوچھا۔

"ہوٹل برگنزا کے ڈائننگ ہال میں یہ موجود تھے۔ میں بھی وہاں موجود تھا کہ اچانک میرے کانوں میں عمران کا لفظ پڑا تو میں بے اختیار چونک پڑا اور پھر میں نے چیک کیا تو یہ پانچ افراد قریب کی ٹیبل پر کھانا کھا رہے تھے۔ پھر میں نے قدوقامت کے لحاظ سے اور اس عمران کی مخصوص حرکتوں اور مزاحیہ باتوں سے انہیں بہرحال پہچان لیا۔ شاید روانی میں اس کے کسی ساتھی نے اس کا نام لے دیا تھا۔ ویسے وہ سب ایکریمین زبان میں باتیں کر رہے تھے۔ ویسے میں نے اپنے طور پر معلومات حاصل کیں تو معلوم ہوا کہ وہ ہوٹل برگنزا میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور ابھی ولنگٹن پہنچے ہیں"...... سائمن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ان کی اس انداز میں نگرانی کرا سکتے ہو کہ انہیں کسی صورت بھی معلوم نہ ہو سکے"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ لیکن ہم نے چیک کیا کرنا ہے"۔ سائمن نے پوچھا۔

"جنرل چیکنگ"...... کرنل آرشیڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ کوئی خاص بات ہوئی تو میں آپ کو رپورٹ دے

دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل آرشیڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ لوگ ولنگٹن کیوں پہنچ گئے ہیں۔ کیا انہیں کوئی خاص کلیو ملا ہے"...... کرنل آرشیڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کرنل آرشیڈ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کرنل آرشیڈ بول رہا ہوں"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"سائمن بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پھر کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"انہوں نے لارڈ میکارتو کے میکارتو مینشن کا راؤنڈ لگایا ہے"۔ سائمن نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ کیا وہ اندر بھی گئے ہیں یا صرف راؤنڈ ہی لگایا ہے انہوں نے"...... کرنل آرشیڈ نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"وہ گیٹ پر گئے اور انہوں نے لارڈ میکارتو سے ملنے کی وہاں بات کی لیکن انہیں بتایا گیا کہ لارڈ میکارتو گریٹ لینڈ گئے ہوئے ہیں اور ایک ماہ بعد واپس آئیں گے تو وہ واپس ہوٹل پہنچ گئے"...... سائمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اب تم نے خصوصی طور پر نگرانی کرنی ہے کیونکہ انہوں نے لازماً اب زبردستی میکارتو مینشن میں داخل ہونا ہے"۔ کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"پھر ہمیں کیا کرنا ہو گا۔ اگر آپ کہیں تو میں ان کا خاتمہ کرا دوں"...... سائمن نے کہا۔

"تم نے کسی صورت بھی سامنے نہیں آنا سائمن۔ ورنہ تمہارے ذریعے وہ مجھ تک پہنچ جائیں گے۔ یہ کام لارڈ کے آدمی خود کر لیں گے"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"اوکے۔ جیسے آپ کا حکم"...... دوسری طرف سے سائمن نے کہا تو کرنل آرشیڈ نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کے کہنے پر لارڈ نے کارلوس کا خاتمہ کرایا ہے۔ اس کا خیال تھا کہ وہ لارڈ تک کسی صورت بھی نہ پہنچ سکیں گے اور اب سائمن کی رپورٹ بتا رہی تھی کہ اس کے باوجود وہ لارڈ تک پہنچ گئے ہیں اور لارڈ تک پہنچنے کا مطلب ہے کہ وہ چیلاگو تک پہنچ جائیں گے کیونکہ لارڈ بہرحال چیلاگو کا چیئرمین ہے۔ گو اسے معلوم تھا کہ لارڈ نے اپنے مینشن میں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں اور اس کی مرضی اور اجازت کے بغیر اس تک کوئی آدمی نہیں پہنچ سکتا لیکن اس کے باوجود یہ لوگ لارڈ تک بہرحال پہنچ جائیں گے اور اسے معلوم تھا کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے لارڈ اور اس کے حفاظتی انتظامات ان کا راستہ نہیں روک سکیں گے لیکن وہ اس لئے متذبذب تھا کہ اسے یہ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے۔ کیا کھل کر ان لوگوں کے سامنے آ جائے یا چیلاگو کے اس جزیرے پر پہنچ جائے جہاں چیلاگو کا

ہیڈ کوارٹر ہے۔ پھر اچانک اس نے اس انداز میں کاندھے جھٹکے جیسے وہ کسی فیصلے پر پہنچ گیا ہو۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ایس ایم"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ولنگٹن سے کرنل آرشیڈ بول رہا ہوں۔ ایس ایس ون سے بات کراؤ"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ ایس ایس ون بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کرنل آرشیڈ بول رہا ہوں ولنگٹن سے"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"کرو بات"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس نہ صرف ناراک سے ولنگٹن پہنچ چکی ہے بلکہ وہ لارڈ کے مینشن تک بھی پہنچ گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ لارڈ کا تعلق چیلاگو سے ہے۔ اب میں نے بہت سوچ کر فیصلہ کیا ہے کہ میں ڈیتھ آئی لینڈ پر چلا جاؤں۔ اگر لارڈ انہیں نہ بھی روک سکا تو بہرحال یہ ڈیتھ آئی لینڈ پر ہی پہنچیں گے۔ وہاں میں ان کا خاتمہ کر دوں گا لیکن میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ اگر آپ لارڈ کو اس سروس سے بچانا چاہتے ہیں تو اسے فوری

طور پر اسرائیل بھجوا دیں"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"تم سب آخر اس سروس سے اس قدر خوفزدہ کیوں ہو۔ کیا یہ سروس جنات کی ہے"...... دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"یہ پوری دنیا میں انتہائی خطرناک سروس سمجھی جاتی ہے اور بس"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"تم فوراً ڈیتھ آئی لینڈ پہنچ جاؤ۔ یہ کام ہم اپنے خاص آدمیوں سے کرائیں گے۔ ان لوگوں کی کیا تفصیل ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"چار مردوں اور ایک عورت کا گروپ ہے۔ فی الحال وہ ایکریمین بنے ہوئے ہیں"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"تمہارے کس آدمی نے ان کے بارے میں تمہیں اطلاع دی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایک آدمی سائمن ہے۔ وہ ان کی نگرانی کر رہا ہے"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"اوکے۔ میں ان کے خاتمے کا مشن ٹمپل ڈان کے ذمے لگا دیتا ہوں۔ وہ اور اس کا گروپ یقینی طور پر ان کا خاتمہ کر لے گا۔ ڈان تم سے ابھی رابطہ کرے گا۔ تم نے اسے تمام تفصیلات مہیا کر دینی ہیں۔ اس کے بعد تم نے خود ڈیتھ آئی لینڈ چلے جانا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل آرشیڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس۔ یہ ڈان اور اس کے گروپ کو بھی ہلاک کرا بیٹھیں گے۔ بہرحال میرے مقابلے پر آئیں گے تو میں خود ہی ان سے نمٹ لوں گا"...... کرنل آرشیڈ نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ٹمپل ڈان کی کال ہو گی۔ ڈان سے اس کے انتہائی قریبی اور بے تکلفانہ تعلقات تھے۔

"ہیلو۔ کرنل آرشیڈ بول رہا ہوں"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"ڈان بول رہا ہوں کرنل"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے تکلفانہ تھا۔

"میں تمہاری کال کا انتظار کر رہا تھا"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا عمران اور اس کے ساتھیوں کا گروپ ہے"...... ڈان نے کہا۔

"ہاں۔ چار مردوں اور ایک عورت پر مشتمل ہے۔ ان چاروں میں سے ایک عمران ہے"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"ان کا مشن کیا ہے"...... ڈان نے پوچھا۔

"ان کے ملک پاکیشیا کا ایک اہم دفاعی راز چیلاگو کے سپر ایجنٹ سٹانزا نے حاصل کر لیا تھا۔ یہ اسے واپس حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں لیکن انہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ چیلاگو کہاں ہے۔ یہ اس چیلاگو کو تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ پہلے یہ ناراک گئے۔ وہاں سے ولنگٹن آ گئے ہیں۔ سائمن کو تم جانتے ہو۔ چارلی سائمن کو"۔ کرنل

آرشیڈ نے کہا۔

"ہاں"...... ڈان نے کہا۔

"اس نے انہیں پہچانا ہے اور اب وہی ان کی نگرانی کر رہا ہے۔ یہ لارڈ میکارتو سے اس کا پتہ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے ایس ایس ون سے بات کی تو انہوں نے مجھے ان کے مقابل آنے سے روک دیا اور تمہارا نام لیا تو میں نے بھی تمہاری حمایت کر دی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم ان کا خاتمہ آسانی سے کر سکتے ہو"۔ کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"شکریہ۔ اب ایسا ہی ہو گا۔ میں نے تو اس عمران سے بڑا پرانا حساب چکانا ہے۔ تم سائمن کو کہہ دو کہ وہ مجھ سے تعاون کرے"۔ ڈان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کہہ دیتا ہوں۔ تم پندرہ منٹ بعد اسے فون کر لینا۔ ویسے میں اب ولنگٹن سے باہر غیر معینہ مدت کے لئے جا رہا ہوں اس لئے اب تمہارا اور میرا رابطہ نہیں رہنا اس لئے مزید کچھ پوچھنا ہے تو ابھی مجھ سے پوچھ لو"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"ارے نہیں۔ بس عمران کا نام سامنے آنا ہی کافی ہے۔ میں تم سے بھی زیادہ اسے جانتا ہوں اور پہلے تو بلیک ایجنسی کی ملازمت کی وجہ سے میرے ہاتھ بندھے رہتے تھے۔ اب تو میں آزاد ہوں اس لئے اب اس عمران کو پتہ چلے گا کہ ڈان کیا کر سکتا ہے"...... ڈان نے کہا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"...... کرنل آرشیڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"کرنل آرشیڈ بول رہا ہوں۔ سائمن سے بات کراؤ"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ سائمن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سائمن کی آواز سنائی دی۔

"سائمن۔ ایس ایس ون نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے ٹمپل ڈان کی ڈیوٹی لگا دی ہے جبکہ میں ولنگٹن سے جا رہا ہوں۔ اب تم نے ڈان سے مکمل تعاون کرنا ہے تاکہ وہ اس گروپ کا خاتمہ کر دے۔ اب چونکہ سب کام اس کا ہے اس لئے تمہیں اس تعاون سے اتنا مل جائے گا کہ جتنا تم نے پہلے کبھی خواب میں بھی نہ سوچا ہو گا"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ اب تو واقعی کام کرنے میں لطف آئے گا۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... دوسری طرف سے سائمن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل آرشیڈ نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ ہماری نگرانی ہو رہی ہے۔ ویسٹان سے"۔ اچانک صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اس وقت ایک ہوٹل کے بیرونی گراسی پلاٹ میں بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے۔

"اوہ اچھا۔ کیسے معلوم ہوا"...... عمران نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ سامنے والی بلڈنگ کے برآمدے میں ایک آدمی کیمرہ گلے میں ڈالے کھڑا ہے۔ یہ ہر دس منٹ بعد کیمرے سے ہمیں ٹارگٹ کرتا ہے اور اسے میں دو بار پہلے بھی دیکھ چکا ہوں۔ پہلے تو میں سمجھا کہ یہ کوئی پیشہ ور فوٹو گرافر ہے لیکن اب جب اس نے فلش آن کیا تو اس کی روشنی میں سنہرے رنگ کی لکیر سی جلی تو مجھے واضح طور پر نظر آیا ہے اور آپ تو جانتے ہیں کہ یہ ویسٹان کی مخصوص نشانی ہے"۔ صفدر

نے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات سپر ایجنٹوں والی۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں یہاں نہ صرف پہچان لیا گیا ہے بلکہ باقاعدہ نگرانی بھی کی جا رہی ہے اور شاید اسی لئے لارڈ انڈر گراؤنڈ ہو گیا ہے"..... عمران نے کہا۔

"یہ لوگ اس لئے سامنے نہیں آ رہے کہ ہم ان کے ذریعے آگے نہ بڑھ پائیں۔ بہرحال اب اس آدمی کو پکڑ کر معلوم کرنا ہو گا کہ نگرانی کے پیچھے لارڈ ہے یا کوئی اور ہے۔ لارڈ کے بارے میں تو معلوم ہو گیا ہے کہ وہ اب ولنگٹن سے فرار ہو چکا ہے اس لئے اب اس کے پیچھے بھاگنا تو حماقت ہے۔ اب ہمیں کسی اور ٹارگٹ پر کام کرنا ہے اور وہ ٹارگٹ یہ نگرانی کرنے والا بھی ہو سکتا ہے"..... عمران نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر ابھی انہوں نے کھانا ختم ہی کیا تھا کہ اچانک انہیں گیٹ کی طرف سے چار لمبے تڑنگے آدمی تیز تیز قدم اٹھاتے اپنی طرف آتے دکھائی دیئے۔ ان کے جسم ان کے چہروں پر موجود تاثرات اور ان کے چلنے کا انداز دیکھ کر ہی وہ سمجھ گئے تھے کہ یہ فیلڈ میں کام کرنے والے تربیت یافتہ لوگ ہیں۔

"لو جس کا انتظار تھا وہ شاہکار بھی یہاں آ پہنچا۔ بہرحال فوری طور پر ان کے خاتمے کی ضرورت نہیں ہے"..... عمران نے کہا اور اسی لمحے وہ چاروں یکلخت ان کے قریب آ کر رک گئے۔

"سنو۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو خاموشی سے اٹھو اور ہمارے

ساتھ چلو"..... ان میں سے ایک نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سفاکی تھی۔ اس کا ایک ہاتھ جیب میں تھا جس کا مخصوص ابھار بتا رہا تھا کہ اس کی جیب میں مشین پسٹل موجود ہے۔

"کون ہو تم اور یہ کیا انداز ہے"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے چہروں پر البتہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کھڑے ہو جاؤ اور چلو ہمارے ساتھ"۔ اسی آدمی نے پہلے سے زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"آؤ چلو ساتھیو۔ انہیں یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے جو دور ہو جائے گی"..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی سب ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر ان میں سے ایک آدمی گیٹ کی طرف بڑھ گیا جبکہ باقی تین آدمی ان کے پیچھے چل رہے تھے۔

"ارے۔ وہ ہم نے کھانے کا بل تو نہیں دیا"..... اچانک عمران نے کہا۔

"چلتے رہو۔ ٹمپل والوں کو دیکھ کر یہ لوگ بل مانگ ہی نہیں سکتے"..... ایک آدمی نے عقب سے کہا۔

"چلو۔ یہ اچھی بات ہے۔ اب ہم تمہیں خود فون کر کے بلا لیا کریں گے"..... عمران نے کہا۔

"خاموش رہو ورنہ"..... عقب سے پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں

کہا گیا تو عمران مسکرا کر خاموش ہو گیا۔ ہوٹل سے باہر ایک بڑی ویگن اور ایک کار موجود تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس ویگن میں سوار کرایا گیا اور دو آدمی ان کے ساتھ اسلحہ لے کر بیٹھ گئے جبکہ باقی دو آدمی کار کی طرف بڑھ گئے اور پھر ویگن اور کار تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

"یہ ٹمپل کیا چیز ہے۔ کوئی واقعی عبادت گاہ ہے یا کسی کلب کا نام ہے"...... عمران نے ایک مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹمپل کلب ہے"...... اس آدمی نے خشک لہجے میں کہا تو عمران نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اس کا اندازہ اس آدمی کے جواب سے درست ثابت ہوا ہو۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ویگن اور کار ایک چار منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئیں۔ اس عمارت پر ٹمپل کلب کا جہازی سائز کا نیون سائن مسلسل جل بجھ رہا تھا لیکن ویگن اور کار مین گیٹ کی طرف جانے کی بجائے سائیڈ کی طرف مڑ گئیں اور پھر عمارت کی ایک سائیڈ پر پہنچ کر وہ رکیں تو وہاں ایک بڑا سا راستہ نمودار ہو گیا اور ویگن اور کار دونوں اس راستے سے اندر جا کر ایک بڑے سے کمرے میں جا کر رک گئیں۔ وہاں ان سب کو ویگن سے اتار کر مخصوص راہداریوں سے گزار کر ایک بڑے سے کمرے میں لایا گیا۔ یہاں دیوار کے ساتھ قطار میں کرسیاں موجود تھیں۔ انہیں بیٹھنے کے لئے کہا گیا تو عمران سب سے کونے والی کرسی پر اس طرح ڈھیر ہو گیا جیسے یہاں تک پہنچتے پہنچتے وہ بری طرح

تھک گیا ہو۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئے اور پھر ایک آدمی نے ان کے عقب میں جا کر بٹن پریس کئے تو ان کے جسموں کے گرد راڈز نمودار ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی ان کے سامنے بڑے چوکنے انداز میں کھڑے مسلح آدمیوں نے یکلخت ڈھیلے ہو کر ہاتھ نیچے کر لئے۔

"اب تو بتا دو کہ یہ سب کیا چکر ہے اور تم لوگ کون ہو۔ ہمیں کیوں یہاں اس انداز میں لے آئے ہو"...... عمران نے اس طرح ٹانگ عقب میں موڑتے ہوئے کہا جیسے اس انداز میں ٹانگ کو موڑ کر وہ تھکاوٹ دور کرنا چاہتا ہو۔

"تم ٹمپل کلب میں ہو اور ابھی باس ڈان تمہیں ہلاک کرنے یہاں آئے گا"...... اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ باقی تین افراد پیچھے ہٹ کر دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھرے ہوئے جسم اور چمکدار آنکھوں والا آدمی اندر داخل ہوا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ وہ اسے پہچان گیا تھا۔ یہ ٹمپل ڈان تھا۔ بلیک ایجنسی کا انتہائی معروف فیلڈ ایجنٹ۔ جس کے ساتھ کئی بار عمران کا ٹکراؤ ہو چکا تھا۔ وہ قدم بڑھاتا ہوا آگے بڑھا اور عمران کے سامنے پڑی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم مجھے پہچان گئے ہو گے عمران اور شاید تمہارا ذہن مجھے پہچاننے

کے بعد اب حیرت کے سمندر میں غوطے لگا رہا ہو گا کہ میں نے تمہیں اس انداز میں کیوں اغوا کرایا ہے اور ان عام سی کرسیوں پر کیوں بٹھایا ہے جبکہ تم ٹانگ موڑ چکے ہو اور مجھے معلوم ہے کہ تمہارے بوٹ کی ٹو عقبی بٹن پر موجود ہو گی اور تمہارا خیال ہو گا کہ جیسے ہی تم دباؤ ڈالو گے تمہارے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو جائیں گے اور تم سچویشن تبدیل کر دو گے لیکن ایسا نہیں ہے۔ میں نے تمہارے لئے نفسیاتی کھیل کھیلا ہے۔ میں چاہتا تو تم پر ہوٹل میں ہی فائر کھلوا سکتا تھا لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم پھر بھی بچ نکلتے اور میرے آدمی ختم ہو جاتے جبکہ اس طرح نفسیاتی طور پر تم خود ساتھ چلے آئے ہو تاکہ تم چیک کر سکو کہ اس سارے کھیل کے پیچھے کون ہے اور تمہارا اپنے اوپر بے پناہ اعتماد تمہیں یہاں خود لے آیا ہے۔ اس طرح میں تمہیں بغیر کوئی ٹکراؤ کے یہاں لے آنے میں کامیاب رہا ہوں۔ باقی جہاں تک راڈز کا تعلق ہے تو میں نے ان کرسیوں پر خصوصی محنت کی ہے۔ ان کے راڈز نمودار تو عقبی بٹن سے ہوتے ہیں لیکن غائب اس بٹن سے نہیں ہوتے بلکہ انہیں ریموٹ کنٹرول سے آف کیا جاتا ہے اور وہ ریموٹ کنٹرول میری جیب میں ہے۔ چونکہ تمہارے ساتھ ایک عورت بھی ہے اس لئے میں نے جان بوجھ کر ان کے راڈز کو تنگ رکھوایا تھا تاکہ تم بھی اور تمہاری ساتھی عورت بھی کسی طرح ان سے باہر نہ آ سکے"...... ڈان نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ تم نے خواہ مخواہ ہمارے لئے اتنی محنت کی۔ تم حکم کرتے ہم خود ہی یہاں آ جاتے۔ آخر تم ہمارے پرانے ساتھی ہو۔ کیا ہوا کہ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور تمہارا تعلق ایکریمیا کی بلیک ایجنسی سے رہا ہے۔ بہرحال دونوں سرکاری ایجنسیاں ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس نے ٹانگ ابھی تک واپس نہیں کی تھی بلکہ اس کی ٹانگ ویسے ہی مڑی ہوئی تھی۔

"میں نے تم سے بہت پرانا حساب چکانا ہے۔ تمہیں یاد ہے کہ تم نے آسٹرم کیس میں مجھے ایسی شکست دی تھی کہ میں نے شرم کے مارے خود بلیک ایجنسی کو استعفیٰ بھجوا دیا تھا اور یہ دوسری بات ہے کہ چیف نے میرا استعفیٰ اس لئے قبول نہیں کیا تھا کہ میں نے تم سے شکست کھائی تھی۔ بہرحال میں نے اپنے دل میں تہیہ کر لیا تھا کہ جیسے ہی مجھے موقع ملے گا میں اپنی شکست کا بدلہ تم سے ضرور لوں گا اور آج اتنے طویل عرصے کے بعد مجھے وہ موقع مل گیا ہے۔ میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں گا"...... ڈان نے کہا۔

"تم مجھے پاکیشیا فون کر کے کہہ دیتے میں تمہیں وہاں بلوا کر باقاعدہ بینڈ باجے سے تمہارا استقبال کرتا اور تمہیں موقع دے دیتا۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ یہ کام تم نے کس کے کہنے پر کیا ہے۔ کیا تمہارا تعلق چیلاگو سے ہے"...... عمران نے کہا تو ڈان بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے چیلاگو کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔ مجھے یہ کام

ایک بہت بڑے گروپ نے دیا ہے اور میں نے اس کا باقاعدہ بھاری معاوضہ وصول کیا ہے"...... ڈان نے جواب دیا۔

"کیا وہ نگرانی کرنے والا گروپ بھی تمہارا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ وہ سائمن کا گروپ ہے ۔ اس نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو پہچان لیا اور اسی سے بات آگے بڑھی۔ ویسے اس کے تعاون کی وجہ سے میری آدمی تم تک پہنچے تھے "...... ڈان نے کہا۔

"یہ سائمن کون ہے۔ کیا اس کی تفصیل بتا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کیا کرو گے پوچھ کر"...... ڈان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر بتاتے ہوئے تمہیں کوئی خوف محسوس ہو رہا ہے تو بے شک مت بتاؤ"...... عمران نے جواب دیا تو ڈان بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ سائمن ریڈ ایجنسی کا ایجنٹ رہا ہے۔ آج کل اس نے بلیک وے کے نام سے ایک گروہ بنایا ہوا ہے جس کا اڈا اس کا ذاتی کلب ہے۔ بلیک وے کلب ۔ اس کے پاس نگرانی کرنے والا اور مخبری کرنے والا بہت بڑا گروپ ہے"...... ڈان نے جواب دیا۔

"اچھا ۔ اب اس گروپ کے بارے میں بتا دو جس نے تمہیں یہ

کام دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے ۔ ابھی تم نے ہلاک ہو جانا ہے"...... ڈان نے کہا۔

"ارادے ظاہر ہے نہیں بدل سکتے اس لئے تمہیں کیا خوف ہے۔ بتا دو"...... عمران نے اس بار بھی خوف کا لفظ استعمال کرتے ہوئے کہا۔

"یہودیوں کا ایک بہت بڑا خفیہ گروپ ہے جسے شوٹر کہا جاتا ہے ۔ اس نے مجھے یہ کام دیا ہے"...... ڈان نے کہا۔

"کیا یہ گروپ اسرائیل میں ہے یا یہاں ولنگٹن میں"...... عمران نے کہا۔

"اس کا صرف نام استعمال ہوتا ہے ۔ اس کے بارے میں مزید کچھ معلوم نہیں ہے"...... ڈان نے کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"کیا لارڈ میکارتو کا بھی اس سے تعلق ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم "...... ڈان نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ اب تم نے کیا فیصلہ کیا ہے"...... عمران نے کہا تو ڈان بے اختیار ہنس پڑا۔

"خوب ۔ تمہارا اعتماد واقعی ناقابل شکست ہے ۔ اس حالت میں بھی تم ایسی بات کرتے ہو۔ بہت خوب۔ مجھے اب واقعی تمہاری موت پر افسوس ہو گا اور میرا تم سے وعدہ کہ تمہاری موت پر میں

چرچ جاکر تمہارے لئے خصوصی دعا کراؤں گا"...... ڈان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

" ٹھیک ہے۔ آج تمہارا داؤ چل گیا ہے۔ کل میرا چل سکتا ہے لیکن اس بات کا خیال رکھنا ڈان کہ تم نے بہرحال کرائے کے قاتلوں والا کام کیا ہے۔ یہ تمہارا سرکاری مشن نہیں ہے"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر سے بٹن کو پریس کر دیا۔

" کوئی بات نہیں۔ میں تمہاری روح سے معافی مانگ لوں گا"...... ڈان نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل والا ہاتھ سیدھا کر لیا۔

" ایک منٹ۔ صرف ایک منٹ"...... عمران نے دوسری بار پیر سے بٹن پش کر کے اپنا پیر سیدھا کرتے ہوئے کہا تو ڈان نے مسکراتے ہوئے ہاتھ نیچے کر لیا۔

" ایک منٹ کیا میں تمہیں پانچ منٹ دے سکتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم اب سچوئیشن تبدیل نہیں کر سکتے اور تم نے بٹن پش کر کے بھی دیکھ لیا ہے کہ کچھ نہیں ہوا تو تم نے ٹانگ سیدھی کر لی۔ بولو۔ کیا کہنا چاہتے ہو"...... ڈان نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا تم ایک منٹ کے لئے اپنے آدمیوں کو باہر بھیج سکتے ہو تاکہ

میں تم سے اپنی نجی زندگی کے بارے میں آخری بات کر سکوں"۔ عمران نے قدرے سنجیدہ لہجے میں کہا تو ڈان بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں تمہیں ناامیدی کے عالم میں نہیں مارنا چاہتا"...... ڈان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو واپس جانے کا اشارہ کیا تو ایک ایک کر کے وہ سب کمرے سے باہر نکل گئے اور کمرے کا دروازہ بند ہو گیا۔

" ہاں۔ اب بتاؤ کیا بات ہے"...... ڈان نے کہا۔

" میں تمہیں صرف یہ بتانا چاہتا تھا کہ تمہاری جیب میں جو ریموٹ کنٹرول موجود ہے وہ بے کار ہو چکا ہے۔ بے شک چیک کر لو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو ڈان بے اختیار چونک پڑا۔ وہ چند لمحے غور سے عمران کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے دوسری جیب میں موجود ریموٹ کنٹرول نکالنے کے لئے ہاتھ ڈالا تو کٹک کی آواز کے ساتھ ہی عمران کے جسم کے گرد موجود راڈز کرسی میں غائب ہو گئے

" کیا۔ کیا"...... ڈان نے یکلخت چونکتے ہوئے کچھ کہنا چاہا لیکن دوسرے لمحے عمران پوری قوت سے فرش سے ٹکرانے والی گیند کی طرح اچھلا اور کمرہ ڈان کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا جسم فضا میں اٹھتا ہوا قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے نیچے جا گرا تھا۔ عمران نے اس پر چھلانگ تو اس انداز میں لگائی تھی کہ جیسے وہ اس سے ٹکرا کر اسے کرسی سمیت نیچے گرا دے گا لیکن عمران درمیان

میں ہی رخ بدل گیا اور اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے کرسی کی
سائیڈ سے آگے بڑھا۔ اس وقت ڈان ایک جھٹکے سے اٹھ رہا تھا کہ
عمران کا ہاتھ اس کی گردن پر پڑا اور اس کے ساتھ ہی ڈان فضا میں
اٹھتا ہوا ایک قلابازی کھا کر دھماکے سے نیچے جا گرا جبکہ عمران اسے
اچھالتے ہی رکنے کی بجائے اسی طرح تیزی سے آگے بڑھ گیا تھا اور پھر
اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا جبکہ ڈان نے نیچے گرتے
ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر ایک جھٹکا کھا کر سیدھا ہو گیا۔
عمران دروازے کو لاک کر کے تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس
نے جھک کر ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور دوسرا ہاتھ اس کے
کاندھے پر رکھ کر اس نے سر والے ہاتھ کو مخصوص انداز میں گھما دیا
اور ڈان کا انتہائی حد تک مسخ ہوتا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہونا شروع
ہو گیا۔ اگر عمران چند لمحے بھی لیٹ ہو جاتا تو ڈان کا سانس رک جاتا
اور وہ ہلاک ہو جاتا۔ عمران کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے یہ سب
کچھ دیکھ رہے تھے۔ عمران نے جھک کر ڈان کی جیب سے ریموٹ
کنٹرول نما آلہ نکالا اور پھر اس نے اس کا رخ باری باری اپنے
ساتھیوں کی کرسیوں کی طرف کر کے اس کا بٹن پریس کیا تو
کرسیوں کے راڈز غائب ہوتے چلے گئے۔

"آپ واقعی جادوگروں والا کام کرتے ہیں عمران صاحب"۔ صفدر
نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہماری تلاشیاں نہیں لی گئیں اس لئے مشین پسٹل سب کی

جیبوں میں موجود ہیں۔ باہر جا کر ڈان کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دو۔
میں اسے کرسی پر بٹھا کر اس سے پوچھ گچھ کرتا ہوں"...... عمران نے
کہا تو سب ساتھی تیزی سے حرکت میں آ گئے جبکہ عمران نے جھک کر
فرش پر پڑے ہوئے ڈان کو اٹھایا اور سامنے ایک کرسی پر ڈال دیا۔
جولیا وہیں رک گئی تھی۔ عمران کے کہنے پر وہ کرسی کے عقب میں گئی
اور اس نے بٹن پش کر دیا تو ڈان کے جسم کے گرد راڈز نمودار ہو گئے
اور اس کا ڈھلکا ہوا جسم ان راڈز میں پھنس کر رہ گیا۔

"تم نے کیا کیا تھا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں۔ اس احمق نے خود ہی ترکیب بتا دی تھی۔ جس
سسٹم کی بات اس نے کی تھی اس سسٹم کو میں جانتا تھا۔ اسے ڈبل
ویو سسٹم کہا جاتا ہے۔ راڈز بٹن پش کرنے سے نمودار ہوتے ہیں
لیکن ویوز کی مدد سے راڈز غائب نہیں ہوتے اس لئے اس کی ترکیب
یہ نکالی گئی تھی کہ بٹن کو دوبارہ پش کر دیا جائے تو دوسری بار بٹن
اندر ہو کر کھل جاتا ہے اور پھر اس کی واپسی آہستہ آہستہ ہوتی ہے۔
اس میں چند منٹ بہرحال لگ جاتے ہیں۔ پھر وہ جیسے ہی برابر ہوتا
ہے راڈز بغیر ریموٹ کنٹرول کے غائب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ میں نے
بھی ایسا ہی کیا۔ بٹن کو ایک بار کی بجائے دو بار پش کر دیا اور پھر
بٹن کی واپسی تک مجھے بہرحال وقت گزارنا تھا جو اللہ کے فضل و
کرم سے گزر گیا اور چونکہ اسے یہی معلوم تھا کہ بغیر ریموٹ کنٹرول
استعمال کئے کسی صورت راڈز غائب نہیں ہو سکتے اس لئے اس نے

اپنے مسلح ساتھیوں کو بھی باہر بھجوا دیا ورنہ میں اکیلا بیک وقت ان سب کے ساتھ شاید نہ لڑ سکتا اور پھر یہ ڈان بھی ماہر لڑاکا ہے۔ اب بھی یہ اچانک کارروائی کی وجہ سے مار کھا گیا ہے ورنہ اتنی آسانی سے ڈھیر نہ ہو جاتا"...... عمران نے پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آخر تمہیں ہر بات کا پیشگی علم کیسے ہو جاتا ہے۔ ڈان نے یہ سسٹم بنوایا تھا اور اسے اس کا علم نہ تھا اور تمہیں اس کا علم پہلے سے تھا"...... جولیا نے کہا۔

"اسے اس سسٹم کے بارے میں تیار کرنے والی کمپنی کے نمائندے نے صرف اس کی خصوصیات بتائی ہوں گی اور اس نے آرڈر دے دیا ہو گا اس نے اس کی مکینیکل تکنیک میں دلچسپی ہی نہ لی ہو گی اور نہ اس ایجنٹ نے اسے اس کی خوبیوں کے بارے میں بتایا ہو گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے کسی اسسٹنٹ نے اسے نصب کرایا ہو اور اسے صرف اتنا ہی معلوم ہو جتنا اسے بتایا گیا اور چونکہ اس نے ہمیشہ اسے اس انداز میں ہی استعمال کیا تھا اس لئے اس کے ذہن میں بھی یہ بات نہ ہو گی کہ اس میں اور ڈیوائس بھی موجود ہو سکتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا"...... عمران نے مڑ کر پوچھا۔

"باہر آٹھ آدمی موجود تھے۔ ان آٹھوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔

ویسے یہ عمارت کوئی خصوصی پوائنٹ ہے رہائشی کالونی سے ذرا ہٹ کر۔ باہر سے یہ ایک عام سی کوٹھی ہے۔ کوٹھی کے گیٹ پر کسی ڈاکٹر آرنلڈ کی نیم پلیٹ لگی ہوئی ہے"...... صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اس کی ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے آخر کس طرح یہ کارروائی کی ہے۔ ہم تو سوچ سوچ کر پاگل ہو گئے ہیں"...... صفدر نے ڈان کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کرتے ہوئے گردن موڑ کر عمران سے کہا۔

"ابھی یہ ڈان ہوش میں آ کر یہی بات پوچھے گا اور میں پہلے جولیا کو تفصیل بتا چکا ہوں۔ اب ساتھ ہی تم بھی سن لینا اور پھر باہر جا کر دوسرے ساتھیوں کو بھی بتا دینا ورنہ سب کے سامنے وضاحتیں کرتے کرتے میری زبان گھس کر ختم بھی ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ اسی لمحے ڈان کے جسم میں حرکت کے تاثرات ابھر آئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آ کر عمران کے ساتھ پڑی خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم۔ تم۔ یہ۔ یہ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ مگر۔ وہ ریموٹ کنٹرول تو میرے پاس تھا۔ پھر"...... ڈان نے ہوش میں آتے ہی انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے اپنے ساتھی کو میں نے یہاں بٹھایا ہے تاکہ تمہارے ساتھ ساتھ یہ بھی وضاحت سن لے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہی تفصیل دوہرا دی جو وہ پہلے جولیا کو بتا چکا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کاش کمپنی کا ایجنٹ مجھے بھی یہ بات بتا دیتا۔ اس نے تو مجھے بتایا ہی نہیں تھا"...... ڈان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس نے تمہیں اس سسٹم کا لٹریچر دیا ہو گا اور وہ تم نے پڑھا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"میرے پاس اتنا وقت کہاں کہ میں ایسے لٹریچر پڑھتا رہوں لیکن تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہو گیا۔ کیا تم نے بھی یہ سسٹم نصب کرایا ہوا ہے"...... ڈان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرے پاس چونکہ بہت فالتو وقت ہوتا ہے اس لئے میں سسٹم نصب کرانے کی بجائے صرف ان کے لٹریچر پڑھ کر ہی گزارہ کرتا رہتا ہوں جس طرح مجھ جیسے غریب لوگ ونڈو شاپنگ کر کے اپنا شوق پورا کر لیتے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے ورنہ میں تمہیں ایک لمحے کی بھی مہلت نہ دیتا"...... ڈان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"چلو۔ میں تمہیں سانس لینے کی باقاعدہ مہلت دیتا ہوں۔ تم اطمینان سے جتنے جی چاہے سانس لے لو"...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا تو ڈان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات انتہائی گہرے نظر آ رہے تھے۔ چمکدار آنکھیں یکلخت بجھ سی گئی تھیں۔

"اس قدر مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم سے مجھے براہ راست کوئی دشمنی نہیں ہے۔ اگر تم نے تعاون کیا تو تم زندہ بھی رہ سکتے ہو اور دوسری بار چاہو تو مجھے ہلاک کرنے کی کوشش بھی کر سکتے ہو لیکن شرط وہی تعاون کی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میں یہ شرط بھی نہ لگاتا اگر تم کسی سرکاری مشن پر کام کر رہے ہوتے"...... عمران نے کہا۔

"کیسا تعاون"...... ڈان نے چونک کر کہا۔

"میں نے چیلاگو کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ شوٹر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی معلوم کرنا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ تمہیں ان دونوں کے بارے میں یقینی علم ہو گا کیونکہ میں تمہاری فطرت کو جانتا ہوں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ شوٹر تمہیں کام دے اور تمہیں اس کے بارے میں معلوم نہ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شوٹر کے تحت چیلاگو نام کی بین الاقوامی تنظیم ہو اور تمہیں اس کے بارے میں علم نہ ہو۔ تمہاری فطرت ہے کہ تم ایسے معاملات کی باقاعدہ چھان بین کرتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"مجھے واقعی معلوم نہیں ہے۔ میں نے کوشش تو کافی کی تھی لیکن معلوم نہیں ہو سکا۔ صرف اتنا معلوم ہوا کہ شوٹر کے چیف کا

نام گارنر ہے اور وہ اسرائیل میں مستقل رہتا ہے۔ میرا تعلق اس گارنر سے رہا ہے اس لئے وہ جب بھی ولنگٹن آتا ہے مجھ سے ضرور ملتا ہے اور اس حوالے سے وہ اکثر مجھے کام دیتا رہتا ہے کیونکہ وہ میری صلاحیتوں سے بے حد مرعوب ہے۔ جہاں تک چیلیاگو کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں بھی واقعی مجھے اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں کہ چیلیاگو نام کی انتہائی خفیہ تنظیم ہے جس کا ایک اہم آدمی بلیک ایجنسی کا کرنل آرشیڈ ہے۔ کرنل آرشیڈ بھی ولنگٹن میں ہی رہتا ہے"۔ ڈان نے خود ہی تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہمارے خلاف تمہیں کام کیوں دیا گیا۔ کیا وہ کرنل آرشیڈ خود یہ کام نہ کر سکتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"سائمن نے اسے بھی تمہارے بارے میں اطلاع دی تھی۔ بچ شوٹر نے جب مجھے کام دیا تو اس نے کہا کہ کرنل آرشیڈ سے سائمن کے بارے میں بات کر لوں۔ میں نے اسے فون کیا تو اس نے بتایا کہ وہ خود کام کرتا لیکن وہ طویل عرصے کے لئے ولنگٹن سے باہر جا رہا ہے"...... ڈان نے جواب دیا۔ وہ واقعی بڑے دوستانہ انداز میں بات کر رہا تھا۔

"اس گارنر کا فون نمبر کیا ہے۔ میں تمہاری بات اس سے کرا دیتا ہوں۔ تم مجھے کنفرم کرا دو کہ تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے اور میری طرف سے اجازت ہے کہ تم جو چاہے اسے کہہ دینا"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... ڈان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی نمبر بتا دیا۔ عمران نمبر سنتے ہی سمجھ گیا کہ یہ اسی اسرائیلی سپر سیٹلائٹ کا نمبر ہے کیونکہ اس سے پہلے بھی ڈبل فور تھا۔

"صفدر۔ فون اٹھا کر دو مجھے"...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے اٹھ کر سائیڈ پر موجود تپائی پر پڑے ہوئے فون پیس کو اٹھایا اور لا کر عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور وہی نمبر پریس کر دیئے جو ڈان نے بتائے تھے۔ آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر کے اس نے فون پیس صفدر کی طرف بڑھا دیا۔ صفدر نے فون پیس لیا اور تیزی سے اٹھ کر ڈان کی طرف بڑھا۔ اس نے فون پیس ساتھ والی خالی کرسی پر رکھا اور رسیور ڈان کے کان سے لگا دیا۔ اسی لمحے دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈان بول رہا ہوں گارنر۔ ولنگٹن سے"...... ڈان نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تم۔ کیا ہوا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا۔ کچھ ہوا یا نہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے انہیں اغوا کر لیا تھا اور ان سے پوچھ گچھ کی تھی لیکن پھر میرے آدمی کی غلطی سے وہ لوگ سچوئیشن بدل کر فرار ہو جانے میں کامیاب ہو گئے لیکن بہرحال جلد ہی وہ دوبارہ پکڑ لئے جائیں گے"...... ڈان نے کہا۔

" رسیور مجھے دو اور اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دو"...... عمران نے یکلخت اٹھ کر پاکیشیائی زبان میں آہستہ سے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی رسیور عمران کے ہاتھ میں آ چکا تھا جبکہ صفدر نے ڈان کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔

" تم نے انہیں پکڑا کیوں۔ انہیں فوری ہلاک کر دینا تھا"۔ دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا۔

" میں پہلے چیک کرنا چاہتا تھا کہ وہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں کیونکہ ان کی عادت ہے کہ وہ اکثر فرضی گروپ کو سامنے رکھتا ہے اور خود چھپ کر کام کرتا رہتا ہے"...... عمران نے ڈان کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ پھر کیا معلوم ہوا۔ کیا وہ اصل تھے"...... گارنر نے کہا۔

" ہاں۔ اسی لئے تو وہ نکل گئے۔ میں نے اس لئے کال کیا ہے کہ عمران کے ساتھ ہونے والی بات چیت سے یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ دراصل کرنل آرشیڈ کے پیچھے ہے۔ وہ لارڈ میکارتو سے بھی کرنل آرشیڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہ رہا تھا۔ میں نے کرنل آرشیڈ سے جب سائمن کے بارے میں بات کی تھی تو کرنل آرشیڈ نے مجھے بتا دیا تھا کہ وہ ولنگٹن سے باہر طویل عرصے کے لئے جا رہا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ نہ گیا ہو اور ویسے ہی انڈر گراؤنڈ ہو گیا ہو اس لئے آپ اسے خود کال کر کے کہہ دیں کہ وہ اگر ولنگٹن میں موجود

ہے تو محتاط رہے جب تک ان کا خاتمہ نہ ہو جائے۔ اس وقت تک اسے محتاط ہی رہنا چاہئے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" اس کی فکر مت کرو۔ وہ ولنگٹن میں نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں جلد ہی آپ کو خوشخبری سناؤں گا"۔ عمران نے کہا۔

" جلد سے جلد یہ کام کر دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر فون پیس اٹھائے وہ واپس اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

" اب اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا دو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے ہاتھ ہٹایا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

" تم اس انداز میں کیا معلوم کرنا چاہتے ہو۔ کیا کرنل آرشیڈ کے بارے میں۔ لیکن گارنر ایسے معاملات میں بے حد محتاط رہتا ہے"...... ڈان نے کہا۔

" میں کرنل آرشیڈ اور گارنر کے درمیان رابطہ چیک کرنا چاہتا تھا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل سے ہاتھ اٹھایا اور ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کئے اور انکوائری آپریٹر سے اس نے ایئرپورٹ مینجر کا براہ راست نمبر معلوم کیا اور نمبر معلوم کر کے اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر وہ نمبر

پریس کر دیا۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا۔

"پی اے ٹو ایئرپورٹ مینجر"...... دوسری طرف سے بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف کمشنر پولیس سر آرتھر بول رہا ہوں"...... عمران نے لہجہ بدل کر کہا تو ڈان بے اختیار چونک پڑا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ریکارڈ چیک کر کے بتائیں کہ ایک پسنجر کرنل آرشیڈ گزشتہ دو روز کے اندر ولنگٹن سے کہاں گیا ہے اور اس کی کیا تفصیلات ہیں"...... عمران نے اسی لہجے میں کہا۔

"کرنل آرشیڈ۔ یس سر۔ میں ذاتی طور پر اسے جانتا ہوں سر۔ وہ آج صبح کی فلائٹ سے میکسیکو جا رہے تھے۔ فلائٹ لیٹ تھی اس لئے وہ میرے آفس میں آ گئے اور انہوں نے میرے آفس میں ہی میکسیکو فون کر کے وہاں کی کمپنی سے جزیرہ برٹن جانے کے لئے ہیلی کاپٹر سروس مہیا کرنے کی بات کی تھی"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"پھر وہ چلے گئے یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ چلے گئے تھے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کمپنی کا نام آپ کو یاد ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میکسیکو کی مشہور کمپنی ہے سان سارو"...... دوسری

طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر ایک بار پھر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے اور پھر انکوائری آپریٹر سے میکسیکو کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور پھر وہ نمبر پریس کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے وہاں کی انکوائری کا نمبر بھی پریس کر دیا۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سان سارو کمپنی کے جنرل مینجر کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر ایک بار پھر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ڈان خاموش بیٹھا یہ سب کچھ ہوتے دیکھ رہا تھا۔ البتہ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔

"یس۔ پی اے ٹو جنرل مینجر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ولنگٹن سے چیف کمشنر پولیس سر آرتھر جنرل مینجر سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جنرل مینجر صاحب لائن پر ہیں۔ بات کریں"...... چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف کمشنر پولیس ولنگٹن سر آرتھر بول رہا ہوں"...... عمران

نے بھاری اور باوقار لہجے میں کہا۔

" جنرل مینجر سان سارو کمپنی اٹنڈنگ یو ۔ فرمایئے "...... دوسری طرف سے ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

" ایک صاحب ہیں کرنل آرشیڈ ۔ انہوں نے ولنگٹن سے آپ کی کمپنی کا ہیلی کاپٹر جزیرہ برٹن کے لئے بک کرایا تھا۔ مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا وہ برٹن پہنچ چکے ہیں یا نہیں "...... عمران نے کہا۔

" ہولڈ کریں۔ میں ریکارڈ دیکھ کر بتاتا ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

" ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں "...... تھوڑی دیر بعد جنرل مینجر کی آواز سنائی دی۔

" یس "...... عمران نے کہا۔

" وہ برٹن پہنچ چکے ہیں جناب اور ہیلی کاپٹر واپس آ چکا ہے "۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے ۔ شکریہ "...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" میکارتو مینشن "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میں ٹمپل ڈان بول رہا ہوں ۔ چیف آف شوٹر نے لارڈ صاحب سے بات کرنے کے لئے کہا ہے "...... عمران نے اس بار ڈان کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" ہولڈ کریں ۔ میں چیک کرتی ہوں کہ لارڈ صاحب اس وقت کہاں ہیں "...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ ڈان نے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" یس ۔ لارڈ میکارتو بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" ٹمپل ڈان بول رہا ہوں ۔ چیف آف شوٹر نے مجھے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کا مشن دیا ہوا ہے "...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ میں جانتا ہوں تمہارے بارے میں ۔ کرنل آرشیڈ نے بھی مجھے بتایا تھا۔ کیوں کال کی ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ یہاں سے میکسیکو گئے ہیں اور یہاں سے انہوں نے میکسیکو کی کسی ہیلی کاپٹر سروس کمپنی سان سارو میں ہیلی کاپٹر برٹن کے لئے بک کرایا ہے۔ ان کے درمیان جو بات چیت ہوئی ہے اس سے اشارہ ملا ہے کہ ان کا خیال ہے کہ کرنل آرشیڈ چونکہ برٹن گیا ہے اس لئے لازماً چیلاگو کا ہیڈ کوارٹر برٹن میں ہی ہو گا۔ میں نے چیف کو رپورٹ دی تو انہوں نے کہا کہ آپ کو بتا دیا جائے تاکہ آپ وہاں کرنل آرشیڈ کو الرٹ کر دیں "...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ ویری سٹرینج ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے "...... لارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ایسے ہی لوگ ہیں جناب۔ بہرحال آپ کرنل آرشیڈ کو الرٹ کر دیں تاکہ وہ ان کے وہاں پہنچتے ہی ان کا خاتمہ کر دے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے فون کر دیا۔ میں کرنل آرشیڈ کو ابھی کہہ دیتا ہوں۔ وہ انہیں آسانی سے سنبھال لے گا"۔ لارڈ نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور سائیڈ کرسی پر پڑے ہوئے فون پیس پر رکھ دیا۔

"حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ تم واقعی جادوگر ہو۔ تمہارے ساتھ مقابلے کا سوچنا بھی حماقت ہے"...... ڈان نے بے ساختہ لہجے میں کہا۔

"تم اپنے وقت کے بہت اچھے ایجنٹ رہے ہو ڈان۔ لیکن تم نے اب کرائے کے قاتلوں کے سے انداز میں کام کر کے مجھے مایوس کیا ہے"...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے خشک اور سرد لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری عمران۔ واقعی مجھ سے غلطی ہوئی ہے اور میرا وعدہ کہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا"...... ڈان نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے جیب سے ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس کا رخ اس کرسی کی طرف کر دیا جس پر ڈان موجود تھا۔ عمران نے بٹن دبایا تو ڈان کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے۔

"میں تم پر اس لئے اعتماد کر رہا ہوں ڈان کہ مجھے احساس ہو رہا

ہے کہ تمہیں اگر واقعی موقع ملے تو تم اپنے آپ کو بدل سکتے ہو۔ اب یہ تمہارا اپنا کردار ہے کہ تم آئندہ کیا کرتے ہو"...... عمران نے ریموٹ کنٹرول کو ایک طرف رکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم بے فکر رہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ ڈان موت سے نہیں ڈرتا۔ تمہارے خلاف جو کچھ ہوا وہ میرے ذاتی انتقام کی وجہ سے ہوا لیکن تم نے جس طرح مجھ پر اعتماد کیا ہے اس کے بعد میرے دل میں تمہاری عظمت کے نقوش ثبت ہو گئے ہیں۔ اب اگر چاہو تو میں تمہارے مشن میں اپنی حد تک مدد بھی کر سکتا ہوں"...... ڈان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم بس اتنا کرو کہ سائمن کو کال کر کے یہ بتا دو کہ ہم لوگ ولنگٹن سے جا چکے ہیں تاکہ ہمیں سائمن کو ہلاک نہ کرنا پڑے"...... عمران نے کہا تو ڈان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ہال نما کمرے میں ایک میز کے گرد چار آدمی بیٹھے ہوئے تھے جبکہ
ایک اونچی نشست والی کرسی خالی تھی۔ وہ چاروں افراد خاموش بیٹھے
ہوئے تھے کہ ہال کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر
داخل ہوا تو وہ چاروں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"بیٹھو"...... آنے والے نے خشک اور سرد لہجے میں کہا اور اس
خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آج کی خصوصی میٹنگ انتہائی اہم معاملے پر فیصلہ کرنے کے
لئے بلوائی گئی ہے"...... اس آنے والے نے کہا۔

"فرمایئے چیف"...... ایک ادھیڑ عمر آدمی نے قدر مؤدبانہ لہجے
میں کہا۔

"آج تک شوٹر اور چیلاگو دونوں کو ہر لحاظ سے خفیہ رکھا گیا

ہے۔ شوٹر کے تحت اس وقت وہ اہم لیبارٹریاں کام کر رہی ہیں جن
میں ایسی بنیادوں پر ریسرچ کی جا رہی ہے جو مستقبل کے ہتھیار
ثابت ہوں گے اور ان متعدد لیبارٹریوں کو مسلم بلاک سے خفیہ
رکھنے کے لئے شوٹر کو انتہائی سختی سے خفیہ رکھا گیا ہے حتیٰ کہ
اسرائیلی حکام کو بھی اس بارے میں علم نہیں ہے اور شوٹر کا اس لئے
باقاعدہ ہیڈ کوارٹر نہیں بنایا گیا کہ اس طرح لیک ہو سکتی تھی۔ آپ کو
معلوم ہے کہ شوٹر کے تحت ایک خفیہ بین الاقوامی تنظیم چیلاگو
قائم کی گئی ہے تاکہ شوٹر کے معاملات کو اس کے ذریعے آگے بڑھایا
جا سکے۔ چیلاگو کا ہیڈ کوارٹر جزیرہ برٹن میں اس لئے بنایا گیا ہے کہ
وہاں شوٹر کی سب سے اہم لیبارٹری بھی موجود ہے اور اس لیبارٹری
کی حفاظت کے لئے انتہائی جدید ترین سائنسی اقدامات کئے گئے ہیں
اس لئے چیلاگو کے ہیڈ کوارٹر کے لئے علیحدہ انتظامات بھی نہ کرنے
پڑے تھے۔ برٹن میں موجود لیبارٹری میں جس ہتھیار پر ریسرچ ہو
رہی ہے وہ ہتھیار تیاری کے قریب ہے اور شوٹر کا یہ پہلے روز سے ہی
فیصلہ تھا کہ اس ہتھیار کو سب سے پہلے پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات پر
آزمایا جائے گا۔ اب جبکہ اس کی تیاری قریب آ چکی ہے تو شوٹر نے
اس کی آزمائش کے لئے چیلاگو کے ذریعے پاکیشیا کے ایٹمی دفاع کا کی
پلان اس انداز میں حاصل کیا کہ اس کے بارے میں کسی کو معلوم
ہی نہ ہو سکا اور چیلاگو کو بھی براہ راست سامنے نہ آئی اور کی پلان شوٹر
کے پاس پہنچ گیا۔ لیکن یہ کی پلان جس کوڈ میں ہے باوجود کوشش

کے اس کوڈ کو حل نہ کیا جا سکا۔ چنانچہ پاکیشیا سے معلومات حاصل
کی گئیں تو پتہ چلا کہ کوڈ کی کو علیحدہ رکھا گیا ہے۔ اس کے لئے
باقاعدہ مشن ترتیب دیا جا رہا تھا لیکن پہلے ہم یہ معلوم کرنا چاہتے تھے
کہ کی پلان کی چوری کے بارے میں وہاں کی ملٹری انٹیلی جنس کو تو
رپورٹ نہیں ملی کیونکہ یہ سارے معاملات ملٹری انٹیلی جنس کے
دائرہ کار میں آتے ہیں اور کسی ایجنسی کے دائرہ کار میں نہیں آتے۔
وہاں سے رپورٹ ملی کہ ملٹری انٹیلی جنس کے پاس کوئی رپورٹ
نہیں ہے لیکن اس سے پہلے کہ اس مشن پر مزید کارروائی ہوتی ایک
عجیب سی اطلاع ملی کہ دنیا کی سب سے خطرناک پاکیشیا سیکرٹ
سروس چیلاگو کے خلاف کام کرنے ناراک پہنچ چکی ہے۔ چنانچہ ان کا
راستہ روکنے کے لئے وہاں کے افراد کا خاتمہ کر دیا گیا لیکن وہ لوگ
ناراک سے ولنگٹن پہنچ گئے اور وہاں چیلاگو کے چیف لارڈ تک پہنچ
گئے جس پر انہیں فوری طور پر انڈر گراؤنڈ ہونا پڑا۔ ادھر چیلاگو کا
چیف سیکنڈ آفیسر کرنل آرشیڈ بھی ولنگٹن میں رہتا ہے تاکہ اس کی
وہاں موجودگی کی وجہ سے کسی کو شک نہ پڑ سکے اسے مجبوراً واپس
برٹن جانا پڑا اور اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے ولنگٹن
کے ایک اہم گروپ کو سامنے لایا گیا۔ لیکن پھر اطلاع ملی کہ یہ
پاکیشیائی گروپ میکسیکو چلا گیا ہے اور وہاں یہ غائب ہو گیا ہے اور
باوجود کوشش کے اس کے بعد اس کا سراغ نہیں لگایا جا سکا۔ صرف
یہ اطلاع ملی ہے کہ چار مردوں اور ایک عورت پر مشتمل یہ گروپ

ایک بار برٹن میں دیکھا گیا اور پھر نظر نہیں آیا۔ اس کا مطلب ہے کہ
انہیں کسی بھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ چیلاگو کا ہیڈ کوارٹر برٹن
میں ہے اور وہ اب وہاں کارروائی کرنے والے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ
انہیں اس لیبارٹری کے بارے میں بھی علم ہو چکا ہو۔ ایسی صورت
میں اب یہ لیبارٹری شدید خطرے میں ہے۔ کسی بھی لمحے یہ گروپ
اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر سکتا ہے۔ اب ہم نے اس میٹنگ میں فیصلہ
کرنا ہے کہ کیا چیلاگو اور شوٹر کو اب بھی خفیہ رکھا جائے یا کھل کر
اس گروپ کا مقابلہ کیا جائے"...... چیف نے تفصیل سے بات
کرتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ وہ کی پلان کہاں ہے جس کے لئے یہ گروپ یہاں پہنچا
ہے"...... ایک آدمی نے کہا۔

"وہ تو شوٹر ہیڈ کوارٹر میں ہے۔ برٹن میں نہیں ہے"...... چیف
نے کہا۔

"لیکن چیف۔ ہیڈ کوارٹر کیا ہوتا ہے صرف چند میزیں اور
کرسیاں۔ آپ اسے لیبارٹری سے ہٹا کر وہیں برٹن میں ہی کھلے عام
پہنچا دیں اور کرنل آرشیڈ کو اس کا چیف بنا دیں۔ کرنل آرشیڈ یا ان
کا خاتمہ کر دے گا یا خود ختم ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی وہ
ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر کے مطمئن ہو جائیں گے اور کیا کریں گے"۔
ایک اور آدمی نے کہا۔

"وہ اس کی پلان کے پیچھے ہیں۔ اگر انہیں وہاں کی پلان نہ ملا تو

"پر وہ کالا شوٹر کے پیچھے آئیں گے"...... چیف نے کہا۔

"تو پھر کی پلان کی نقل اپنے پاس رکھ لیں اور اصل کی پلان برٹن پہنچا دیں۔ زیادہ سے زیادہ وہ اسے لے جائیں گے۔ لے جائیں"...... ایک آدمی نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی نقل نہیں ہو سکتی ورنہ یہ سب ضائع ہو جائے گا اور اگر یہ واپس چلا گیا تو پھر برٹن لیبارٹری میں تیار ہونے والا ہتھیار بھی وہاں کام نہ آسکے گا اس لئے ایسا کرنا سب کئے کرائے پر پانی پھیرنے کے مترادف ہے اور اگر انہیں وہاں لیبارٹری کے بارے میں علم ہو گیا تو پھر وہ کی پلان کے حصول سے پہلے اس لیبارٹری کا خاتمہ کر دیں گے"...... چیف نے کہا۔

"تو پھر آپ کے ذہن میں اس سلسلے میں کیا تجویز موجود ہے"۔ ایک اور آدمی نے کہا۔

"برٹن میں چیلاگو کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ لیکن کرنل آرشیڈ کے بارے میں ہو سکتا ہے وہاں لوگ جانتے ہوں اس لئے اگر کرنل آرشیڈ کو کہا جائے کہ وہ وہاں سے فوری طور پر واپس میکسیکو پہنچ جائے اور وہاں باقاعدہ چیلاگو کا ہیڈ کوارٹر بنا دے اور کھل کر اس گروپ کے مقابل آجائے تو زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ کرنل آرشیڈ ہلاک ہو جائے گا اور ہیڈ کوارٹر تباہ ہو جائے گا لیکن لیبارٹری بچ جائے گی۔ اس کے بعد وہ لوگ لازماً شوٹر کے ہیڈ کوارٹر کو تلاش کریں گے۔ ہم نے سپر سیٹلائٹ کے ذریعے جو کھیل کھیلا ہے اس

سے لازماً انہیں یہی معلوم ہو گا کہ یہ ہیڈ کوارٹر اسرائیل میں ہے۔ وہ وہاں ٹکریں مارتے پھریں گے جبکہ ہم یہاں اطمینان سے خاموش بیٹھے رہیں گے۔ جب یہ لوگ تھک ہار کر واپس چلے جائیں گے تو ہم کسی بھی وقت خاموشی سے کوڈ حل کر کے ہتھیار کو ایٹمی تنصیبات کے خلاف استعمال کر دیں گے"...... چیف نے کہا۔

"چیف۔ ہمیں کھل کر ان کے مقابلے پر آنا پڑے گا۔ اگر یہ لوگ برٹن تک پہنچ سکتے ہیں تو یہ برٹن میں ہمارے سروں پر بھی پہنچ جائیں گے۔ آپ ان کے خاتمے کا مشن تیار کریں اور انہیں ہر قیمت پر ختم کریں۔ اس کے لئے میرے ذہن میں ایک تجویز ہے کہ آپ برٹن میں فاکسن سینڈیکیٹ کو ہائر کریں وہ برٹن کے کیڑے ہیں اور حد درجہ خطرناک لوگ ہیں۔ وہ ان کا خاتمہ انتہائی آسانی سے کر سکتے ہیں اور اگر یہ ان سے بچ جائیں گے تو کرنل آرشیڈ انہیں ختم کر دے گا۔ ان کا خاتمہ ضروری ہے"...... ایک آدمی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور پھر چاروں نے ایک ایک کر کے اس آدمی کی تجویز کی تائید کر دی۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ فیصلہ بھی ہو جائے گا کہ اگر یہ لوگ برٹن سے بچ کر نکل جائیں اور ہوسٹن پہنچ جائیں تو شوٹر کو بھی اوپن کر دیا جائے تاکہ ان کے خلاف کھل کر کارروائی ہو سکے"۔ چیف نے کہا۔

"جب انہیں معلوم ہو جائے گا تو پھر اسے خفیہ رکھنے کا فائدہ"۔

ایک آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سب نے اس بات کی تائید کر دی۔

"اوکے۔ میٹنگ ختم۔ اب اس فیصلے پر ہی عمل ہو گا"۔ چیف نے اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک کوٹھی کے بڑے کمرے میں موجود تھا۔ ان سب نے نئے میک اپ کئے ہوئے تھے اور لباس بھی تبدیل کر لئے تھے۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ آپ کے پاس اس بار کوئی واضح لائن آف ایکشن نہیں ہے۔ اب تک ہم نے کیا کیا ہے۔ ہم ایک آدمی کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ پھر دوسرے کے اور پھر تیسرے کے اور اب یقیناً آپ اس لارڈ کے خلاف کام کرنا چاہتے ہیں جبکہ شوٹر کا بھی صرف نام ہی آپ کو معلوم ہے اور چیلاگو کا بھی۔ چلیں آپ کی بات مان لیتے ہیں کہ چیلاگو کا ہیڈ کوارٹر برٹن جزیرے پر ہو گا لیکن یہ ہیڈ کوارٹر کیا ہو گا۔ چند میزیں اور چند کرسیاں۔ اسے تباہ کر کے ہم کیا حاصل کر لیں گے جبکہ ہمارا اصل مشن تو کی پلان کی واپسی ہے"...... کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میں اب تک صرف اس چکر میں رہا ہوں کہ کی پلان کس کے پاس ہو سکتا ہے۔ چیلاگو کے پاس یا شوٹر کے پاس۔ لازماً ان دونوں میں سے کسی ایک کے پاس ہو گا اور ہمیں روکنے کے لئے جس طرح انہوں نے اپنے آدمیوں کو راستے سے ہٹایا ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کی پلان چیلاگو کے پاس ہو گا لیکن حتمی طور پر چونکہ کچھ نہیں کہا جا سکتا اس لئے میں آگے بڑھنے کی بجائے یہاں آکر بیٹھ گیا ہوں "...... عمران نے کہا۔

" کیا یہاں بیٹھ جانے سے مسئلہ حل ہو جائے گا "...... تنویر نے کہا۔

" جہاں تک میرا آئیڈیا ہے اس بارے میں لارڈ میکارتو کو علم ہو گا اور میں چاہتا ہوں کہ اس لارڈ میکارتو سے اس بارے میں حتمی معلومات حاصل کی جائیں لیکن وہ انڈر گراؤنڈ ہو چکا ہے اس لئے میں نے اس ڈان کو بھی زندہ چھوڑ دیا تاکہ اس کے ذریعے یہ تاثر دیا جاسکے کہ ہم ولنگٹن سے چلے گئے ہیں۔ اس طرح لارڈ میکارتو مطمئن ہو کر باہر آجائے گا اور اس پر آسانی سے ہاتھ ڈالا جاسکے گا "۔ عمران نے کہا۔

" لیکن اگر اس لارڈ کو بھی معلوم نہ ہوا تو "...... جولیا نے کہا۔

" تو پھر اس کرنل آرشیڈ کو چیک کرنا پڑے گا "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ تو کوئی حل نہ ہوا۔ ہم کب تک اس طرح کی چیکنگ کرتے رہیں گے "...... جولیا نے کہا۔

" پھر تم ہی بتاؤ کہ ہم کیا کریں "...... عمران نے کہا۔

" میری سمجھ میں آتا تو میں تم سے کہتی۔ تم لیڈر ہو اس لئے یہ کام تمہارا ہے "...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ کی پلان لازماً اس شوٹر کے پاس ہو گا۔ چیلاگو نے اس کا کیا کرنا ہے۔ وہ تو تنظیم ہے اور بقول آپ کے وہ شوٹر کے تحت کام کرتی ہے "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ ہم شوٹر کے پیچھے اسرائیل پہنچ جائیں "۔ عمران نے کہا۔

" ظاہر ہے اور کیا ہو سکتا ہے "...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن چیلاگو کے بارے میں تو کچھ نہ کچھ معلوم ہے مگر شوٹر کے بارے میں تو کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ سوائے ایک نام گارنر کے اور گارنر عام سا نام ہے "...... عمران نے کہا۔

" فون نمبر سے معلوم نہیں ہو سکتا "...... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ یہ سیٹلائٹ فون نمبر ہے۔ اس سے کیسے معلوم ہو سکتا ہے "...... عمران نے جواب دیا اور کمرے میں خاموشی طاری ہو گئی۔

" اس لارڈ کو معلوم ہو گا۔ پہلے اس سے بات کرتا ہوں۔ شاید یہیں بیٹھے بیٹھے کوئی اشارہ مل جائے "...... عمران نے کہا اور سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"میکار تو مینشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف آف شوٹر بول رہا ہوں۔ لارڈ سے بات کراؤ"...... عمران نے گارنر کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ لارڈ میکار تو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد لارڈ کی آواز سنائی دی۔

"لارڈ۔ اب جبکہ پاکیشیائی ایجنٹ ولنگٹن سے چلے گئے ہیں تو میرا خیال ہے کہ کی پلان کو تمہارے مینشن نہ پہنچا دیا جائے۔ اب وہ یہاں تو واپس نہیں آئیں گے"...... عمران نے کہا۔

"جبکہ میرا خیال ہے کہ وہ آپ کے پاس زیادہ محفوظ رہے گا اس لئے کہ برٹن سے ناکام ہو کر جب وہ واپس لوٹیں گے تو لامحالہ انہوں نے آپ کو ٹریس کرنے کے لئے اسرائیل کا رخ کرنا ہے۔ انہیں یہ تصور بھی نہ ہو گا کہ آپ ہوسٹن میں ہیں جبکہ میرا مینشن بہرحال ان کی نظروں میں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کسی بھی وقت یہاں آ پہنچیں جبکہ آپ کو وہ کسی صورت ٹریس کر ہی نہیں سکتے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"گڈ شو لارڈ میکار تو۔ آپ نے واقعی انتہائی ذہانت آمیز تجزیہ کیا ہے۔ آپ کی بات زیادہ وزن رکھتی ہے۔ گڈ بائی"...... عمران نے

کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ شوٹر کا چیف اسرائیل میں نہیں ہے بلکہ یہاں ایکریمیا کی ریاست ہوسٹن میں موجود ہے اور کی پلان بھی اس کے پاس ہے۔ چلو کچھ تو معلوم ہوا"...... صفدر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اور یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ لارڈ ہمارے اندازے سے بھی زیادہ جانتا ہے اس لئے اب لارڈ کو کور کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ چلو اٹھو"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا آپ لارڈ مینشن پر براہ راست اٹیک کرنا چاہتے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں اور ہم بری طرح الجھ جائیں گے لیکن میں نے اس انجینئر کا پتہ چلا گیا ہے جس نے اس مینشن کا نقشہ بنایا ہے۔ وہ نہ صرف زندہ ہے بلکہ یہیں موجود ہے۔ پہلے ہم اس کے پاس چلیں گے"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا تھی اور عقبی سیٹ پر تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل پھنسے ہوئے انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد کار ایک پرانی کوٹھیوں پر مشتمل کالونی میں داخل ہوئی اور پھر ایک کوٹھی کے

گیٹ پر رک گئی۔ ستون پر ایک پلیٹ موجود تھی جس پر گورڈن کا نام موجود تھا۔ نیچے ڈگریوں کی طویل قطار بھی موجود تھی۔ عمران نیچے اترا اور اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آیا۔ لباس کے لحاظ سے وہ ملازم ہی لگتا تھا۔

" مسٹر گورڈن سے ملنا ہے۔ ہم ناراک سے آئے ہیں فلپ انجنیئرنگ سے "...... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں۔ آپ کار اندر لے آئیں "۔ ملازم نے کہا اور واپس مڑ گیا جبکہ عمران دوبارہ کار میں سوار ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلا اور عمران کار اندر لے گیا۔ پورچ میں ایک پرانے ماڈل کی کار موجود تھی۔ عمران نے اپنی کار اس کار کے پیچھے روکی اور پھر وہ سب کار سے نیچے اتر آئے اور ملازم پھاٹک بند کر کے ان کے قریب آ گیا۔

" آئیے "...... ملازم نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک اچھے خاصے وسیع ڈرائینگ روم میں موجود تھے جس میں فرنیچر تو خاصے پرانے فیشن کا تھا لیکن اس کی صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھا گیا تھا۔

" میں صاحب کو اطلاع دیتا ہوں "...... ملازم نے کہا اور واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر گھریلو لباس تھا۔ آنکھوں پر موٹے فریم کی نظر کی عینک تھی جبکہ سر بالوں سے یکسر بے نیاز تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی اسے دیکھ کر

اٹھ کھڑے ہوئے۔ البتہ عمران اس آدمی اور اس کے لباس کو دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ انجنیئر گورڈن کے معاشی حالات ان دنوں درست نہیں ہیں۔

" تشریف رکھیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ فلپ انجنیئرنگ کی طرف سے آئے ہیں۔ فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں "۔ اس بوڑھے نے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے خشک لہجے میں کہا۔

" مسٹر گورڈن آپ نے لارڈ میکارتو مینشن کا نقشہ بنایا تھا "۔ عمران نے کہا۔

" ہاں۔ کافی طویل عرصہ ہو گیا ہے۔ کیوں "...... گورڈن نے چونک کر کہا۔

" یہ واقعی تعمیراتی انجنیئرنگ کا شاہکار ہے۔ ہماری کمپنی ایک لارڈ کے کہنے پر ناراک میں بالکل ایسا ہی مینشن بنانا چاہتی ہے لیکن ظاہر ہے لارڈ صاحب اس کا نقشہ دینے پر آمادہ نہیں ہو سکتے اور یہاں لوکل گورنمنٹ کے سٹورز سے معلومات ملی ہیں کہ جو نقشے یہاں جمع کرائے گئے تھے وہ ایک بار آگ لگنے کی وجہ سے ضائع ہو چکے ہیں اس لئے ہم کمپنی کی طرف سے آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں۔ آپ کے پاس یقیناً ریکارڈ میں اس نقشے کی کاپی ہو گی۔ آپ اگر خاموشی سے وہ کاپی ہمیں دے دیں تو آپ کو دس ہزار ڈالرز اس کا معاوضہ نقد مل سکتا ہے "...... عمران نے صاف اور سیدھے انداز میں بات کرتے دئے کہا۔

"میرے پاس نقشے کی کاپی۔ یہ تو کافی پرانی بات ہے۔ مجھے یاد تو نہیں ہے"...... گورڈن نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"دس ہزار ڈالرز بڑی رقم ہوتی ہے جناب"...... عمران نے جیب سے نوٹوں کی گڈی نکال کر اسے اس طرح ہاتھ سے کھولا جیسے جواری تاش کے پتوں کو کھولتے ہیں اور پھر گڈی واپس جیب میں رکھ لی۔

"اوہ۔ تو آپ مجھے دس ہزار ڈالرز دیں گے۔ کیا واقعی"۔ انجینئر گورڈن کی آنکھیں حیرت سے پھیل سی گئی تھیں۔

"بالکل دوں گا جناب۔ فلپ انجینئرنگ کمپنی غریب نہیں ہے بلکہ انجینئرز کی قدردان ہے۔ آپ کو تو بس نقشہ تلاش کرنے کی تکلیف ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں تلاش کرتا ہوں۔ آپ بیٹھیں میں ابھی آتا ہوں"۔ گورڈن نے کہا اور تیزی سے اٹھ کر دروازے کی طرف اس طرح بڑھ گیا جیسے ہوا میں تیر رہا ہو۔ ظاہر ہے اس کی موجودہ معاشی حالت اس کے لباس اور گورڈن کی اپنی حالت سے ہی نظر آ رہی تھی اور دس ہزار ڈالرز اور وہ بھی مفت میں اس کے لئے واقعی نعمت غیر مترقبہ سے کم نہ تھے۔ عمران کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب سمجھتے تھے کہ عمران یہ سب کچھ کیوں کر رہا ہے اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد گورڈن واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک فائل موجود تھی۔ فائل کا کور بتا رہا تھا کہ وہ دس پندرہ سال پرانی ہے۔

"نقشہ تو مل گیا ہے"...... گورڈن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دکھائیے مجھے"...... عمران نے کہا تو گورڈن نے فائل اس کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے فائل کھولی۔ اس کے اندر نقشے کی کاپی تہہ شدہ انداز میں موجود تھی۔ اس نے نقشہ کھولا اور اسے میز پر پھیلا کر اس پر جھک گیا۔ ویسے تو اس پر موجود تحریر بتا رہی تھی کہ یہ نقشہ واقعی میکارتو مینشن کا ہے لیکن پھر بھی وہ اسے کھول کر غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے نظریں ہٹائیں۔

"ٹھیک ہے۔ یہ واقعی وہی نقشہ ہے"...... عمران نے کہا اور جیب سے گڈی نکال کر اس نے کچھ نوٹ علیحدہ کئے اور گورڈن کی طرف بڑھا دیئے۔

"شکریہ"...... گورڈن نے نوٹ جھپٹ کر مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں جناب۔ یہ آپ کا حق ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نقشے کو دوبارہ تہہ کر کے فائل بند کی اور اسے موڑ کر جیب میں ڈال لیا۔

"سوری۔ میں نے آپ کی کوئی خدمت ہی نہیں کی۔ آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... گورڈن نے چونک کر ایسے انداز میں کہا جیسے اسے اچانک اس بات کا خیال آ گیا ہو۔

"اوہ نہیں۔ کام ہو گیا یہی بہت ہے۔ اب ہمیں اجازت

دیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"امید ہے آپ اس بات کو اوپن نہیں کریں گے کہ ہم نے آپ سے نقشہ لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ مجھے کیا ضرورت ہے"...... گورڈن نے کہا تو عمران اس سے اجازت لے کر باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی ان کی کار کوٹھی کے گیٹ سے نکل کر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔

"جولیا۔ تم ہمارے لئے کافی تیار کرو۔ میں اس نقشے کا مطالعہ کر لوں"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور کچن کی طرف بڑھ گئی جبکہ عمران نے نقشہ کھولا اور اس پر جھک گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بال پوائنٹ تھا اور وہ اس بال پوائنٹ سے اس نقشے پر نشانات لگا رہا تھا۔ باقی ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ اس میں دو مخصوص خفیہ راستے ہیں جن میں سے ایک کا انتخاب میں نے کیا ہے کیونکہ یہ راستہ براہ راست اندرونی حصے کے ساتھ منسلک ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اگر انہوں نے اس مینشن میں انتہائی حفاظتی انتظامات کئے ہوئے ہیں تو لامحالہ یا تو اس راستے کو سیل کر دیا گیا ہو گا یا پھر وہاں بھی حفاظتی اقدامات موجود ہوں گے"۔ صفدر

نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ دوسری صورت ہو گی اس لئے ہم وہاں پہنچنے سے پہلے سائنسی حفاظتی آلات کو زیرو کرنے والی خصوصی مشین ٹی ٹی ایم خرید لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اگر ٹی ٹی ایم سے یہ کام کرنا ہے تو پھر اس راستے کی کیا ضرورت ہے۔ مین گیٹ سے کیوں نہ جایا جائے"...... تنویر نے کہا۔

"وہاں اور دوسری جگہوں پر مسلح افراد موجود ہوں گے جبکہ اس طرح ہم اچانک اس لارڈ کے سر پر پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔

چند لمحوں بعد جولیا ٹرے اٹھائے واپس آئی اور اس نے کافی کا ایک ایک کپ سب کے سامنے رکھا اور ایک کپ اپنے سامنے رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کچھ پیش رفت ہوئی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کہاں ہوئی ہے۔ صفدر تو سپر ایجنٹ کی بجائے برفانی ایجنٹ ثابت ہوتا ہے بلکہ فریزڈ ایجنٹ"...... عمران نے کافی کی پیالی اٹھاتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"کتنے سال ہو گئے ہیں اسے کہا ہے کہ خطبہ نکاح یاد کر لو لیکن مجال ہے کہ کوئی پیش رفت ہوئی ہو۔ میرا خیال ہے کہ اس کی یادداشت فریزڈ ہو چکی ہے"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"صفدر تم سے زیادہ سمجھ دار ہے"...... تنویر نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے مشن میں پیش رفت کی بات کی ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں بھی مشن ہی کی بات کر رہا ہوں۔ زندگی کا سب سے بڑا مشن تو شادی ہی ہوتا ہے۔ مردوں کا نہیں خواتین کا کیونکہ اس مشن میں ہمیشہ فاتح وہی ہوتی ہیں"...... عمران نے کہا تو اس بار سب کے ساتھ ساتھ جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم سے تو بات کرنا بھی عذاب ہے۔ کہاں کی بات کہاں لے جاتے ہو۔ تم بتاؤ صفدر۔ کیا ہوا ہے مشن کے سلسلے میں"۔ جولیا نے کہا تو صفدر نے اسے تفصیل بتا دی۔

"تو پھر چلیں۔ یہاں بیٹھ کر وقت ضائع کرنے کا فائدہ"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن پہلے صفدر اور تنویر جا کر مارکیٹ سے ضروری اسلحہ اور ٹی ٹی ایم خرید لائیں پھر ہی وہاں کام ہو سکے گا"...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ عمران نے جیب سے خالی کاغذ نکالا اور پھر بال پوائنٹ سے اس کاغذ پر اسلحہ اور مشین کی تفصیل لکھنا شروع کر دی جو وہ منگوانا چاہتا تھا۔

لارڈ میکارتو اپنے خصوصی آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ سامنے رکھے ہوئے بہت سے فونز میں سے ایک فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ نے بھاری لہجے میں کہا۔

"کرنل آرشیڈ سے بات کیجئے جناب"...... دوسری طرف سے ان کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"اوہ یس۔ کراؤ بات"...... لارڈ نے کہا۔

"ہیلو۔ کرنل آرشیڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کرنل آرشیڈ کی آواز سنائی دی۔

"لارڈ میکارتو بول رہا ہوں کرنل آرشیڈ"...... لارڈ نے کہا۔

"لارڈ صاحب۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ آخر کہاں گئے۔ یہاں برٹن میں ان کی تلاش میں، میں نے پورے برٹن کے ایک ایک ہوٹل کو

چیک کرایا ہے اور میکسیکو سے بھی ان کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں مل رہی۔ کہیں یہ ناکام ہو کر واپس تو نہیں چلے گئے "۔ کرنل آرشیڈ نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ ایسا ہی ہو لیکن جب تک ان کے بارے میں حتمی اطلاع نہ مل جائے اس وقت تک تو تمہیں بہرحال وہیں رہنا ہو گا"...... لارڈ نے کہا۔

" میں تو اب سوچ رہا ہوں کہ یہاں کسی جگہ باقاعدہ چیلا گو ہیڈ کوارٹر کا بورڈ لگا دوں تاکہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں یہاں پہنچ جائیں اور میں ان کا خاتمہ کر کے اس معاملے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دوں "...... کرنل آرشیڈ نے جواب دیا تو لارڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

" ہیڈ کوارٹر کا کیا ہے کرنل آرشیڈ۔ وہ تو کہیں بھی بن سکتا ہے۔ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ پاکیشیائی کی پلان شوٹر ہیڈ کوارٹر میں ہے جبکہ انہیں اس کی تلاش ہے۔ اس ہیڈ کوارٹر سے انہیں کیا ملنا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے مزید پڑتال کرنی ہے اور اگر برٹن کی سپیشل لیبارٹری کے بارے میں انہیں معلوم ہو گیا تو وہ اسے تباہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ اصل اہمیت اس لیبارٹری کی ہے"...... لارڈ نے کہا۔

" وہ تو ہے اور وہ لوگ اس کے خلاف کچھ بھی کر سکتے ہیں لیکن کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ یہاں سے ناکام ہو کر شوٹر کے ہیڈ کوارٹر پہنچ

جائیں۔ پھر "...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے "...... لارڈ نے کہا۔

" ظاہر ہے اسرائیل میں ہی ہو گا جہاں سر چیف ہیں "...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے اور اسرائیل میں وہ انہیں آسانی سے سنبھال لیں گے اور یہ بھی بتا دوں کہ اسرائیلی حکومت کو بھی معلوم نہیں ہے کہ شوٹر ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اس لئے اسرائیل میں ان کی موت کے چانس سو فیصد ہیں۔ بے شک وہ وہاں چلے جائیں لیکن اس لیبارٹری کی جان چھوڑ دیں "...... لارڈ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ اگر آپ کو ان کی واپسی یا ختم ہونے کی اطلاع ملے تو آپ مجھے ضرور اس سے آگاہ کریں تاکہ میں یہاں بیٹھا ان کا انتظار نہ کرتا رہوں "...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ تمہیں ولنگٹن واپس پہنچنے کی کیوں جلدی ہے بہرحال میں اطلاع دے دوں گا "...... لارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے کرنل آرشیڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

" آپ سے تو کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ بہرحال میں آپ کی کال کا منتظر رہوں گا "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لارڈ نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اسے رسیور رکھے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ کمرے کا دروازہ

کھلنے کی آواز سنائی دی تو لارڈ نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا جیسے کرسی میں موجود سپرنگ اچانک پوری قوت سے کھل گئے ہوں۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس کا انداز دیکھ کر یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو کیونکہ دروازے سے ایک ایکریمین آدمی اندر داخل ہو رہا تھا۔ ایک اجنبی ایکریمین اور اس کے بعد ایک ایکریمین عورت تھی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم اور یہاں تک کیسے پہنچ گئے"۔ لارڈ نے رک رک کر کہا۔ ویسے حیرت کی شدت سے اسے اپنا جسم سن ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

"ہم دوست ہیں لارڈ"...... اس ایکریمین آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ مسلسل آگے بڑھ رہا تھا۔

"دوست ہیں۔ مگر"...... لارڈ نے رک رک کر کہا لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی گردن کسی آہنی پلاس میں جکڑی گئی ہو۔ اسے ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم فضا میں اڑ رہا ہو اور پھر اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی اور پھر جیسے ہی اس کے ذہن سے چادر سرکی اور روشنی پھیلی اس نے آنکھیں کھول دیں اور لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے شعور کو یہ دیکھ کر جھٹکا لگا کہ اس کا جسم معمولی سی حرکت بھی نہ کر رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ پوری طرح

شعور میں آ گیا۔ وہ اپنے آفس کی ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا اور کمرہ خالی تھا۔

"کیا۔ یہ کیا ہے۔ یہ کون ہیں اور کیسے یہاں پہنچ گئے۔ وہ میرے حفاظتی اقدامات۔ وہ سائنسی آلات۔ کیا مطلب"...... لارڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کی بڑبڑاہٹ میں بھی حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے رسیاں کھولنے کے لئے ان کی چیکنگ شروع کر دی لیکن گانٹھ عقب میں لگائی گئی تھی اور اس کا پورا جسم اس طرح باندھا گیا تھا کہ وہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ سوچتا کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ایکریمین مرد ایکریمین عورت کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

"تمہیں ہوش آ گیا لارڈ میکارتو"...... اس آدمی نے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گیا جبکہ اس کی ساتھی عورت بھی خاموشی سے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہاں کیسے پہنچ گئے"...... لارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی اب تک یقین نہ آ رہا تھا کہ کوئی اجنبی اس طرح اس کے خصوصی آفس میں بغیر کسی مداخلت کے داخل ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ دونوں سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میری ساتھی مارگریٹ ہے۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے"...... اس ایکریمین آدمی نے کہا تو

لارڈ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن یکلخت اس کرسی سمیت گردش میں آگیا ہو۔

"پپ ۔ پپ ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور یہاں ۔ مم ۔ مم ۔ مگر"...... لارڈ کے منہ سے بے اختیار الفاظ نکلنے لگے حالانکہ اس کا ذہن اس کی زبان کا ساتھ نہ دے رہا تھا۔

"تمہیں چونکہ بے حد حیرت ہو رہی ہے اس لئے میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں ۔ میں نے تمہارے ساتھ انتہائی اہم باتیں کرنی ہیں اس لئے جتنی جلد تم حیرت کے دائرے سے باہر آجاؤ گے اتنا ہی تمہارے لئے اچھا ہے"...... اس آدمی نے، جس نے اپنا نام عمران بتایا تھا اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم ۔ تم تو میکسیکو چلے گئے تھے ۔ اب یہاں اور اس طرح" ۔ لارڈ نے کہا۔

"ہم میکسیکو سے واپس آگئے ہیں کیونکہ ہمیں معلوم ہو گیا تھا کہ برٹن میں ہمارے خلاف کرنل آرشیڈ کام کر رہا ہے اور وہ بلیک ایجنسی کا بڑا معروف ایجنٹ ہے اس لئے ہم نہیں چاہتے تھے کہ وہاں اس انداز میں جائیں کہ ہمیں کسی بات کا علم ہی نہ ہو ۔ برٹن چھوٹا سا جزیرہ ہے اس لئے وہاں ہم آسانی سے مار کھا سکتے تھے اور اسی پوچھ گچھ کے لئے ہم نے تمہارا انتخاب کیا تاکہ تم سے تفصیلی معلومات حاصل کر کے ہی برٹن جائیں ۔ اب یہ سن لو کہ ہم یہاں کیسے پہنچ گئے ۔ تمہارے مینشن کا تعمیراتی نقشہ یہاں سرکاری کارپوریشن میں

جمع تھا ۔ ہم نے بھاری رشوت دے کر وہاں سے یہ نقشہ نکلوایا اور اسے ایک تعمیراتی ماہر سے پڑھوایا تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ تمہارے مینشن میں دو خفیہ راستے کھلتے ہیں ۔ ان میں سے ایک راستہ سیدھا تمہارے اس خصوصی روم تک آتا ہے ۔ اس کے بعد ہم نے مارکیٹ سے اسلحہ خریدا اور سائنسی آلات زیرو کر دیئے اور راستہ کھول کر ہم اندر پہنچ گئے ۔ تمہیں بے ہوش کر کے یہاں باندھ دیا گیا جبکہ ہمارے ساتھی اس دوران تمہارے مینشن میں پھیل گئے ۔ بعد میں ہم بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے اور یہ بھی بتا دوں کہ اس وقت تمہارے پورے مینشن میں ایک بھی زندہ آدمی موجود نہیں ہے ۔ تمہارے اس مینشن میں اٹھارہ مسلح افراد اور بارہ ملازم تھے جن میں چار عورتیں بھی تھیں ۔ یہاں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی اور جب سب بے ہوش ہو گئے تو ان سب کا خاتمہ کر دیا گیا ۔ پھر تمہارے اس مینشن کے مین گیٹ کے باہر موجود دو مسلح افراد کو بھی اندر لا کر ان کا بھی خاتمہ کر دیا گیا اور اب ان کی جگہ میرے آدمیوں نے لے لی ہے اور اندر بھی ہمارے ساتھی موجود ہیں ۔ اس وقت ہمارے علاوہ اس پورے مینشن میں صرف تم زندہ سلامت موجود ہو اس لئے چیخنے چلانے کی ضرورت نہیں ہے"...... سامنے بیٹھے ہوئے اس آدمی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور لارڈ کو اس کی باتیں سن کر ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی دلدل میں دھنستا جا رہا ہو۔

"تم نے ۔ تم نے سب کو ہلاک کر دیا۔ سب کو"...... لارڈ کے
منہ سے بے اختیار نکلا۔

"سب کو نہیں ۔ کیونکہ ان سب میں تم بھی شامل ہو اور تم
ابھی زندہ ہو۔ ویسے اگر تم نے ہم سے تعاون نہ کیا تو تمہاری لاش
بھی سب سے بھیانک انداز میں یہاں پڑی ہوئی ملے گی ۔ میری اس
ساتھی مارگریٹ کو دیکھ رہے ہو ۔ یہ اس قدر خوبصورت ہے کہ یہ
کسی دوسرے کی خوبصورتی برداشت نہیں کر سکتی اس لئے یہ پہلے
تمہاری ایک آنکھ نکالے گی، پھر تمہاری ناک کاٹے گی، اس کے بعد
دونوں کانوں کی باری آئے گی، اس کے بعد تمہارے دونوں ہاتھوں
کی انگلیاں کٹیں گی، پھر تمہارے جسم کی ایک ایک رگ پر یہ خنجر
آزمائی کرے گی تاکہ تمہاری لاش سب سے زیادہ بھیانک حالت میں
لوگوں کو نظر آئے اور اگر تم ہم سے تعاون کرو گے تو ہم تمہیں بے
ہوش کر کے یہاں سے نکل جائیں گے اور باہر جا کر پولیس کو اطلاع
کر دیں گے ۔ وہ تمہیں آکر خود ہی ان رسیوں سے نجات دلا دے گی
جبکہ ہم اس دوران واپس برٹن پہنچ چکے ہوں گے اس لئے تم ہمارے
خلاف کچھ بھی نہ کر سکو گے ۔ البتہ تمہاری جان بچ جائے گی"۔ اس
آدمی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے اور الفاظ میں چھپی
ہوئی دھمکیاں اس کا ذہن پوری طرح سمجھ رہا تھا اور جس انداز میں
اس نے تمام ملازموں کے خاتمے کی بات کی تھی اور اب جس سرد
مہرانہ انداز میں وہ اس کے بارے میں بات کر رہا تھا اس کے جسم

میں خوف کی شدت سے جھرجھریاں سی دوڑنے لگ گئی تھیں۔

"تم ۔ تم کیا چاہتے ہو"...... لارڈ نے کہا۔

"لارڈ میکارتو ۔ ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ پاکیشیا کا کی پلان
کہاں ہے۔ برٹن میں یا شوٹر کے ہیڈ کوارٹر میں"...... اس آدمی
عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مم ۔ مم ۔ مجھے کیا معلوم ۔ میرا تو اس سے کوئی تعلق نہیں
ہے"...... لارڈ نے کہا۔ ویسے اس نے اپنے آپ کو ذہنی طور پر
سنبھالنے کی کوشش شروع کر دی تھی تاکہ وہ ان سے نمٹ سکے ۔

"تم چیلاگو کے چیئرمین ہو اور چیلاگو نے یہ مشن پاکیشیا میں
مکمل کیا ہے۔ لازماً یہ کی پلان تمہارے پاس پہنچا ہو گا اور تم نے
اسے کہیں بھیجا ہو گا"...... سامنے بیٹھے ہوئے عمران نے انتہائی سرد
لہجے میں کہا۔

"نہیں ۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے ۔ میرا کوئی تعلق چیلاگو سے
نہیں ہے۔ اس کا چیف کرنل آرشیڈ ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"مس مارگریٹ ۔ اس کی ایک آنکھ دوسری آنکھ سے بڑی ہے
اور یہ خوبصورتی اور حسن کے انداز کے خلاف ہے اس لئے ایک آنکھ
نکال دو"...... اس آدمی نے گردن موڑ کر ساتھ بیٹھی ہوئی اس
عورت سے بڑے سرد مہرانہ انداز میں کہا تو لارڈ کو یوں محسوس ہوا
جیسے اس کا دل دھڑکنا بند ہو جائے گا۔ خوف نے اسے اس طرح جکڑ
لیا تھا جیسے مکڑی کا جالا کسی پتنگے کو جکڑ لیتا ہے۔

"نہیں ۔ نہیں ۔ رک جاؤ ۔ ایسا مت کرو ۔ مجھے واقعی معلوم نہیں ہے"...... لارڈ نے یکلخت پوری قوت سے چیختے ہوئے کہا۔ اس طرح چیخنے سے اس کے خوف میں کافی کمی ہوئی تھی۔

"تم درست کہہ رہے ہو"...... مارگریٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی ۔ اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور لارڈ کی طرف بڑھنے لگی ۔ اس کے چہرے پر اور آنکھوں میں انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ لارڈ کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ عورت نہ ہو بلکہ کوئی بھوکی شیرنی ہو جو شکار کی طرف بڑھ رہی ہے۔

"رک جاؤ ۔ رک جاؤ ۔ میں بتاتا ہوں ۔ رک جاؤ"...... یکلخت لارڈ کے منہ سے لاشعوری انداز میں یہ الفاظ نکل گئے ۔

"ساتھ کھڑی ہو جاؤ ۔ جیسے ہی یہ رکے اس کی آنکھ نکال دینا" ۔ اس آدمی نے کہا اور وہ عورت اس کے قریب رک گئی ۔ اس کے ہاتھ میں تیز دھار خنجر چمک رہا تھا۔

"وہ ۔ وہ ۔ کی پلان شوٹر کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچا دیا گیا ہے" ۔ لارڈ نے کہا۔

"کہاں ہے یہ ہیڈ کوارٹر"...... اس عورت نے پوچھا۔

"اسرائیل میں ہو گا۔ مجھے نہیں معلوم۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ صرف خصوصی فون پر بات ہوتی ہے"...... لارڈ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لارڈ ۔ تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ آخری چانس دے رہی ہوں کہ سچ بتا دو"...... اس عورت نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... لارڈ نے کہا تو دوسرے لمحے اس نے اس عورت کا ہاتھ اٹھتے اور چمکدار خنجر کو اپنے چہرے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے یکلخت اس کے پورے جسم کو آگ سے جلا دیا ہو۔ اس کے منہ سے خودبخود چیخ نکل گئی ۔ اس کے ذہن میں دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے سب کچھ اندھیرے میں ڈوب گیا ہو اور وہ خود جیسے کسی تاریک دلدل میں ڈوبتا چلا گیا ہو۔ پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک اور دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی تاریکی روشنی میں بدل گئی لیکن اس کی دائیں آنکھ بند تھی اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم میں موجود خون پوری رفتار سے دوڑ رہا ہو۔ اس کے پورے جسم میں شدید ترین درد کی لہریں دوڑ رہی تھیں۔ اس نے بے اختیار دائیں بائیں سر مارنا شروع کر دیا۔

"ابھی تو ابتداء ہے لارڈ میکارتو اور ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے کیونکہ یہاں کسی نے تمہیں بچانے کے لئے نہیں آنا"...... عمران کی آواز اسے کہیں دور سے آتی سنائی دی۔

"وہ ۔ وہ ہوسٹن میں ہے ۔ ہوسٹن میں"...... لارڈ کے منہ سے

یکلخت لاشعوری طور پر الفاظ نکل گئے۔

"کہاں ۔ پتہ بتاؤ"...... عمران کی آواز سنائی دی۔

"مجھے نہیں معلوم ۔ مجھے نہیں معلوم"...... لارڈ نے یکلخت مزاحمت کرتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے اس کے ذہن میں ایک اور دھماکہ ہوا اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی ناک غائب ہو گئی ہو۔ اب تکلیف اس کی برداشت سے باہر ہو گئی تھی اور پھر اس کا ذہن ایک بار پھر تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر اس کے ذہن میں ایک بار پھر روشنی ہوئی اور اس کی ایک آنکھ کھلی تو سامنے وہی عمران اور اس کی ساتھی عورت بیٹھی ہوئی تھی جبکہ لارڈ کے چہرے پر ناک کی جگہ بینڈیج تھی۔ اسے کوئی درد محسوس نہ ہو رہا تھا لیکن اس کی دوسری آنکھ بند تھی اور وہ اسی طرح کرسی پر بندھا بیٹھا تھا۔

"تمہاری بینڈیج کر دی گئی ہے لارڈ۔ تم نے خواہ مخواہ اپنی ایک آنکھ اور ناک کٹوا لی۔ بہرحال تم نے ہمیں بتا دیا ہے کہ شوٹر کا ہیڈ کوارٹر ہوسٹن کے شمالی مشرقی علاقے راس فیلڈ میں ہے اور راس فیلڈ میں ایک انتہائی اہم لیبارٹری ہے جسے آر ایس لیبارٹری کہا جاتا ہے۔ اس لیبارٹری کے اندر ہیڈ کوارٹر ہے۔ اسی طرح تم نے بتایا ہے کہ برٹن میں بھی انتہائی اہم لیبارٹری ہے جس کی سیکورٹی کرنل آرشیڈ کے ذمے ہے۔ اب تم ان لیبارٹریوں کی تفصیل بتاؤ گے"۔ عمران نے کہا تو لارڈ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن ایک بار پھر دھماکوں کی زد میں آگیا ہو کیونکہ اسے یاد تھا کہ اس نے تو

صرف ہوسٹن کا بتایا تھا باقی تفصیل تو نہیں بتائی جبکہ یہ عمران جو کچھ کہہ رہا تھا وہ بھی درست تھا۔

"میں نے تمہیں کچھ نہیں بتایا اور مجھے کچھ معلوم ہی نہیں ہے"۔ لارڈ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلو ٹھیک ہے ۔ تم یہی سمجھتے رہو کہ تم نے کچھ نہیں بتایا۔ اب لیبارٹری کی تفصیل بتا دو [illegible]

مجھے [illegible] ۔ [illegible]بے [illegible]و نسی لیبارٹری کے بارے میں کچھ [illegible]یں [illegible]لوم"...... لارڈ نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل نظر آنے لگا اور پھر اس سے پہلے کہ لارڈ کچھ سمجھتا اس نے عمران کے مشین پسٹل سے شعلہ سا نکل کر اپنی طرف آتے دیکھا اور دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے آگ کی طرح دہکتی ہوئی سرخ سلاخیں اس کے جسم میں اترتی چلی جا رہی ہوں۔ اس کے ذہن میں پٹاخے سے چھوٹے اور اس کا سانس اس کے حلق میں اس طرح پھنس گیا جیسے سانس پتھر کا بن گیا ہو۔ اس نے جھٹکا دے کر سانس کو باہر نکالنے کی کوشش کی لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اور اس کے حواس یکلخت جیسے غائب ہو گئے۔

شوٹر کا چیف گارنر اپنے مخصوص آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ سامنے پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس نے سرد لہجے میں کہا۔

"کرنل آرشیڈ بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے کرنل آرشیڈ کی آواز سنائی دی تو گارنر بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم۔ کیوں کال کیا ہے۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں ہو گئی"...... گارنر نے کہا۔

"برٹن میں تو نہیں جناب بلکہ ولنگٹن میں گڑبڑ ہو گئی ہے جس کی رپورٹ آپ کو دینی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا"...... گارنر نے چونک کر پوچھا۔

"لارڈ میکارتو کو اس کے مینشن میں ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ کرنل آرشیڈ نے کہا تو گارنر محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً کرسی پر اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کس نے کیا ہے۔ کیا مطلب"...... گارنر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ آپ نے مجھے برٹن سے واپس ولنگٹن آنے کا حکم دیا اور ساتھ ہی وہاں کے فاکسن سینڈیکیٹ کو احکامات دے دیئے کہ وہ وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کر دے تو میں واپس آیا اور پھر میں ایئر پورٹ سے سیدھا لارڈ صاحب کے مینشن پہنچا کیونکہ میں اس نئے حکم کے بارے میں ان سے تفصیلی بات کرنا چاہتا تھا۔ جب میں وہاں پہنچا تو اندر ہر طرف خاموشی تھی۔ گیٹ فون بھی اندر سے کوئی اٹنڈ نہ کر رہا تھا۔ میں نے پھاٹک کو دبایا تو پھاٹک کھلتا چلا گیا۔ مجھے سیکورٹی کا علم تھا اس لئے میں اس سیکورٹی آفس سے گزر کر اندر گیا تو وہاں ہر طرف قتل عام ہو چکا تھا۔ تمام سیکورٹی کے افراد اور تمام ملازمین ہلاک کر دیئے گئے تھے۔ تمام حفاظتی انتظامات آف کر دیئے گئے تھے۔ لارڈ صاحب کے سپیشل آفس میں لارڈ صاحب کی لاش کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی ملی۔ ان کی ایک آنکھ غائب تھی اور ناک بھی کٹی ہوئی تھی اور ان کا چہرہ بے پناہ اذیت سے مسخ ہو رہا تھا۔ ویسے انہیں گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ مجھے چونکہ معلوم تھا کہ اس سپیشل آفس میں خفیہ کیمرہ نصب ہے جو خود بخود فلم بناتا رہتا ہے اور کسی کو معلوم ہی نہیں ہوتا

اس لئے میں نے اسے چیک کیا تو پتہ چلا کہ یہ کارروائی پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہے۔ ایک مرد جو عمران تھا اور اس کے ساتھ ایک ساتھی عورت تھی نے یہ ساری کارروائی کی ہے۔ چونکہ ان کی آوازیں بھی ٹیپ ہوئی تھیں اس لئے اس ٹیپ کو سننے سے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ انہوں نے لارڈ مینشن کا تعمیراتی نقشہ حاصل کیا اور کسی خفیہ راستے سے اندر آئے اور سائنسی مشین سے انہوں نے تمام سائنسی حفاظتی انتظامات آف کر دیئے اور پھر مینشن میں انہوں نے بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا دی اور جب سب بے ہوش ہو گئے تو ان سب کو ہلاک کر دیا گیا اور پھر عمران نے لارڈ پر بے پناہ تشدد کر کے اس سے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق لارڈ صاحب نے اسے بتا دیا ہے کہ چیلاگو کا ہیڈ کوارٹر برٹن میں ہے اور انتہائی اہم لیبارٹری کے اندر ہے۔ وہ لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات نہیں جانتے اور اسی لئے تفصیلات تو انہوں نے نہیں بتائیں۔ البتہ یہ بتا دیا گیا کہ پاکیشیا سے حاصل ہونے والا کی پلان شوٹر کے ہیڈ کوارٹر میں ہے اور انہوں نے شوٹر کا ہیڈ کوارٹر اسرائیل کی بجائے ہوسٹن کے شمالی علاقے راس فیلڈ میں بتایا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ وہاں شوٹر کی انتہائی اہم ترین لیبارٹری کام کر رہی ہے۔ البتہ اس لیبارٹری کے بارے میں وہ کوئی تفصیلات نہیں بتا سکے۔ اس کے بعد انہیں ہلاک کر دیا گیا اور وہ پاکیشیائی ایجنٹ چلے گئے۔ ویسے لارڈ صاحب کی ہلاکت کے بعد اس عمران نے اپنی ساتھی عورت سے کہا کہ اسے پہلے

سے معلوم تھا کہ شوٹر کا ہیڈ کوارٹر اسرائیل میں نہیں بلکہ ہوسٹن میں ہے اور اس طرح جناب انہیں شوٹر کے ہیڈ کوارٹر کا تو درست طور پر پتہ نہیں چل سکا۔ البتہ برٹن لیبارٹری کے بارے میں پتہ چل گیا ہے اور اب لازماً وہ وہاں پہنچیں گے اس لئے اب میرے لئے کیا حکم ہے"...... کرنل آرشیڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ شوٹر اور چیلاگو کو جس قدر خفیہ رکھا گیا تھا وہ سب بے کار ہو گیا۔ سب کچھ اوپن ہو گیا۔ ہیڈ کوارٹر بھی اور لیبارٹریاں بھی۔ ویری سیڈ"...... گارنر نے کہا۔

"مگر چیف۔ شوٹر ہیڈ کوارٹر تو اوپن نہیں ہوا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں رہا۔ ویسے بھی شوٹر کی ٹاپ میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اگر پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ نہ ہو سکے تو پھر شوٹر کو اوپن کر دیا جائے تاکہ کھل کر ان کا مقابلہ ہو سکے تو اب وہ وقت آ گیا ہے۔

شوٹر کا ہیڈ کوارٹر واقعی لیبارٹری میں ہے اور ہوسٹن کے شمالی علاقے راس فیلڈ میں ہے۔ اسرائیل میں نہیں ہے۔ البتہ سپر سیٹلائٹ کے ذریعے خصوصی انتظامات اس انداز میں کئے گئے تھے کہ سب یہی سمجھیں کہ یہ اسرائیل میں ہے اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو نجانے کہاں سے معلوم ہو گیا۔ بہرحال اب اسے مزید چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"...... گارنر نے کہا۔

"اوہ ۔اوہ ۔ پھر تو واقعی یہ انتہائی خطرناک بات ہے چیف ۔اب یہ لوگ برٹن نہیں جائیں گے بلکہ سیدھے ہوسٹن پہنچیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں پہنچ بھی چکے ہوں کیونکہ وہ لوگ اپنے مشن پر نگاہ رکھتے ہیں اور ان کا مشن اس کی پلان کی واپسی ہے "...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو ۔یہاں اب ان کے مقابلے میں جو لوگ اتارے جائیں گے ان کے مقابل یہ لوگ ایک لمحے کے لئے بھی نہ ٹھہر سکیں گے ۔ شوٹر کے تمام انتظامات ایسے وقت کے لئے پہلے سے ہی کئے ہوئے ہیں ۔ البتہ تم واپس برٹن پہنچ جاؤ اور لیبارٹری میں رہو ۔ فاکسن سینڈیکیٹ باہر کام کرتا رہے گا"...... گارنر نے کہا۔

"یس چیف "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گارنر نے رسیور رکھ دیا اور ساتھ پڑے ہوئے ایک اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"بلیک بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

"چیف بول رہا ہوں "...... گارنر نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف "...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کا گروپ ہوسٹن پہنچ رہا ہے یا پہنچ چکا ہے ۔ چار مردوں اور ایک عورت پر مشتمل گروپ ہے ۔انہیں معلوم ہو

گیا ہے کہ شوٹر کا ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری راس فیلڈ میں ہے ۔ تم فوری طور پر کنگ کو احکامات دے دو کہ وہ پورے ہوسٹن میں اپنے آدمیوں کو احکامات دے دے کہ انہوں نے اس گروپ کو ہلاک کرنا ہے ۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور تم راس فیلڈ کے حفاظتی انتظامات کو اوپن کر دو ۔ میں سیٹلائٹ ایئر گیس آن کر دیتا ہوں ۔ راس فیلڈ کے مرکزی پہاڑی علاقے سے اب ایک آدمی بھی زندہ نہیں بچنا چاہئے "...... چیف نے کہا۔

"یس چیف "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کسی چیکنگ کے چکر میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ہم نے ہر صورت میں ان کا خاتمہ کرنا ہے "...... گارنر نے کہا۔

"یس چیف "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جیسے ہی یہ گروپ ختم ہو مجھے اطلاع دینی ہے تم نے "۔ چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر تیسرے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"رافٹ بول رہا ہوں "...... ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

"رافٹ ۔ شوٹر لیبارٹری میں ریڈ الرٹ کر دو اور یہ ریڈ الرٹ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک میں دوسرا حکم نہ دوں "۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گارنر نے رسیور رکھ دیا۔

"اب میں دیکھوں گا کہ یہ کیسے بچ کر ہوسٹن سے جاتے ہیں"۔ گارنر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت ہوسٹن کی ایک رہائشی کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھا۔ وہ صبح کو یہاں پہنچے تھے اور انہوں نے یہاں کے ایک پراپرٹی سینڈیکیٹ کے ذریعے یہ رہائش گاہ حاصل کی تھی۔ وہ سب سیاح بنے ہوئے تھے اور ان کے پاس باقاعدہ کاغذات بھی موجود تھے اور انہی کاغذات کی وجہ سے انہیں یہ کوٹھی اور دو کاریں آسانی سے مل گئی تھیں۔ عمران نے ہوسٹن کا نقشہ سامنے میز پر پھیلایا ہوا تھا اور وہ راس فیلڈ کے وسیع و عریض علاقے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ یہ علاقہ کافی وسیع تھا لیکن یہ سارے کا سارا علاقہ ویران پہاڑیوں پر مشتمل تھا۔ یہ سب چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں تھیں۔ البتہ ان میں اونچی پہاڑیوں کا ایک سلسلہ تھا جسے مرکزی پہاڑیاں کہا جاتا تھا۔ نقشے کے مطابق اس مرکزی پہاڑی علاقے کو کسی پرائیوٹ فرم نے حکومت سے باقاعدہ خرید رکھا تھا اور انہوں

نے وہاں ایک ٹورسٹ ویلج بنایا ہوا تھا جہاں انہوں نے ہوسٹن کے انتہائی قدیم ترین کلچر کو نمایاں کیا ہوا تھا۔ ایک پختہ سڑک راس فیلڈ سے اس ٹورسٹ ویلج کو جاتی تھی اور یہ ویلج سیاحوں سے ہر وقت بھرا رہتا تھا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"راس فیلڈ ٹورسٹ ویلج کے مینجر کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

"ٹورسٹ ویلج"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں ایک سیاح بول رہا ہوں۔ ہم ٹورسٹ ویلج کی سیر کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے کیا ٹائمنگ ہیں اور مزید تفصیلات کیا ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"سوری جناب۔ کل سے ٹورسٹ ویلج ہنگامی طور پر ختم کر دیا گیا ہے کیونکہ اس سارے علاقے کو ایکریمین فوج نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ وہاں وہ کوئی فوجی پراجیکٹ مکمل کر رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا یہ ویلج ختم کر دیا گیا ہے یا یہ سیٹ اپ عارضی ہے"۔

عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو چھ ماہ کے لئے بند کیا گیا ہے۔ بعد میں معلوم نہیں۔ ہم بھی آخری سامان کی ڈیلیوری کے لئے یہاں موجود ہیں۔ ایک گھنٹے بعد ہم بھی چلے جائیں گے اور پھر ویلج مکمل طور پر کلوز ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ لارڈ کی نہ صرف لاش مل گئی ہے بلکہ انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ اس نے ہمیں یہاں کے بارے میں بتا دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ لیبارٹری یا ہیڈ کوارٹر تو یہودیوں کی پرائیوٹ تنظیم کا ہے۔ ایکریمین فوج کا تو نہیں ہے۔ پھر"...... صفدر نے کہا۔

"شوٹر نے پہلے سے کوئی چکر چلا رکھا ہو گا۔ بہرحال اب وہاں ایکریمین فوج ہو گی اور کچھ نہیں ہو گا اور چھ ماہ کا مطلب ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو مکمل طور پر کیموفلاج کر لیا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔ اس کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"سٹار پراپرٹی سینڈیکیٹ سے مینجر ہنری بول رہا ہوں جناب"۔

دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ فرمایئے۔ کیسے فون کیا ہے"...... عمران نے کہا۔ ویسے وہ مینجر کی آواز پہچان گیا تھا کیونکہ وہ اس سے ملے تھے اور اسی سے یہ کوٹھی انہوں نے حاصل کی تھی۔

"جناب۔ آپ ہماری کوٹھی فوری طور پر خالی کر دیں۔ اپنا ایڈوانس بھی واپس لے لیں اور جتنا آپ نے ایڈوانس دیا ہے اتنا ہی ہرجانہ بھی ہم دینے کے لئے تیار ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیوں۔ کیا ہوا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ہم کنگ اور اس کے آدمیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور نہ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری کوٹھی میزائلوں سے اڑا دی جائے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا مطلب۔ کون کنگ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہم کوٹھی خالی کر دیتے ہیں۔ ہم ہوٹل میں شفٹ ہو جائیں گے اور آپ سے کوئی ہرجانہ بھی نہیں لیں گے کیونکہ آپ شریف آدمی ہیں اور آپ کا کوئی نقصان ہماری وجہ سے نہ ہو گا لیکن ہوا کیا ہے۔ تفصیل تو بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ بے حد شکریہ سر۔ یہاں ایک بہت خوفناک سینڈیکیٹ ہے جناب جسے کنگ سینڈیکیٹ کہا جاتا ہے۔ یہ انتہائی خوفناک جرائم پیشہ لوگ ہیں اور پورے ہوسٹن میں ان کا جال پھیلا ہوا ہے۔ یہاں ان کا ہی حکم چلتا ہے۔ کنگ اس سینڈیکیٹ کا سربراہ ہے

اور کنگ کلب ایسٹام روڈ پر واقع ہے۔ ان کا مرکزی اڈا ہے۔ کنگ سینڈیکیٹ کے آدمی نشانی کے طور پر گلے میں سرخ رومال باندھتے ہیں جناب۔ کنگ سینڈیکیٹ کے دو آدمی یہاں میرے پاس آئے اور مجھے انہوں نے کہا کہ انہیں ایک گروپ کی تلاش ہے جس میں چار مرد اور ایک عورت شامل ہے اس لئے ہم نے اگر کسی گروپ کو کوئی رہائش گاہ دی ہے تو انہیں بتا دیا جائے۔ میں نے انہیں بتایا کہ ہم نے کل سے آج تک چار رہائش گاہیں دی ہیں وہ سنگل آدمیوں کے نام پر بک ہیں اور اب ہمیں نہیں معلوم کہ وہاں کتنے افراد موجود ہیں۔ انہوں نے مجھے دھمکی دی ہے کہ اگر میں نے غلط بیانی کی تو وہ میرے پورے خاندان کو اڑا دیں گے اور پھر کوٹھی کو بھی میزائلوں سے تباہ کر دیں گے۔ میں نے رجسٹر ان کے سامنے رکھ دیا۔ انہوں نے ساری تفصیلات نوٹ کر لیں اور کہا کہ وہ چیک کریں گے۔ وہ بھی ابھی گئے ہیں۔ میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کیونکہ مجھے بتایا گیا تھا کہ آپ کی تعداد بھی پانچ ہے اور آپ کے ساتھ ایک خاتون بھی ہے"...... مینجر ہنری نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ ہم فوری طور پر کوٹھی خالی کر رہے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ آپ کا کوئی نقصان ہو۔ بعد میں آپ سے بات ہو جائے گی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"چلو اٹھو۔ ہم نے اس کنگ کلب جانا ہے۔ بازار سے خریدا ہوا اسلحہ جیبوں میں ڈال لو۔ اس سینڈیکیٹ کے بارے میں سنا ہوا ہے

که انتہائی خطرناک ہے اور یقیناً اس کنگ کو اس لیبارٹری اور اس کے سیٹ اپ کے بارے میں تفصیلات کا بھی علم ہو گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ علیحدہ علیحدہ گروپ کی صورت میں پیدل چلتے ہوئے کالونی سے باہر آئے اور پھر وہ دو ٹیکسیاں لے کر کنگ کلب کی طرف بڑھ گئے۔ کنگ کلب دو منزلہ عمارت تھی اور وہاں آنے جانے والے سب عام غنڈے اور بدمعاش تھے۔ البتہ وہاں سرخ رومال والے بھی کثیر تعداد میں موجود تھے۔ وہ سب اندر ہال میں داخل ہوئے تو ہال منشیات کے دھوئیں اور سستی شراب کی تیز اور مکروہ بو سے بھرا ہوا تھا۔ عمران سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں ایک پہلوان نما آدمی موجود تھا جبکہ وہاں چار لڑکیاں سروس دینے میں مصروف تھیں۔

" کنگ سے کہو کہ ناراک سے وارنر برادرز کا مائیکل آیا ہے۔ بہت بڑا سودا کرنا ہے"...... عمران نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کاؤنٹر پر کھڑے پہلوان نما آدمی سے کہا۔

" وارنر برادرز۔ ناراک۔ وہ کون ہیں"...... اس پہلوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ناراک کا سب سے بڑا سینڈیکیٹ ہے۔ ساری دنیا کے لوگ اس کا نام جانتے ہیں۔ مجھے حیرت ہے کہ تم نہیں جانتے۔ تمہارا باس کنگ ضرور جانتا ہو گا۔ اس سے بات کرو"...... عمران نے کہا۔ اس کے ساتھ صرف صفدر اور تنویر تھے جبکہ جولیا اور کیپٹن شکیل ہال

میں داخل ہی نہ ہوئے تھے۔ وہ باہر ہی رک گئے تھے کیونکہ یہاں کا ماحول بتا رہا تھا کہ جولیا کا یہاں آنا پرابلم بن سکتا ہے اس لئے عمران نے انہیں باہر رکنے کا کہا تھا۔ اس پہلوان نما آدمی نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" کاؤنٹر سے انتھونی بول رہا ہوں۔ تین ایکریمین آئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ ناراک کے بہت بڑے سینڈیکیٹ وارنر برادرز کی طرف سے آئے ہیں۔ چیف کنگ سے کوئی بڑا سودا کرنا چاہتے ہیں"۔ کاؤنٹر مین نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے سر۔ میں بھجواتا ہوں انہیں"...... دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کاؤنٹر مین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک طرف موجود ایک آدمی کو اشارہ کیا تو وہ آدمی تیزی سے چلتا ہوا ان کے قریب پہنچ گیا۔

" جناب میتھو صاحب مینجر ہیں۔ ان سے آپ ملاقات کر لیں۔ وہ چیف کنگ سے بات کر سکتے ہیں اور چیف کی اجازت کے بغیر ان سے کوئی نہیں مل سکتا"...... اس بار پہلوان نما آدمی کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور اس آدمی کی رہنمائی میں وہ تینوں ایک کافی بڑے آفس میں پہنچ گئے۔ یہاں ایک گٹھے ہوئے جسم کا آدمی موجود تھا۔ وہ اپنے چہرے مہرے سے ہی بدمعاشوں کا سربراہ نظر آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر کمینگی اور خباثت کے تاثرات

پوری طرح نمایاں تھے۔ ہتھوڑے کی طرح آگے کو نکلی ہوئی بھاری
ٹھوڑی اسے انتہائی سنگدل اور سفاک طبیعت ظاہر کر رہی تھی اور
آنکھوں میں تیز اور شیطانی چمک تھی۔ سامنے ایک شراب کی بوتل
بھی موجود تھی۔

" آیئے۔ آیئے۔ میرا نام میتھو ہے۔ میں کنگ کلب کا مینجر ہوں"۔
اس آدمی نے اٹھ کر بڑے گرمجوشانہ لہجے میں کہا اور مصافحہ کے لئے
ہاتھ بڑھا دیا۔

" میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں مارشل اور جوزف۔
ہم ناراک کے وارنر برادرز کے نمائندہ ہیں"...... عمران نے اس سے
مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب میز کی دوسری طرف کرسیوں
پر بیٹھ گئے۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... میتھو نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے
ہوئے کہا۔

" فی الحال کچھ نہیں۔ جب تک ہم اپنا کام مکمل نہ کر لیں۔ ہم
ڈیوٹی پر ہیں۔ بعد میں آپ کی دعوت قبول کی جا سکتی ہے"۔ عمران
نے کہا تو میتھو مسکرا دیا۔

" چیف کنگ تو آپ سے ملاقات نہیں کر سکتے۔ ان کا سارا کام
میں کرتا ہوں۔ آپ مجھ سے بات کریں"...... میتھو نے کہا۔

" سوری۔ یہ ہمارے اصول کے خلاف ہے۔ دس کروڑ ڈالرز کا
بہت بڑا سودا ہے اور اس سودے کی تکمیل کے بعد ایسے کئی سودے

مزید بھی ہو سکتے ہیں لیکن بات صرف کنگ سے ہی ہو سکتی ہے۔
ویسے نہیں"...... عمران نے کہا۔

" کیا آپ اس بات کی تصدیق کرا سکتے ہیں کہ آپ واقعی وارنر
برادرز کے نمائندے ہیں"...... میتھو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ کیوں نہیں۔ ایسا معلوم کرنا آپ کا حق ہے"...... عمران
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے
ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا اور پھر اس سے پہلے کہ میز کی دوسری
طرف بیٹھا ہوا میتھو چونکتا تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی میز پر
پڑی ہوئی شراب کی بوتل کا ڈھکن اچھل کر نیچے گرا اور چند لمحے
ڑھک کر ساکت ہو گیا اور عمران نے جس تیزی سے مشین پسٹل
نکالا تھا اسی تیزی سے واپس جیب میں ڈال لیا۔

" میں نے فائرنگ سے بوتل کا ڈھکن کھول دیا ہے۔ ویسے آپ
چیک کر سکتے ہیں اس پر صرف گولیوں کی رگڑ کے نشانات ہوں گے
ے نقصان نہیں پہنچا ہو گا اور اس کے بعد مجھے یقین ہے کہ آپ کو
مزید ثبوت کی ضرورت نہیں پڑے گی کیونکہ پوری دنیا میں یہ بات
تسلیم کی جاتی ہے کہ وارنر برادرز سے تعلق رکھنے والے ہر آدمی کا
نشانہ بے مثال ہوتا ہے"...... عمران نے بڑے دوستانہ لہجے میں
مسکراتے ہوئے کہا تو بت بنے بیٹھے میتھو نے حرکت کی اور ہاتھ بڑھا
کر اس نے میز پر پڑا ہوا ڈھکن اٹھایا اور اسے الٹ پلٹ کر دیکھنا
شروع کر دیا۔

"یہ ۔ یہ کیا جادو ہے ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ بوتل کو بھی کچھ نہیں ہوا اور ڈھکن پر بھی صرف رگڑ کے نشانات ہیں اور ڈھکن کھل کر نیچے گر گیا ہے وہ بھی مشین پسٹل کی فائرنگ سے ۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... میتھو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"جب کسی مشین کے کسی بولٹ کا نٹ آسانی سے نہ کھل رہا ہو تو اس پر اس انداز میں ضربیں لگائی جاتی ہیں کہ وہ جھٹکے سے کھل جائے ۔ یہی کام میں نے مشین پسٹل کی گولیوں سے کیا ہے۔ پہلی گولی نے اسے ضرب لگائی تو اس کا ایک پیچ کھل گیا۔ دوسری ضرب سے دوسرا۔ اس کے ساتھ ہی ہر ضرب پر وہ کھل کر اوپر کو اٹھتا گیا اور تیسری گولی کی ضرب کھا کر وہ پوری طرح نہ صرف کھل گیا بلکہ اچھل کر میز پر گرا اور لڑکھڑا کر رک گیا۔ بے شک دیکھ لو۔ اس پر تین سے زیادہ ضربات کے نشانات نہیں ہوں گے اور وہ بھی صرف نشانات"...... عمران نے شعبدہ بازوں کے سے لہجے میں کہا تو میتھو نے الٹ پلٹ کر ڈھکن کو واقعی اس طرح دیکھنا شروع کر دیا جیسے عمران نے کہا تھا اور پھر اس کے چہرے پر مزید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ گو وہ بھی عمران کے اس ناقابل یقین مظاہرے پر حیران ہو رہے تھے لیکن انہوں نے حیرت کے تاثرات اپنے چہروں پر ظاہر نہ ہونے دیئے تھے۔

"ناقابل یقین ۔ حیرت انگیز۔ مشین پسٹل کی گولیوں سے بغیر نشانہ باندھے ڈھکن کو کھول دینا۔ کم از کم میرے نزدیک تو ناممکن ہے لیکن یہ سب کچھ میری آنکھوں کے سامنے ہوا ہے اس لئے مجھے یقین کرنا پڑ رہا ہے۔ آپ واقعی نشانہ بازی کی بلندیوں پر ہیں مسٹر مائیکل ۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ آپ کا تعلق واقعی وارنر برادرز سے ہی ہو گا کیونکہ میں نے بھی سن رکھا ہے کہ وارنر برادرز کے آدمی نشانہ بازی کے ماہر ہوتے ہیں لیکن یہ مہارت اس درجے تک ہو گی اس کا تو میں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا"۔ میتھو نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"اب آپ کنگ سے بات کریں تاکہ ہم اپنی ڈیوٹی مکمل کر سکیں"...... عمران نے کہا تو میتھو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"میتھو بول رہا ہوں چیف ۔ یہاں میرے آفس میں ناراک کے وارنر برادرز کے تین خصوصی نمائندے موجود ہیں ۔ وہ آپ سے دس کروڑ ڈالرز کا وارنر برادرز کی طرف سے سودا کرنا چاہتے ہیں ۔ میں نے چیکنگ کر لی ہے چیف ۔ وہ اصل آدمی ہیں"...... میتھو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف "...... دوسری طرف سے بات سن کر اس نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر

موجود بٹن پریس کیا تو اس کے آفس کی دائیں دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈ میں ہو گئی اور اب وہاں ایک لفٹ کیبن نظر آ رہا تھا۔

"آپ اس لفٹ میں سوار ہو جائیں۔ یہ آپ کو چیف کے آفس تک پہنچا دے گی۔ آفس سے باہر جو افراد موجود ہوں گے انہیں آپ بلیک ڈے کا کوڈ کہیں گے لیکن ایک بات بتا دوں جناب کہ چیف کا وقت بے حد قیمتی ہوتا ہے اس لئے آپ نے جو کچھ کہنا ہے فوری کہہ دیں"...... میتھو نے کہا۔

"تھینک یو مسٹر میتھو۔ ویسے آپ بے فکر رہیں۔ ہمیں چیف صاحبان سے بات کرنے کی پوری پریکٹس ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو میتھو بھی مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں اس کیبن میں داخل ہوئے تو سامنے والی دیوار برابر ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی لفٹ تیزی سے نیچے اترتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد لفٹ رکی۔ اس کا دروازہ کھلا اور وہ تینوں باہر آ گئے۔ یہ ایک راہداری تھی جس کی ایک سائیڈ میں دیوار تھی جبکہ دوسری سائیڈ کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ دروازے کے باہر دو مسلح آدمی موجود تھے۔ ان میں سے ایک ان کے باہر آتے ہی تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔ وہ بڑا ہوشیار اور چوکنا نظر آ رہا تھا۔

"بلیک ڈے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ آدمی بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کا تنا ہوا جسم بھی ڈھیلا پڑ گیا تھا۔

"آئیے جناب"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اطمینان سے چلتے ہوئے اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ دروازے کے قریب کھڑے دوسرے آدمی نے ہاتھ اٹھا کر سائیڈ دیوار پر موجود ایک مخصوص جگہ پر رکھ کر دبایا تو دروازے کے اوپر جلتا ہوا سرخ رنگ کا بلب بجھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ میکانکی انداز میں خود بخود کھلتا چلا گیا اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت اندر داخل ہوا تو یہ ایک طویل و عریض آفس تھا جس میں ایک انتہائی قیمتی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک دیو قامت آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے گہرے براؤن رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور شوخ رنگ کی ٹائی باندھ رکھی تھی۔ اس کا چہرہ بھی اس کے جسم کے مطابق خاصا چوڑا اور خاصا رعب دار تھا۔ چہرے پر زخموں کے مندمل نشانات بھی جگہ جگہ نظر آ رہے تھے۔ اس آدمی کو دیکھتے ہی پہلا احساس یہی ہوتا تھا کہ یہ آدمی جسمانی طور پر طاقتور ہونے کے ساتھ ساتھ پھرتیلا بھی ہو گا۔ اس نے دونوں ہاتھ میز پر رکھے ہوئے تھے اور اس کی نظریں عمران اور اس کے پیچھے آنے والے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔

"بیٹھو"...... اس آدمی نے اٹھے بغیر جھٹکے دار لہجے میں کہا۔ اس کی آواز بھی اس کے جسم کی مناسبت سے پاٹ دار تھی اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت بڑے اطمینان سے میز کی دوسری طرف بیٹھ گیا۔

"کیا سودا ہے"...... اس آدمی نے پہلے کی طرح جھٹکے

پاٹ دار آواز میں کہا۔

"تمہارا سینڈیکیٹ یہاں ہوسٹن میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کر رہا ہے۔ تم نے یہ کام کس کے کہنے پر شروع کیا ہے"...... عمران نے بڑے سرد لہجے میں کہا تو وہ دیو قامت آدمی یکلخت اچھل پڑا۔

"تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ تم تو ناراک سے آئے ہو۔ پھر تمہیں کیسے معلوم ہے کہ ہم یہاں کیا کر رہے ہیں"...... کنگ کے لہجے میں حیرت تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس کا میز پر رکھا ہوا ایک ہاتھ تیزی سے نیچے ہوا ہی تھا کہ دوسرے لمحے یکلخت تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کمرہ کنگ کے حلق سے نکلنے والی بے ساختہ چیخ سے گونج اٹھا۔ اس نے بے اختیار ہاتھ اپنی گردن پر رکھا ہی تھا کہ دوسرے لمحے سائیڈ پر بیٹھا ہوا تنویر گولی کی طرح میز کی سائیڈ سے آگے بڑھ کر اس کے قریب پہنچا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ایک بار پھر کنگ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا اور وہ کرسی پر ہی جھول گیا تھا۔ تنویر نے پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں اس کی کنپٹی پر مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے مارا تھا اور پہلی ہی ضرب سے اس دیو قامت آدمی کی گردن ڈھلک گئی تھی اور اس کا جسم کرسی پر ہی ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ اسی لمحے صفدر اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ تنویر کے پاس پہنچ گیا۔ پھر ان دونوں نے مل کر اسے کرسی سے گھسیٹ کر نیچے اور قالین پر گھسیٹتے ہوئے ایک جھٹکے سے اٹھا کر ایک صوفے کی کرسی پر بٹھا دیا جبکہ عمران نے اس دوران اٹھ کر دروازے کو اندر

سے لاک کر دیا تھا تاکہ باہر سے اسے کھولا نہ جا سکے۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے واپس آ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے جھٹکے دار لہجے میں کنگ کی آواز میں کہا۔

"میتھو بول رہا ہوں چیف۔ وانرز برادرز کے آدمی پہنچ گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں اور میں ان سے انتہائی اہم مذاکرات میں مصروف ہوں اس لئے جب تک میں نہ کہوں مجھے ڈسٹرب نہ کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"یس چیف۔ دراصل میں نے اس لئے یہ بات پوچھی تھی کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں رپورٹ آپ کو دینی تھی۔ ان کے بارے میں ابھی تک کہیں سے بھی کوئی اطلاع نہیں مل سکی اس لئے میرا خیال ہے کہ وہ لوگ ابھی ہوسٹن پہنچے ہی نہیں"...... میتھو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کارروائی جاری رکھو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس دوران صفدر ایک پردہ اتار کر اس کی رسی بنا کر اس سے کنگ کو کرسی سے باندھ چکا تھا۔

"یہ خاصا طاقتور آدمی ہے اس لئے تمہارا یہ پردہ شاید اسے کور نہ کر سکے اس لئے مشین پسٹل اس کے سر کی عقبی طرف لگائے رکھو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آگے بڑھ کر اس نے

دونوں ہاتھوں سے کنگ کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد کنگ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے اور عمران نے دونوں ہاتھ ہٹائے اور ایک کرسی اٹھا کر اس کے قریب رکھی اور اس پر بیٹھ گیا جبکہ تنویر اس کی سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں بھی مشین پسٹل تھا جبکہ صفدر صوفے کے عقب میں کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں بھی مشین پسٹل تھا۔

"یہ آسانی سے زبان نہیں کھولے گا"...... اچانک تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح آفس میں کام کرنے والے جلد ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔ ان کا صرف رعب اور دہشت ہوتی ہے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے کنگ نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن صفدر نے ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ دیا تھا۔

"جوزف۔ اس کی گردن پر مشین پسٹل کی نال رکھ دو اور جیسے ہی میں اشارہ کروں تم نے ٹریگر دبا دینا ہے اور مارشل تم بھی اشارہ ملتے ہی، اگر یہ کوئی غلط حرکت کرے تو مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دینا"...... عمران نے باقاعدہ ڈرامے کے ہدایت کاروں کی طرح ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ۔ یہ کیا۔ تم کون ہو"...... کنگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس نے بہرحال گردن گھما کر دیکھ لیا تھا کہ سامنے کھڑے تنویر کے ہاتھ میں مشین پسٹل ہے اور اس کا رخ اس

طرف ہی ہے اور اسے یہ بھی احساس ہو گیا تھا کہ اس کی گردن کے عقبی حصے میں مشین پسٹل کی ٹھنڈی نال چپکی ہوئی ہے۔

"ہم وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں جنہیں میتھو اور اس کے آدمی ہوسٹن میں تلاش کرتے پھر رہے ہیں"...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا تو کنگ نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے ایک تو بندھے ہونے کی وجہ سے اور دوسرا صفدر کے ہاتھ کے دباؤ کی وجہ سے وہ بیٹھے رہنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

"تم۔ تم۔ مگر تم یہاں۔ وہ میتھو تو کہہ رہا تھا کہ اس نے چیکنگ کر لی ہے۔ تم اصل آدمی ہو۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... کنگ نے کہا۔

"میتھو کو ہم نے اطمینان کرا دیا تھا۔ اس کی فکر مت کرو۔ تم اپنی بات کرو۔ ہمیں صرف اتنا بتا دو کہ تمہیں یہ کام کس نے دیا تھا"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ یہ کام میتھو کرتا ہے۔ مجھے تو صرف رپورٹ ملتی ہے"...... کنگ نے جواب دیا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"اوہ۔ پھر تو تم بے کار آدمی ہو۔ ٹھیک ہے۔ ختم کر دو اسے جوزف"...... عمران نے یکلخت اٹھتے ہوئے کہا تو صفدر ایک قدم پیچھے ہٹا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کنگ کی کھوپڑی کئی حصوں میں بکھر کر صوفے پر اور نیچے قالین پر جا گری۔ اس

کا جسم ایک جھٹکے سے ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ عمران تیزی سے مڑا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون کے نیچے ایک بٹن تھا۔ اس پر ڈائل موجود ہی نہ تھا اور عمران سمجھ گیا کہ کنگ صرف بٹن دبا کر میتھو سے رابطہ کرتا ہو گا۔ لازماً بات چیت میتھو ہی کرتا ہو گا"...... عمران نے بٹن پریس کر دیا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے میتھو کی آواز سنائی دی۔

"میتھو تم نے واقعی کام دکھایا ہے۔ وانرز برادرز نے ہمیں بہت بڑا کام سونپا ہے۔ کروڑوں ڈالرز کا۔ تم میرے آفس آ جاؤ تاکہ تم تمام کام خود سمجھ لو"...... عمران نے کنگ کی آواز اور لہجے میں قدرے مسرت بھرے انداز میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے میتھو کی بھی مسرت بھری آواز سنائی دی اور عمران نے رسیور رکھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر لاک کھولا اور پھر سائیڈ پر ہو کر کھڑا ہو گیا جبکہ صفدر اور تنویر چونکہ پہلے ہی سائیڈ پر تھے اس لئے وہ ویسے ہی کھڑے رہے۔ تھوڑی دیر بعد دروازے کے اوپر اندر کی طرف جلنے والا سرخ بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ میکانکی انداز میں کھلا ہی تھا کہ میتھو اندر داخل ہوا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اسے بازو سے پکڑا اور دوسرے لمحے میتھو کسی لٹو کی طرح گھومتا ہوا اس کے سینے سے لگ گیا جبکہ اس کے ساتھ ہی عمران نے ایڑی مار کر کھلے ہوئے سٹ کو دوبارہ بند کر دیا۔ اس کا ایک ہاتھ میتھو کے منہ پر

رکھا ہوا تھا۔ دروازہ بند ہوتے ہی عمران نے یکلخت میتھو کو آگے کی طرف دھکیلا اور دوسرے لمحے میتھو چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ عمران نے اسے آگے کی طرف دھکیلتے ہی بازو گھما دیا تھا اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر پڑا تھا۔ ایک ہی ضرب کھا کر میتھو چیختا ہوا نیچے قالین پر گرا اور چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر دروازے کو لاک کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فرش پر پڑے ہوئے میتھو کو سیدھا کیا اور پھر جھک کر اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد میتھو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ پھر جیسے ہی میتھو نے آنکھیں کھولیں عمران نے پیر اس کی گردن پر رکھ کر اسے تھوڑا سا موڑ دیا۔ اس کے ساتھ ہی میتھو کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے دوبارہ سیدھا ہو گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ تھوڑے سے اوپر کو اٹھے اور ایک جھٹکے سے نیچے گر گئے۔ اس کے منہ سے ہلکی سی خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں اس کا چہرہ یکلخت انتہائی مسخ ہو گیا تھا۔ عمران نے دباؤ کم کرنے کے ساتھ ہی پیر کو پیچھے کی طرف موڑ دیا تو میتھو کا چہرہ نارمل ہوتا چلا گیا۔

"تم نے کنگ کا حشر دیکھ لیا میتھو۔ اس کی کھوپڑی ہم نے اڑا دی ہے۔ اب تمہاری باری ہے۔ میں نے پیر کو معمولی سی حرکت مزید دے دی تو تم ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں ہلاک ہو جاؤ گے

جبکہ اگر تم زندہ بچنا چاہو تو یہ تمہارے لئے بہترین موقع ہے۔ تم کنگ کی جگہ لے کر بلا شرکت غیرے پورے سینڈیکیٹ کے چیف بن سکتے ہو۔ ویسے بھی عملی طور پر کام تم ہی کرتے ہو۔ کنگ صرف حکم چلاتا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کیا چاہتے ہو۔ پیر ہٹا دو۔ یہ تو انتہائی ہولناک عذاب ہے"...... میتھو نے رک رک کر کہا۔

"بولو۔ تعاون کرو گے یا"...... عمران نے پیر کو دوسری طرف تھوڑا سا موڑتے ہوئے کہا۔

"کروں گا۔ کروں گا۔ پیر ہٹاؤ۔ فار گاڈ سیک پیر ہٹاؤ"...... میتھو نے رک رک کر کہا تو عمران نے نہ صرف پیر ہٹا لیا بلکہ جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر ایک صوفے کی کرسی پر ڈال دیا۔ اس کے اشارے پر صفدر تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے عقب میں آگیا جبکہ تنویر بھی آگے بڑھ کر اس کی سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔ میتھو نے پوری طرح سنبھلتے ہی بے اختیار دونوں ہاتھوں سے چند لمحے اپنی گردن مسلی اور پھر اس نے ہاتھ ہٹا لئے۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہے"...... میتھو نے کہا۔

"ہم وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں جن کی تلاش کی رپورٹ ابھی تم نے کنگ کو دی تھی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو میتھو بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم۔ تم پاکیشیائی ایجنٹ اور یہاں۔ مم۔ مگر"...... میتھو نے

حالت واقعی خراب ہوتی جا رہی تھی۔

"ہم پورے ہوسٹن میں بکھرے ہوئے تمہارے آدمیوں کو صرف اس طرح ہی کنٹرول کر سکتے تھے کہ تمہیں اور کنگ کو کنٹرول کیا جائے۔ کنگ کو ہم نے اس لئے ہلاک کر دیا کہ کنگ عملی آدمی نہیں تھا۔ صرف دفتر میں بیٹھ کر حکم چلانے والا تھا جبکہ تم اصل آدمی ہو۔ اب آخری بار جواب دو کہ تم نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ زندہ رہنا ہے اور سینڈیکیٹ کا چیف بننا ہے یا کنگ کی طرح ہلاک ہونا ہے۔ بولو۔ جواب دو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تم نے جس طرح نشانہ بازی کا کمال دکھایا ہے اور اب جس طرح تم نے کنگ کو ہلاک کر دیا ہے اور کنگ کی آواز میں مجھے یہاں بلوایا ہے حالانکہ مجھے بیس سال ہو گئے ہیں کنگ کے ساتھ کام کرتے ہوئے لیکن میں بھی تمہاری آواز نہیں پہچان سکا اور پھر تم جس طرح ہمارے تمام آدمیوں کو ڈاج دے کر یہاں تک پہنچ گئے ہو ان ساری باتوں کو دیکھتے ہوئے میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں تمہارے ساتھ تعاون کروں گا اور ویسے بھی ہمارا سینڈیکیٹ بلیک کے ماتحت نہیں ہے"...... میتھو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کون بلیک"...... عمران نے کہا۔

"جس نے تمہارے بارے میں یہ مشن ہمیں دیا ہے"...... میتھو نے جواب دیا۔

"یہ بلیک کون ہے اور کہاں رہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"بلیک ٹورسٹ ویلج کا مالک اور مینجر ہے۔پہاڑیوں پر بنے ہوئے ٹورسٹ ویلج کا"...... میتھو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ویلج تو ختم کر دیا گیا ہے۔وہاں ایکریمین فوج نے قبضہ کر لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔اس کا مطلب ہے کہ وہاں ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہے۔مگر کیوں۔اوہ۔کیا تم وہاں جانا چاہتے تھے"...... میتھو نے کہا۔

"تم خاصے ذہین آدمی ہو۔ہاں۔ہم نے پاکیشیا کا ایک اہم دفاعی راز شوٹر کے ہیڈ کوارٹر سے حاصل کرنا ہے اور ہمارے پاس جو اطلاع ہے اس کے مطابق شوٹر کا ہیڈ کوارٹر ہوسٹن کی ان مرکزی پہاڑیوں کے اندر ہے اور وہاں ایک انتہائی خفیہ لیبارٹری بھی ہے اور اسے چھپانے کے لئے وہاں ٹورسٹ ویلج بنایا گیا ہو گا لیکن اب میں نے وہاں فون کیا تو مجھے بتایا گیا کہ ویلج ختم کر دیا گیا ہے اور وہاں ایکریمین فوج نے قبضہ کر لیا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ وہاں ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہے۔یہ سب کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"پہلے آپ وعدہ کریں کہ میرا نام سامنے نہیں آئے گا کیونکہ شوٹر بہت بڑی تنظیم ہے اور میں اور پورا سینڈیکیٹ کسی طرح بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔لیکن میں آپ کے ساتھ مکمل تعاون کرنے پر تیار ہوں"۔میتھو نے کہا۔

"مجھے وعدہ کرنے کی عادت نہیں ہے کیونکہ یہ میری فطرت کا

حصہ ہے کہ میں اپنے ساتھ تعاون کرنے والوں کو کبھی دھوکہ نہیں دیتا لیکن تمہارے اطمینان کے لئے وعدہ کر لیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وعدہ کر لیا۔

"بلیک۔ٹورسٹ ویلج کا باقاعدہ انچارج ہے۔اس مرکزی پہاڑی کے نیچے وہ لیبارٹری ہے اور لیبارٹری میں تمام سپلائی یہی بلیک کرتا ہے اور اس کی حفاظت بھی بلیک کے ذمے ہے۔بلیک نے باقاعدہ ہوسٹن کے ملٹری کے اعلیٰ حکام کو بھاری رشوت دے کر اپنے ساتھ ملایا ہوا ہے۔انہوں نے خفیہ طور پر ایک فوجی منصوبہ تیار کیا ہوا ہے جس کے تحت یہاں ان مرکزی پہاڑیوں پر ٹورسٹ ویلج عارضی طور پر ختم کر کے فوج تعینات کر دی جاتی ہے اور پھر جب خطرہ وغیرہ ختم ہو جاتا ہے تو منصوبے کو مؤخر کر کے فوج واپس بلائی جاتی ہے اور ٹورسٹ ویلج دوبارہ قائم کر دیا جاتا ہے۔ویسے وہاں ان پہاڑیوں پر بلیک نے انتہائی خفیہ طور پر ایسے آلات لگائے ہوئے ہیں کہ وہاں رینگنے والی ایک چیونٹی بھی ان کی نظروں سے نہیں چھپ سکتی اور فوج کے گھیراؤ کی وجہ سے وہاں تک کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا"۔میتھو نے کہا۔

"یہ بلیک کہاں ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اس مرکزی پہاڑی کے اندر ایک بڑی سی غار کے اندر اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے۔اسے باقاعدہ ایک بڑے ہال نما کمرے کی شکل دی گئی ہے۔اس کا دروازہ بھی چٹان کا ہے۔اندر مشینری بھی

نصب ہے اور آفس بھی ہے۔ بلیک اپنے چار ساتھیوں سمیت وہیں مستقل رہتا ہے"...... میتھو نے کہا۔

"کیا فوج بھی وہاں نہیں جا سکتی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ فوجیوں کو ایک ایریئے تک محدود کر دیا جاتا ہے"۔ میتھو نے کہا۔

"کیا اس بلیک سے تمہاری بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ فون پر ہو سکتی ہے۔ وہاں باقاعدہ سیٹلائٹ فون موجود ہے"...... میتھو نے کہا۔

"تم اسے فون کر کے کہو کہ کنگ ہلاک ہو چکا ہے اور تم اب سینڈیکیٹ کے چیف بن گئے ہو اور تمہارے آدمی مسلسل کام کر رہے ہیں لیکن ابھی تک ہمیں ٹریس نہیں کر سکے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی کسی کو کنگ کی ہلاکت کا علم نہیں ہے۔ مجھے اسے اوپن کر کے اس کے خاص آدمیوں کا خاتمہ بھی کرنا پڑے گا۔ پھر میں چیف بن سکتا ہوں۔ اس کے لئے مجھے کافی کام کرنا پڑے گا۔ اس سے پہلے اگر میں نے کام کیا تو پھر معاملہ میرے خلاف بھی جا سکتا ہے"...... میتھو نے کہا۔

"باہر موجود افراد بھی کنگ کے خاص آدمی ہوں گے"۔ عمران نے کہا تو میتھو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم باہر جاؤ اور ان دونوں کو ختم کر دو"...... عمران نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو تنویر تیزی سے سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کا لاک کھولا اور پھر ہینڈل پکڑ کر اسے کھینچا تو دروازہ کھل گیا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے باہر نکل گیا اور اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل چلنے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی کیونکہ اس دوران دروازہ بند ہو گیا تھا اور چونکہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے دروازہ بند ہوتے ہی باہر آوازیں سنائی دینا بند ہو گئی تھیں۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور تنویر واپس اندر آ گیا۔

"وہ دونوں ختم ہو گئے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"تمہارے جو آدمی ہمیں تلاش کر رہے ہیں ان کا انچارج کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"سارجنٹ"...... میتھو نے جواب دیا۔

"میتھو چلو ہم اب تمہارے دفتر چلتے ہیں۔ تم نے سب سے پہلے اس سارجنٹ کو فون کر کے اسے ہماری تلاش بند کرنے کا حکم دینا ہے"...... عمران نے کہا تو میتھو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر لفٹ کے ذریعے وہ اس کے آفس پہنچے اور پھر واقعی میتھو نے سارجنٹ کو فون کر کے پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش ختم کرنے کا حکم دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم یہ چیف بننے والی کارروائی کتنے عرصے میں مکمل کر لو گے"۔

عمران نے کہا۔

" مجھے چار پانچ گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے "....... میتھو نے جواب دیا۔

" او کے ۔ ہم چار پانچ گھنٹے بعد دوبارہ آئیں گے پھر تم سے مزید بات چیت ہو گی "....... عمران نے کہا تو میتھو نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ انہیں دروازے تک چھوڑنے خود آیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے باہر جانے پر وہ واپس مڑ گیا۔

گارنر اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "....... گارنر نے کہا۔

" بلیک بول رہا ہوں چیف "....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو گارنر چونک پڑا۔

" ہاں ۔ کیا رپورٹ ہے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں "۔ گارنر نے کہا۔

" چیف ۔ پورے ہوسٹن میں مکمل ناکہ بندی ہے ۔ ایک ایک آدمی کو چیک کیا گیا ہے لیکن وہ لوگ ٹریس نہیں ہو سکے ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ہوسٹن نہیں آئے "....... بلیک نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

" ہو سکتا ہے ایسا ہو لیکن یہ چیکنگ اس وقت تک رہنی چاہئے

جب تک ان کا خاتمہ نہ ہو جائے ۔ ضروری نہیں کہ وہ یہاں آئیں ۔ وہ برٹن بھی جا سکتے ہیں اور وہاں کرنل آرشیڈ اور فاکسن سینڈیکیٹ ان کا خاتمہ کر دے گا"...... گارنر نے کہا۔

"یس باس ۔ ویسے ایک اہم اطلاع ہے کہ کنگ کے گروپ میں بغاوت ہو گئی ہے اور میتھو اور کنگ کے گروپ میں شدید لڑائی ہوئی ہے جس میں کنگ اور اس کے خاص آدمی ہلاک ہو گئے ہیں اور اب کنگ کی جگہ میتھو نے لے لی ہے ۔ ویسے بھی اصل اور عملی آدمی وہی تھا اس نے ہی مجھے فون کر کے یہ ساری بات بتائی ہے اور اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ آپ کا اسی طرح تابعدار رہے گا جس طرح کنگ رہتا تھا"...... بلیک نے کہا۔

"مجھے ان کی آپس کی لڑائی سے کوئی مطلب نہیں ۔ ہمیں کام چاہئے ۔ چاہے کنگ کرے یا میتھو"...... گارنر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس چیف ۔ میتھو کام کر رہا ہے"...... بلیک نے کہا۔

"تم نے جو پروگرام بنایا ہے اسے جاری رکھو اور خود بھی الرٹ رہنا ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ سینڈیکیٹ سے ٹریس نہ ہوں اور تم تک پہنچ جائیں"...... گارنر نے کہا۔

"جناب ۔ ان لوگوں کی تلاش جاری ہے اور اس وقت تک جاری رہے گی جب تک آپ مزید حکم نہ دیں گے"...... بلیک نے جواب دیا۔

"اوکے"...... گارنر نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ چند لمحے وہ بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"یس ۔ کرنل آرشیڈ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی کرنل آرشیڈ کی آواز سنائی دی ۔

"چیف بول رہا ہوں"...... گارنر نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف ۔ کیا ہوا ہوسٹن میں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"یہاں وہ لوگ آئے ہی نہیں اور میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ وہ لازماً برٹن ہی پہنچیں گے اس لئے تم نے ہوشیار رہنا ہے"...... گارنر نے کہا۔

"میں تو پوری طرح الرٹ ہوں چیف ۔ لیکن میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کی فطرت سے بھی واقف ہوں ۔ یہ لوگ ہمیشہ اپنے مشن کے پیچھے دوڑتے ہیں اور ان کا مشن بہرحال وہ کی پلان حاصل کرنا ہے ۔ یا تو یہ ہو سکتا ہے کہ آپ وہ کی پلان مجھے بھجوا دیں اور پھر یہ بات ان تک پہنچا دی جائے اور وہ وہاں کی بجائے یہاں پہنچ آئیں گے پھر میں ان کا شکار کھیل سکوں گا ورنہ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ وہ وہیں پہنچے ہوں گے ۔ یہ دوسری بات ہے کہ کنگ سینڈیکیٹ انہیں ٹریس نہ کر سکا کیونکہ وہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں ۔ وہ عام بدمعاشوں کے بس کا روگ نہیں ہیں"...... کرنل

آرشیڈ نے کہا۔

"یہاں کے انتظامات ایسے ہیں کہ یہاں وہ کسی صورت بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ بلیک نے ریڈ الرٹ کر رکھا ہے اور ویسے بھی بلیک کی صلاحیتوں کو تم جانتے ہو۔ اس کے بعد لیبارٹریوں کے حفاظتی انتظامات ہیں اور پھر میں خود بھی یہاں موجود ہوں اور میں نے لیبارٹری میں بھی ریڈ الرٹ کرا رکھا ہے۔ یہاں اگر وہ آئے تو ہر صورت میں لاشوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔ مجھے اصل فکر وہاں کی ہے"...... گارنر نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف آپ قطعی بے فکر رہیں۔ یہاں سے بھی ان کی لاشیں ہی واپس جائیں گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے"...... گارنر نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ یکلخت فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... گارنر نے کہا۔

"بلیک بول رہا ہوں چیف۔ انتہائی اہم اطلاع ملی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا"...... گارنر نے چونک کر پوچھا۔

"چیف۔ میتھو نے اطلاع دی ہے کہ اس نے ایک گروپ ٹریس کیا ہے جو ہوسٹن کی ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی میں رہائش پذیر تھا۔ اس گروپ میں چار مرد اور ایک عورت ہے۔ یہ پانچوں ... کہ قد و قامت اور انداز بتا رہے ہیں کہ وہ

لوگ نہیں ہیں۔ اس پر میتھو نے اس کوٹھی پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرائی اور پھر ان پانچوں کو وہاں سے اٹھوا کر اپنے ایک خاص پوائنٹ پر پہنچایا۔ وہاں میتھو نے اپنے سامنے انتہائی جدید میک اپ واشر سے ان کے میک اپ واش کرائے لیکن کسی کا میک اپ واش نہیں ہوا جس پر میتھو الجھ گیا لیکن اس کا کہنا ہے کہ یہ لوگ وہی ہیں جنہیں تلاش کرنے اور ہلاک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس نے مجھ سے بات کی ہے اور پوچھا ہے کہ کیا انہیں ہلاک کر دیا جائے یا میں انہیں کسی طرح چیک کروں گا"...... بلیک نے کہا۔

"اس میں اہم اطلاع کیا ہے۔ اگر ان کے میک اپ واش نہیں ہوئے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ وہ لوگ نہیں ہیں۔ اب چونکہ میتھو نے انہیں اغوا کرا لیا ہے اس لئے وہ انہیں ہلاک کر دے اور اصل گروپ کو تلاش کرے"...... گارنر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ کرنل آرشیڈ نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ خاص طور پر ان کا لیڈر عمران میک اپ کے ایسے ایسے فارمولے جانتا ہے کہ جسے کسی بھی جدید سے جدید میک اپ واشر سے بھی واش نہیں کیا جا سکتا جبکہ بعض اوقات سادہ پانی سے بھی میک اپ صاف ہو جاتا ہے۔ اس کے خیال کے تحت میں نے میتھو سے کہا کہ وہ سادہ پانی استعمال کر کے دیکھے اور پھر اس نے مجھے بتایا کہ سادہ پانی سے بھی میک اپ واش نہیں ہوئے لیکن میتھو اب بھی بضد ہے اس لئے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ کرنل آرشیڈ سے بات

کریں۔ ہو سکتا ہے کہ اسے کسی اور نسخے کا علم ہو جسے استعمال کرنے
سے حقیقت سامنے آسکے "...... بلیک نے کہا۔

" نہیں ۔ یہ میری توہین ہے کہ میں اس سے ایسی باتیں پوچھتا
رہوں ۔ تم میتھو کو کہہ دو کہ وہ انہیں ہلاک کر دے ۔ اگر وہ اصل
ہوں گے تب بھی تو انہوں نے ہلاک ہونا ہے اور اگر اصل نہیں
ہوں گے تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا "...... گارنر نے فیصلہ کن لہجے
میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

" ہونہہ ۔ نانسنس ۔ میں آرشیڈ سے پوچھوں ۔ چیف ہو کر ۔
نانسنس "...... گارنر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز
کھول کر اس میں سے شراب کی ایک چھوٹی بوتل نکالی اور اس کا
ڈھکن کھول کر اس نے اسے منہ سے لگا لیا۔

کرنل آرشیڈ انتہائی خفیہ لیبارٹری سے ملحقہ سیکورٹی ونگ میں بنے
ہوئے اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی
بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ کرنل آرشیڈ بول رہا ہوں "...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

" بلیک بول رہا ہوں ہوسٹن سے کرنل آرشیڈ "...... دوسری
طرف سے آواز سنائی دی تو کرنل آرشیڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ تم ۔ کیا ہوا جو تم نے یہاں فون کیا ہے ۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں
ہے وہاں ہوسٹن میں "...... کرنل آرشیڈ نے چونک کر کہا۔

" نہیں ۔ ایسی تو کوئی بات نہیں ہے ۔ یہاں ہوسٹن میں کنگ
سینڈیکیٹ کے آدمی پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کر رہے تھے ۔ ان کے
چیف میتھو نے مجھے کال کیا اور بتایا کہ انہوں نے ایک گروپ کو
شک پڑنے پر بے ہوش کر کے اپنے ایک خاص پوائنٹ پر لایا گیا اور

وہاں انتہائی جدید میک اپ واشر سے ان کے میک اپ چیک کئے
گئے ہیں لیکن میک اپ واش نہیں ہوئے ۔چونکہ ایک بار تم نے
مجھے بتایا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران میک اپ کے ایسے فارمولے
جانتا ہے کہ ان فارمولوں پر مبنی میک اپ جدید ترین میک اپ
واشر سے بھی واش نہیں ہوتا جبکہ سادہ پانی سے واش ہو جاتا ہے تو
میں نے میتھو کو کہا کہ وہ سادہ پانی استعمال کر کے دیکھے مگر پھر بھی
میک اپ واش نہیں ہو سکا۔ لیکن میتھو کا کہنا ہے کہ اسے سو فیصد
یقین ہے کہ یہ وہی گروپ ہے۔ میں نے اس سلسلے میں چیف کو
کال کر کے کہا کہ وہ آپ سے بات کریں تاکہ ہو سکتا ہے کہ آپ
کوئی اور فارمولا بتا دیں لیکن انہوں نے اس گروپ کی ہلاکت کا حکم
دے دیا ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے خود فون کیا ہے کہ اگر ان کا
میک اپ کسی طرح واش ہو سکے تو ہم پوری طرح مطمئن ہو جائیں
گے ورنہ نجانے کب تک ہمیں انتظار کرنا پڑے گا"...... بلیک نے
کہا۔

"کیا تعداد ہے ان کی"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"چار مرد اور ایک عورت ہے اور میتھو کا کہنا ہے کہ ان کے
مخصوص قدوقامت اور جسم بتا رہے ہیں کہ وہ عام لوگ نہیں ہیں
اس لئے اسے پوری طرح یقین ہے کہ یہی مطلوبہ گروپ ہے۔ اسے
ہلاک تو کر دیا جائے گا لیکن مجھے معلوم ہے کہ پھر میتھو ان کی تلاش
میں دلچسپی نہیں لے گا کیونکہ اپنے طور پر وہ اس گروپ کو ہلاک کر چکا

ہو گا"...... بلیک نے کہا۔

"یہ میتھو کون ہے۔ کنگ سینڈیکیٹ کا سربراہ تو کنگ تھا"۔
کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"ہاں۔ پہلے تھا۔ میتھو اس کا نائب ہے اور عملی طور پر وہی کام
کرتا تھا۔ پھر کسی وجہ سے سینڈیکیٹ میں بغاوت ہو گئی اور کنگ اور
اس کے آدمی ہلاک ہو گئے اور اب میتھو اس سینڈیکیٹ کا چیف بن
گیا ہے"...... بلیک نے کہا۔

"کیا یہ میتھو کسی ایجنسی سے متعلق رہا ہے"...... کرنل آرشیڈ
نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ کیوں"...... بلیک نے کہا۔

"اس لئے کہ ایسا آدمی ہی قدوقامت اور جسمانی طور پر کسی
سیکرٹ ایجنٹ کو پہچان سکتا ہے"...... کرنل آرشیڈ نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ رہا ہو۔ بہرحال تم بتاؤ کہ اب کیا کیا جائے۔ کیا
انہیں ہلاک کر دیا جائے اور تلاش جاری رکھی جائے یا"...... بلیک
نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں یہاں برٹن میں ہوں ورنہ میں
یہ مسئلہ حل کر لیتا"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"کیسے"...... بلیک نے کہا۔

"انہیں ہوش میں لا کر ان پر تشدد کر کے اور کیا ہو سکتا ہے"۔

کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"یہ کام تو میتھو بھی کر لے گا"...... بلیک نے کہا۔

"اگر میتھو کا تعلق کسی سیکرٹ ایجنسی سے نہیں رہا تو یہ کام نہیں کر سکے گا۔ اگر وہ اصل آدمی ہیں تو پھر ان سے پوچھ گچھ عام آدمی کے بس کا روگ ہی نہیں۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہوتے ہیں اور تشدد پروف ہوتے ہیں اور عام آدمی تو ان پر تشدد ہی کر سکتا ہے"۔ کرنل آرشیڈ نے جواب دیا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم خود یہاں آ جاؤ۔ اس وقت تک انہیں بے ہوش رکھا جائے"...... بلیک نے کہا۔

"نہیں۔ میں بغیر چیف کی اجازت کے یہاں سے باہر نہیں جا سکتا اور ویسے بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ایجنٹ ہوسٹن کی بجائے برٹن پہنچ گئے ہوں یا پہنچ جائیں اور میری عدم موجودگی میں لیبارٹری داؤ پر لگ جائے گی۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ تم خود وہاں چلے جاؤ اور نفسیاتی تشدد کر کے ان سے معلوم کرو"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"نہیں۔ میں بھی وہاں نہیں جا سکتا ورنہ ریڈ الرٹ ختم کرنا پڑے گا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ انہیں پہلے ہلاک کر دیا جائے اور پھر ان کی لاشیں یہاں منگوا لی جائیں"...... بلیک نے کہا تو کرنل آرشیڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"اور لاشوں سے تم معلومات حاصل کرو گے۔ یہ نسخہ تو مجھے بھی نہیں آتا"...... کرنل آرشیڈ نے ہنستے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے

بلیک بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"سوری۔ میرے ذہن میں تو خیال ہی نہیں رہا۔ بہرحال اب تم بتاؤ کہ کیا کیا جائے۔ کیا انہیں ہلاک کر دیا جائے"...... بلیک نے کہا۔

"ہاں اور کیا ہو سکتا ہے۔ ویسے اس کے باوجود تم نے دیر نہیں لگائی کیونکہ میتھو اور اس کے آدمی لاکھ تیز طرار ہوں لیکن یہ پاکیشیائی ایجنٹ اتنی آسانی سے ان کے قابو میں آنے والے نہیں ہیں۔ وہ اپنے سائے سے بھی ہوشیار رہنے والے لوگ ہیں اس لئے بھی مجھے یقین ہے کہ یہ اصل نہیں ہو سکتے"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب اور کیا ہو سکتا ہے۔ گڈ بائی"۔ بلیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل آرشیڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"مجھے تو ہاتھ پاؤں باندھ کر بٹھا دیا گیا ہے۔ اب تو میری خواہش ہے کہ یہ لوگ ہوسٹن جانے کی بجائے یہاں آ جائیں"...... کرنل آرشیڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے بلیک کی آواز سنائی دی۔

"کرنل آرشیڈ بول رہا ہوں۔ تم نے اس میتھو کو انہیں ہلاک کرنے کا کہہ تو نہیں دیا"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"کیوں ۔ کیا کوئی خاص بات "...... بلیک نے کہا۔

"میرے ذہن میں اچانک خیال آیا کہ ناراک میں ایک آدمی کرنل آسٹن رہتا ہے ۔ وہ بلیک ایجنسی کا ٹاپ فیلڈ ایجنٹ رہا ہے اور وہ بے شمار بار عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ مل کر کام بھی کر چکا ہے ۔ وہ اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہے ۔ اس نے اب ریٹائر ہو کر ناراک میں ایک ذاتی ایجنسی بنائی ہوئی ہے جو سیکرٹ سروس کے انداز میں کام کر کے مختلف معاملات کو ڈیل کرتی ہے ۔ میں اسے کہہ دیتا ہوں ۔ وہ گروپ سمیت ہوسٹن آجائے گا اور پھر وہ یقیناً نہ صرف اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈیل کر لے گا بلکہ ان کی اصلیت بھی معلوم کر لے گا اور اگر وہ اصل نہیں ہیں تو وہ اصل آدمیوں کو وہاں ٹریس کر کے بھی ہلاک کر دے گا "...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"میں نے میتھو سے کہہ دیا تھا ۔ بہرحال معلوم کرتا ہوں اور پھر تمہیں فون کرتا ہوں "...... بلیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل آرشیڈ نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل آرشیڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ کرنل آرشیڈ بول رہا ہوں "...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"بلیک بول رہا ہوں کرنل "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں ۔ کیا ہوا"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"میرے دوبارہ فون کرنے سے پہلے میتھو انہیں بے ہوشی کے عالم

میں ہلاک کر چکا تھا اس لئے اس گروپ کی حد تک تو معاملہ ختم ہو گیا لیکن میں نے چیف سے کرنل آسٹن کے بارے میں بات کی ہے ۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ یہاں زیادہ بھیڑ بھاڑ نہیں لگانا چاہتے کیونکہ اس طرح لیبارٹری کے بارے میں بہت سے لوگ جان جائیں گے اور پھر معاملہ خطرناک بھی ہو سکتا ہے "...... بلیک نے کہا۔

"ہاں ۔ یہ بات بھی درست ہے ۔ کرنل آسٹن کو تو بہرحال اصل بات بتانا پڑے گی ۔ ٹھیک ہے ۔ پھر تم خود ہی محتاط رہو "۔ کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"میں تو ہر طرح سے الرٹ ہوں "...... بلیک نے کہا۔

"اوکے ۔ گڈ بائی "...... کرنل آرشیڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ س کے چہرے پر اب قدرے اکتاہٹ کے تاثرات نمایاں تھے ۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت راس فیلڈ کے قریب ایک احاطہ میں موجود تھا اور وہ سب ایک کمرے میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے چست انداز کے لباس پہنے ہوئے تھے اور ان سب کے چہرے بتا رہے تھے کہ وہ آئندہ پیش آنے والے خطرناک حالات کا ادراک پہلے سے کر چکے ہیں۔ عمران کے سامنے ایک نقشہ کھلا ہوا تھا اور وہ اس پر جھکا ہوا تھا کہ دروازہ کھلا اور عمران نے چونک کر سر اٹھایا تو کمرے میں بیتھو داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک مقامی نوجوان تھا۔

"آؤ بیتھو"...... عمران نے کہا۔

"اس کا نام ہارٹی ہے مسٹر مائیکل۔ یہ اس لیبارٹری میں کام کرتا رہا ہے"...... بیتھو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کام کرتا رہا ہے۔ کیا کام"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جناب۔ میں وہاں مشینری کی تنصیب کے دوران ہیلپر تھا"۔ بیتھو کی بجائے اس نوجوان نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کیا انہوں نے تمہیں زندہ چھوڑ دیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسی لیبارٹری میں کام کرنے والے کو اس طرح زندہ تو نہیں چھوڑا جاتا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ وہاں کام کرنے والے آدمی واپسی کے چند روز کے اندر اندر کسی نہ کسی انداز میں ہلاک ہو گئے تھے۔ کسی کو فائرنگ کر کے ہلاک کیا گیا اور کسی کو کسی اور انداز میں لیکن میں اس لئے بچ گیا تھا کہ مجھے ہلاک کرنے کا کام میرے سگے بھائی مارٹی کو دیا گیا تھا۔ اس نے مجھے ہلاک کرنے کی بجائے ہوسٹن سے باہر بھجوا دیا۔ میں وہاں چار سال گزار کر اب واپس آیا ہوں"...... ہارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا بھائی مارٹی کنگ سینڈیکیٹ سے متعلق ہے اور ان تمام لوگوں کو ہلاک کرنے کا کام کنگ سینڈیکیٹ کے ہی ذمے لگایا گیا تھا اس لئے اس کے بھائی نے یہی رپورٹ دی کہ اس نے ہارٹی کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ اس وقت تک مجھے نہیں معلوم تھا کہ ہارٹی اس کا بھائی ہے۔ اب سے دو ماہ پہلے اس کے بھائی مارٹی نے مجھ سے درخواست کی کہ اس کے بھائی کو واپس آنے کی اجازت دی جائے۔ میں نے تفصیل پوچھی تو اس نے مجھے بتایا کہ ہارٹی لیبارٹری میں کام کرتا رہا ہے اور اسے اس نے ہلاک کرنے کی بجائے ہوسٹن سے باہر

بھجوا دیا تھا۔ اب اس کو چار سال گزر گئے ہیں اس لئے اب اسے
واپس آنے کی اجازت دی جائے اور مارٹی چونکہ میرا اچھا وفادار تھا اور
پھر معاملے کو کافی طویل وقت گزر گیا تھا اس لئے میں نے اجازت
دے دی اور ہارٹی واپس آ گیا۔ آپ نے جب کسی ایسے آدمی کے
بارے میں پوچھا جو راس فیلڈ کے ان علاقوں کے بارے میں اچھی
طرح جانتا ہو تو میرے ذہن میں ہارٹی کا نام آ گیا۔ ہارٹی اور مارٹی
دونوں راس فیلڈ کے ہی رہنے والے ہیں اور یہ دونوں اس علاقے کے
بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں کیونکہ ٹورسٹ ویلج اور لیبارٹری تو
اب بنی ہیں اس سے پہلے یہ ویران اور بنجر علاقہ تھا اور یہاں شکار کھیلا
جاتا تھا"...... میتھو نے کہا۔

"کیا تم یہودی ہو"...... عمران نے ہارٹی سے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ میں کرسچن ہوں"...... ہارٹی نے جواب دیا۔

"اچھا۔ یہ نقشہ ہے اس علاقے کا۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ لیبارٹری
کہاں ہے"...... عمران نے کہا تو ہارٹی کرسی سے اٹھ کر اس نقشے پر
جھک گیا۔ کافی دیر تک وہ نقشے پر جھکا اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر
اس نے ایک جگہ انگلی رکھ دی۔

"یہ ہے وہ جگہ۔ اسے مقامی زبان میں چاسک کہا جاتا ہے"۔
ہارٹی نے کہا تو عمران نے اس جگہ پر نشان لگا دیا۔

"اب یہ بتاؤ کہ یہ ٹورسٹ ویلج کہاں ہے۔ کیا تم نے اسے دیکھا
ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں دو بار وہاں ہو آیا ہوں"...... ہارٹی نے کہا اور پھر اس
نے چند لمحے غور سے دیکھنے کے بعد اس جگہ کے قریب ایک جگہ پر
انگلی رکھ دی تو عمران نے وہاں بھی نشان لگا دیا۔

"یہ دو علیحدہ علیحدہ پہاڑیاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ لیبارٹری چاسک میں ہے جبکہ اس کا راستہ دوسری
پہاڑی کاسک میں ہے اور یہ ٹورسٹ ویلج کاسک میں بنایا گیا ہے"۔
ہارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے دیکھا ہے کہ جہاں راستہ بنایا گیا تھا وہ کہاں سے
ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹورسٹ ویلج کا ریسٹوران جناب۔ میں وہاں شراب بھی پی آیا تھا
لیکن میں نے کسی کو اس بارے میں آج تک نہ کہا تھا۔ مجھے خطرہ تھا
کہ اگر مجھے پہچان لیا گیا تو مجھے فوراً ہلاک کر دیا جائے گا"...... ہارٹی
نے جواب دیا۔

"اب اصل بات پر آتے ہیں۔ کیا تم کوئی ایسا راستہ جانتے ہو کہ
ہم ایکریمین فوج سے بچ کر اس کاسک تک پہنچ سکیں"...... عمران
نے کہا۔

"ایکریمین فوج کہاں ہے جناب"...... ہارٹی نے کہا۔

"میں بتاتا ہوں۔ میں وہاں کرنل راکسی سے مل کر آیا ہوں لیکن
معلوم ہے کہ وہ کٹر یہودی ہے۔ وہ اس معاملے میں کوئی رعایت
نہیں کرے گا لیکن میں وہ حدود دیکھ آیا ہوں اور ان کے حفاظتی

انتظامات بھی"...... میتھو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھ کر اسے چاروں طرف گھمایا تو عمران نے وہاں نشانات بنا دیئے۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ سلاتی ٹیلوں تک ہیں"...... ہارٹی نے کہا۔

"ہاں۔ اس کے بعد آگے ان کی کوئی پکٹنگ نہیں ہے لیکن یہ چاروں طرف ہیں اور انہوں نے باقاعدہ وہاں چیکنگ ٹاور بنائے ہوئے ہیں اور اونچے ٹیلوں پر بھی دوربینیں اور فائرنگ مشینری نصب ہے۔ چیکنگ ٹاور پر بھی مشینری نصب ہے اور جس قسم کے یہ انتظامات ہیں ان انتظامات کے مطابق تو کوئی پرندہ بھی ان کی نظروں سے بچ کر آگے نہیں جا سکتا۔ کرنل ریڈ نے بتایا تھا کہ اس سارے علاقے کو نان فلائی زون قرار دے دیا گیا ہے"...... میتھو نے کہا۔

"اب یہ بتاؤ ہارٹی کہ ہم اس ٹورسٹ ولیج تک فوج کی نظروں میں آئے بغیر کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ کوئی قدرتی کریک یا کوئی خفیہ راستہ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ وہاں تک ویسے بھی ٹیلے اور پہاڑیاں نہیں ہیں کہ ان میں قدرتی کریک ہوں۔ البتہ بڑی مرکزی پہاڑیوں میں کریک موجود ہیں لیکن بہت کم"...... ہارٹی نے جواب دیا۔

"پھر تو تمہارا ہمیں کوئی فائدہ نہ ہوا"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو میں کرنے کے لئے تیار ہوں کیونکہ چیف صاحب کا مجھ پر احسان ہے"...... ہارٹی نے کاندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم دوسرے کمرے میں بیٹھو"...... عمران نے کہا تو ہارٹی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی تنویر اٹھا اور اس کے پیچھے کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ ہارٹی وہاں ہمارے بارے میں اطلاع تو نہ دے دے"...... عمران نے میتھو سے کہا تو میتھو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں۔ اس کا کیا تعلق"...... میتھو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ نوجوان مجھے بے حد شاطر اور تیز لگ رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ دولت کی خاطر یہ کوئی حرکت کر دے"...... عمران نے کہا۔

"میں اس کے بھائی کو کہہ دیتا ہوں وہ اسے سمجھا دے گا۔ ویسے امید نہیں کہ یہ ایسا کرے گا"...... میتھو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اچھا اب یہ بتاؤ میتھو کہ کیا ہمیں ملٹری کی جیپ اور یا یونیفارمز مل سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میرا ایسے کاموں سے کبھی کوئی تعلق نہیں رہا"۔ میتھو نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارا بے حد شکریہ۔ تم نے واقعی ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے"...... عمران نے کہا

"ایسی کوئی بات نہیں مسٹر مائیکل ۔ آپ کی وجہ سے ت
سینڈیکیٹ کا چیف بن گیا ہوں میرے لئے یہ ایسی بات ہے جسے
کم از کم ناممکن سمجھتا تھا اور کوئی خدمت ہو تو وہ بھی بتا دیں" ۔
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صرف اتنا کرنا کہ اس پارٹی کا خصوصی خیال رکھنا ۔ اگر اسے
نہ لائے ہوتے تو میں اسے ہلاک کر دیتا کیونکہ اس کی اطلاع ہم
پشت میں خنجر گھونپ دینے کے مترادف ہو گی"...... عمران نے

"آپ بے فکر رہیں ۔ ایسا نہیں ہو گا۔ اب مجھے اجازت" ۔
نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر میتھو عمران
اجازت لے کر کمرے سے باہر نکلا تو صفدر بھی اٹھ کر اس کے پیچھے
گیا۔

"تم کیوں رسک لے رہے ہو ۔ اس میتھو کو بھی ساتھ ہی
کر دینا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں ۔ ہمیں واپسی پر اس کی ضرورت پڑے گی"......
نے کہا تو جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد
اور تنویر واپس آ گئے ۔

"اب کیا کرنا ہے عمران صاحب ۔ ہم تو ایک لحاظ سے پھنس
رہ گئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہمیں ہر صورت میں اس فوج کے گھیرے کو توڑنا ہو گا

چھیڑے بغیر آگے نکل جائیں لیکن ایسا نہیں ہو سکا اس لئے اب یہ کام
ہمیں خود کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے آپ کے ذہن میں کیا پلاننگ ہے"۔ صفدر
نے کہا۔

"کوئی پلاننگ نہیں ہے ۔ بس تنویر ایکشن ہو گا"...... عمران نے
کہا۔

"لیکن جیسے ہی فائر کھولا پوری فوج اس طرف اکٹھی ہو جائے گی
کس کس سے لڑیں گے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ویسے تم نے میتھو کے ذریعے اس بلیک کو چکر دینے کی کوشش
بہت کی لیکن وہ نہ خود آیا اور نہ ہی اس نے ہماری لاشیں منگوائیں
نہ یہ سارے مراحل انتہائی آسانی سے طے ہو جاتے"...... جولیا
کہا۔

"اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر طرح سے انتہائی محتاط ہیں"۔
ن نے کہا۔

"عمران صاحب ۔ میرے ذہن میں ایک تجویز ہے"...... اچانک
ش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ کیا"...... عمران نے چونک کر کہا تو باقی ساتھی بھی چونک
ں کی طرف دیکھنے لگے ۔

"عمران صاحب ۔ میرے خیال میں بے ہوش کر دینے والی گیس

ہمیں خود پہننا ہوں گی۔ اس کے بعد ان کی گردنیں توڑ کر انہیں ہلاک کر دیا جائے۔ اس طرح ہم کسی حد تک آگے بڑھ سکتے ہیں ورنہ شاید ایسا ممکن نہ ہو سکے اور ہم سب فوج کے ہاتھوں مارے جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ وہاں ہمارے قدوقامت کے فوجی موجود ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"ایک منٹ۔ ایک منٹ۔ ویری گڈ۔ ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ گڈ شو کیپٹن شکیل۔ تم نے واقعی ایک قابل عمل راستہ دکھایا ہے۔ ویری گڈ"...... عمران نے کہا تو سب چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے کہا۔

"بڑا آسان سا نسخہ ہے۔ فوج چاروں طرف موجود ہے اور انہیں زیرو ایکس گیس کے ذریعے آسانی سے بے ہوش کر سکتے ہیں اور زیرو ایکس گیس ہوسٹن سے مل جائے گی۔ چار افراد چار مختلف سائیڈوں سے یہ گیس فائر کریں گے۔ اس گیس کی خصوصیت ہے کہ یہ کھلے علاقے میں انتہائی زود اثر ہوتی ہے۔ پھر ہم چاروں طرف سے آگے بڑھیں گے اور ٹورسٹ ولیج کے اس غار کے قریب دوبارہ اکٹھے ہوں گے اور پھر آگے کارروائی کی جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ جو چیکنگ ٹاور ہیں ان کا کیا ہو گا"......

نے کہا۔

"چار چیکنگ ٹاور ہیں۔ ان چاروں کو بھی ساتھ ہی کور کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم ایک سائیڈ سے خاموشی سے گیس فائر کر کے آگے بڑھ جائیں۔ باقیوں کو اس کا علم تک نہ ہو سکے گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ہو تو سکتا ہے لیکن واپسی پر یہ فوجی ہمارے لئے عذاب بن جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ لیبارٹری کے اندر لازماً کوئی نہ کوئی خصوصی ہیلی کاپٹر موجود ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"نہ ہوا تو پھر"...... عمران نے کہا۔

"نہ ہوا تو پھر یہی کارروائی واپسی پر بھی کی جا سکتی ہے۔ گیسیں تو ہمارے پاس موجود ہوں گی"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی یہ بہتر تجویز ہے۔ ویری گڈ۔ ورنہ ایک بھی آدمی بے ہوش ہونے سے رہ گیا تو وہ مزید فوج منگوا کر ہمیں چاروں طرف سے گھیر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر گیس لینے کون جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"صفدر اور تنویر دونوں جائیں گے۔ جیپ باہر موجود ہے"۔ عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"رقم تو تمہارے پاس ہے تاکہ تم وافر مقدار میں گیس لے سکو"
عمران نے کہا۔

"ہاں اور ساتھ ہی ہمیں گیس ماسک بھی خریدنا ہوں گے"
صفدر نے کہا۔

"نہیں ۔ ماسک کی بجائے بے ہوش کر دینے والی گیس کی گولیاں لے آنا"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا دروا... کی طرف بڑھ گیا جبکہ تنویر اس کے پیچھے تھا۔

"عمران صاحب ۔ لیبارٹری کے بیرونی سائنسی اقدامات اندرونی حفاظتی اقدامات کے سلسلے میں آپ نے کیا پلان بنایا ہے" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم فکر مت رکو ۔ ہم ایک بار اس بلیک تک پہنچ جائیں پھر ہمارے لئے آسانی ہو جائے گی ۔ ضروری اسلحہ ہمارے پاس ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کمرے نما کشادہ غار کے اندر دو قدم آدم مشینیں موجود تھیں جن میں سے ایک مشین کام کر رہی تھی۔ اس مشین کے سامنے ایک نوجوان سٹول پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ سائیڈ پر ایک میز اور کرسی تھی جس کے پیچھے ایک اور آدمی موجود تھا۔ میز پر دو فون پیس اور ایک چھوٹی مستطیل نما مشین موجود تھی۔ اس مستطیل نما مشین پر ایک مستطیل شکل کی چوڑی سکرین تھی جو چار حصوں میں تقسیم تھی اور ہر حصے پر بیرونی منظر بڑا واضح نظر آ رہا تھا۔ اس منظر میں البتہ خالی پہاڑی ٹیلے اور پہاڑیاں نظر آ رہی تھیں جبکہ دور نیچے چیکنگ ٹاور کے اوپر والے حصے بھی نظر آ رہے تھے۔

"چار بج"...... اچانک کمرے میں بیٹھے ہوئے آدمی نے بڑی مشین کے سامنے سٹول پر بیٹھے ہوئے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... اس نوجوان نے گردن موڑ کر کہا۔

"جس ایریئے میں فوج چیکنگ کر رہی ہے وہاں کے مناظر تو ہمیں نظر ہی نہیں آ رہے۔ نجانے وہاں کیا ہو رہا ہے۔ تم وہ فوکس نہیں کر سکتے"...... کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا۔

"سر۔ اگر اس ایریئے کو فوکس کیا گیا تو پھر بیرونی منظر آؤٹ آف فوکس ہو جائے گا۔ دشمن ایجنٹ وہاں جو کچھ بھی کرتے رہیں بہرحال وہ آگے تو بڑھیں گے اور ہم انہیں آسانی سے چیک کر لیں گے"۔ چاربی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ ویسے بھی میرا خیال ہے کہ میتھو نے درست گروپ کا خاتمہ کیا ہو گا اس لئے اب تو محض نگرانی ہی رہ گئی ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"لیکن باس۔ ان حالات میں ہم کب تک چیکنگ کرتے رہیں گے"۔ چاربی نے کہا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے۔ بہرحال میں میتھو سے بات کرتا ہوں۔ شاید کوئی اور گروپ ٹریس ہو گیا ہو"...... کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ میتھو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ کنگ کلب کا نام بھی تبدیل کر کے میتھو کلب رکھ دیا گیا تھا اس لئے یہی نام لیا گیا تھا۔

"بلیک بول رہا ہوں۔ میتھو سے بات کرائیں"...... اس آدمی نے کہا۔

"چیف کلب میں موجود نہیں ہیں۔ کہیں باہر گئے ہوئے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کہاں گیا ہے وہ"...... بلیک نے کہا۔

"معلوم نہیں جناب۔ وہ بتا کر نہیں گئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ جب وہ آئے تو اسے کہنا کہ وہ مجھے کال کر لے"۔ بلیک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ بلیک بول رہا ہوں"...... بلیک نے کہا۔

"میتھو بول رہا ہوں جناب۔ آپ نے کال کیا تھا۔ میں اب واپس آیا ہوں۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے یہ معلوم کرنے کے لئے تمہیں کال کیا تھا کہ کیا کوئی اور مشکوک گروپ چیک ہوا ہے یا نہیں"...... بلیک نے کہا۔

"جناب۔ چیکنگ ہو رہی ہے لیکن ابھی تک کہیں سے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ میرا تو اب بھی یہی خیال ہے کہ وہی اصل گروپ تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کی لاشوں کا کیا کیا تم نے"...... بلیک نے کہا۔

"کیا کرنا تھا۔ ان کے چہرے مسخ کر کے اور لاشوں کے ٹکڑے کر

کے بڑے گڑھ میں بہا دیا گیا ہے"...... میتھو نے جواب دیا۔
" ٹھیک ہے۔ بہرحال چیکنگ پوری توجہ سے جاری رکھو
تمہیں اس کا معاوضہ زیادہ دیا جائے گا"...... بلیک نے کہا۔
" ٹھیک ہے۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف
سے کہا گیا تو بلیک نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔
" یہ تو واقعی مسئلہ بن گیا ہے۔ اب کب تک اس انداز میں کام
ہو گا"...... بلیک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن پھر اچانک وہ بے
اختیار چونک پڑا۔
" سر۔ سر۔ پانچ افراد سکرین پر نظر آ رہے ہیں"...... چاربی کی آواز
سنائی دی۔
" ہاں۔ میں نے بھی دیکھ لیا ہے۔ لیکن یہ تو فوجی ہیں"۔ بلیک
نے کہا۔
" لیکن جناب۔ یہ بڑے مشکوک انداز میں آگے بڑھ رہے
ہیں"...... چاربی نے کہا۔
" انہیں کلوز اپ میں لا کر بڑا کرو تاکہ پوری طرح چیکنگ کی جا
سکے"...... بلیک نے کہا تو چند لمحوں بعد اس کے سامنے موجود مشین
کی سکرین پر جھماکا سا ہوا اور پھر ساری سکرین ایک ہو گئی۔ اس کے
ساتھ ہی اس پر ایک منظر ابھر آیا جس میں پانچ افراد چٹانوں کی اوٹ
لئے آگے بڑھے چلے آ رہے تھے۔ ان پانچوں افراد کے جسموں پر ملٹری
یونیفارم تھی۔

" باس۔ باس۔ ان میں ایک عورت بھی ہے"...... اچانک
نے چیختے ہوئے کہا۔
" عورت۔ کون سی"...... بلیک نے اچھلتے ہوئے کہا۔
" درمیان میں سرخ ٹوپی والی۔ یہ عورت ہے۔ ٹھہریں میں اسے
کلوز آپ میں لے آتا ہوں"...... چاربی نے کہا اور اس کے ساتھ
سکرین پر ایک بار پھر جھماکے ہونے شروع ہو گئے اور چند لمحوں
جب منظر ابھرا تو سکرین پر واقعی ایک ایکریمین عورت نظر آ رہی
تھی جس کے جسم پر مردانہ فوجی یونیفارم تھی لیکن اس کلوز اپ
میں اس کا چہرہ صاف نظر آ رہا تھا۔
" ہاں۔ یہ واقعی عورت ہے اور یہاں جو ملٹری موجود ہے اس میں
کوئی عورت نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں
انہوں نے ملٹری یونیفارم پہن کر ملٹری کو دھوکہ دیا ہے۔ ان پر سپر
میزائل فائر کرو اور ان کے ٹکڑے اڑا دو"...... بلیک نے چیختے ہوئے
کہا۔
" یہ سپر میزائل تو کیا عام میزائل کی رینج سے بھی نکل آئے ہیں۔
اب تو ان پر ٹرانس گیس فائر کی جا سکتی ہے اور پھر باہر نکل کر انہیں
فائرنگ سے ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... چاربی نے جواب دیا۔
" کیوں۔ کیوں۔ کیا مطلب۔ کیوں فائر نہیں ہو سکتا"۔ بلیک
نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
" باس۔ ان کی رفتار بے حد تیز ہے اور ہم نے چیکنگ میں کافی

وقت لے لیا ہے۔ اب اگر میزائل فائر کریں گے تو وہ ان کے عقب میں گریں گے"...... چاربی نے جواب دیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ اچھا جلدی کرو۔ ان پر ٹرانس گیس فائر کرو۔ جلدی"۔ بلیک نے کہا۔

" یس باس "...... چاربی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی بلیک کے سامنے موجود سکرین پر جھماکے ہونے شروع ہو گئے۔ چند لمحوں بعد منظر ابھرا تو پانچوں افراد واقعی پہاڑی خرگوشوں کے انداز میں چھلانگیں لگاتے ہوئے خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھے چلے آ رہے تھے۔ وہ بار بار جگہ بدل لیتے تھے اور انتہائی چوکنا اور محتاط نظر آ رہے تھے۔

" جلدی کرو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ سر پر ہی پہنچ جائیں "...... بلیک نے غصے سے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ ان پانچوں کے سامنے دائیں بائیں اور عقب میں دھماکے ہوئے اور سفید رنگ کی گیس ہر طرف پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت ان پانچوں کو نیچے گر کر ٹیڑھے میڑھے انداز میں ساکت ہوتے دیکھا۔

" گڈ شو۔ یہ واقعی ہٹ ہو گئے ہیں "...... بلیک نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" اب کیا میں باہر جا کر انہیں ہلاک کر دوں باس "...... چاربی نے سٹول سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ ہم نے غار کو اوپن نہیں کرنا۔ میں کرنل راکسی کو کہتا ہوں۔ وہ آ کر انہیں ہلاک کر دے گا"...... بلیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہیں اٹھایا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کال کیوں اٹنڈ نہیں کی جا رہی"۔ بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس۔ ان لوگوں کے جسموں پر فوجی یونیفارم بتا رہی ہیں کہ یہ وہاں سب کو ہلاک کر کے اور ان کی یونیفارم پہن کر یہاں پہنچے ہیں "...... چاربی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ اب کیا کیا جائے"۔ بلیک نے کہا۔

" باس۔ یہ سب بے ہوش پڑے ہیں اور میں نے باہر جا کر صرف نا پر فائر ہی کھولنا ہے اس لئے اب ہمیں کیا خطرہ ہو سکتا ہے"۔ ربی نے کہا۔

" لیکن اسے کھولنے کے لئے یہ سارا سسٹم آف کرنا ہو گا اور جب ۔ تم واپس نہیں آتے یہاں سے کوئی چیکنگ بھی نہ ہو سکے ...... بلیک نے کہا۔

" تو آپ چلے جائیں باس۔ میں یہاں رہتا ہوں "...... چاربی نے

" بات تو ایک ہی ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ تم جاؤ اور انہیں ہلاک کر کے واپس آؤ اور سنو۔ ان پر پورے برسٹ فائر کر دینا ۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں "...... بلیک نے کہا۔

" آپ فکر نہ کریں باس ۔ میں ان کے جسموں کو چھلنی کر دوں گا " ۔ چاربی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد بلیک کے سامنے پڑی ہوئی مشین آف ہو گئی۔ اس کی سکرین بھی تاریک ہو گئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی چاربی واپس مڑا اور سائیڈ پر موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک مشین پسٹل اٹھا کر اس کے ساتھ پڑے ہوئے اس کے کئی میگزین اٹھا کر جیبوں میں ڈالے اور تیزی سے غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دہانے کے قریب جا کر جب ایک جگہ پر زور سے پیر مارا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی چٹان سے بنا ہوا بھاری دروازہ ایک سائیڈ پر کھلتا چلا گیا اور چاربی اچھل کر باہر نکلا اور دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ ایک بار پھر ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ دوبارہ بند ہونے لگ گیا۔ بلیک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر آدھا گھنٹہ گزرنے کے بعد بھاری دروازہ ایک بار پھر ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ کھلنے لگا تو بلیک اشتیاق بھری نظروں سے دروازے کی طرف دیکھنے لگا لیکن دروازہ کھلتے ہی جب ایک فوجی اچھل کر اندر داخل ہوا تو بلیک کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ یہ فوجی

ہی تھا جسے اس نے سکرین پر دیکھا تھا اور جسے بے ہوش کر کے اربی ہلاک کرنے گیا تھا اور پھر اس کے پیچھے دوسرے افراد بھی اندر آ ئے ۔ ان کے ہاتھوں میں مشین پسٹل تھے اور بلیک کو اس قدر شدید یرت کا ذہنی دھچکا لگا کہ یکلخت اس کی آنکھوں کے سامنے تاریکی سی ھیلتی چلی گئی ۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت فوجی اڈے سے نکل کر تیزی سے
آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ان سب کے جسموں پر فوجی یونیفارم تھی۔
انہوں نے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے کے لئے وہ سپاٹ
منتخب کیا تھا جہاں سے وہ زیادہ جلدی اس ٹورسٹ ولیج کے قریب
اس غار تک پہنچ سکیں۔ اب یہ ان کی خوش قسمتی تھی کہ اس سپاٹ
پر فوجیوں نے ایک غار میں اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا۔ چونکہ انہوں
نے بے ہوشی سے بچنے کے لئے گولیاں کھائی ہوئی تھیں اس لئے وہ
اطمینان سے اس غار تک پہنچ گئے اور پھر تھوڑی سی جستجو کے بعد وہ
اپنے قدوقامت کی یونیفارم تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گئے۔ جولیا
کو بھی ایک یونیفارم دے دی گئی۔ البتہ تنویر، صفدر اور کیپٹن
شکیل نے اس راستے پر بے ہوش پڑے ہوئے اٹھارہ افراد کی گردنیں
توڑ کر ہلاک کر دیا تھا اور ان کی لاشیں اس انداز میں چھپا دی گئی
تھیں کہ دور سے نظر نہ آ سکیں۔

"اب ہو سکتا ہے کہ آگے ہمیں مارک کر لیا جائے اس لئے ہم نے
تیزی سے آگے بڑھنا ہے تاکہ اگر انہوں نے کوئی میزائل فائرنگ کا
سیٹ اپ کر رکھا ہو تو محدود رینج میں پہنچ جانے کی وجہ سے اس سے
بچ سکیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب مختلف ٹیلوں کی اوٹ
لیتے ہوئے اوپر چڑھتے چلے گئے۔ وہ بار بار جگہیں بدل رہے تھے تاکہ
ان پر کہیں سے اچانک فائرنگ ہو تو وہ نشانے پر نہ آ سکیں۔ اس
طرح وہ کافی اوپر پہنچ گئے لیکن ان پر کسی قسم کی فائرنگ نہ ہوئی لیکن
پھر اچانک سوں سوں کی آوازوں کے ساتھ ہی انہیں اپنے دائیں
بائیں سامنے اور عقب میں ہلکے ہلکے دھماکے سنائی دیئے اور اس کے
ساتھ ہی سفید رنگ کا دھواں چھا گیا۔

"بے ہوش ہو کر گر پڑو۔ یہ لوگ یہاں آئیں گے۔ جلدی کرو"۔
عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب اس انداز میں
گرتے چلے گئے جیسے وہ دھوئیں سے بے ہوش ہو گئے ہوں کیونکہ
عمران دھوئیں سے آنے والی مخصوص بو سے ہی سمجھ گیا تھا کہ ان پر
بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی ہے۔ چونکہ انہوں نے بے
ہوشی سے بچنے کے لئے گولیاں کھا رکھی تھیں اس لئے وہ چار گھنٹوں
تک کسی بھی گیس سے بے ہوش نہ ہو سکتے تھے لیکن اس کے باوجود
وہ بے ہوشی کے انداز میں گر پڑے تھے کہ کچھ دیر بعد اچانک انہیں
پر کچھ فاصلے پر گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"تنویر۔ میرے ساتھ آؤ۔ باقی یہیں رہیں"...... عمران نے کہا

اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر ایک چٹان پر چڑھ گیا جبکہ تنویر نے بھی اس کی پیروی کی اور وہ دونوں واقعی بجلی کی سی تیزی سے کافی اوپر چڑھ گئے کہ اچانک وہ دونوں ہی ٹھٹھک کر ایک چٹان کی اوٹ میں ہو گئے کیونکہ انہوں نے ایک آدمی کو ایک چٹان کی اوٹ سے نکل کر اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کے جسم پر عام سا لباس تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا اور وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھ رہا تھا اور عمران سمجھ گیا کہ وہ انہیں بے ہوش سمجھ کر ہلاک کرنے آ رہا ہے۔

"اسے زندہ پکڑنا ہے"...... عمران نے انتہائی آہستگی سے کہا تو ساتھ پڑے ہوئے تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں اس لئے حرکت نہ کر رہے تھے کہ کہیں اس آدمی کے پیچھے کوئی اور نہ ہو۔ لیکن جب وہ آدمی کافی قریب آ گیا اور پیچھے اور کوئی آدمی نمودار نہ ہوا تو عمران نے یکلخت کسی عقاب کی طرح اچھل کر اس پر حملہ کر دیا۔ اس آدمی کے منہ سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور وہ ایک دھماکے سے وہیں چٹان پر ہی گر گیا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر اس کی شہ رگ کو دبا دیا جبکہ تنویر نے اس کی دونوں ٹانگوں پر پیر رکھ دیئے تھے۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام چاربی ہے۔ چاربی"...... اس آدمی نے

رک رک کر کہا۔

"بلیک کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ۔ وہ ہیڈ کوارٹر میں ہے۔ وہ باہر نہیں آیا۔ مم۔ میں تمہیں ہلاک کرنے آیا تھا"...... چاربی نے اسی طرح رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں کتنے افراد ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"بب۔ باس۔ بلیک اکیلا ہے"...... چاربی نے جواب دیا اور پھر عمران نے اس سے تھوڑا تھوڑا کر کے تمام تفصیل معلوم کر لی۔

"اسے آف کر دو"...... عمران نے یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا تو تنویر نے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل اس کے سینے پر رکھا اور ٹریگر دبا دیا اور ہلکے ہلکے دھماکوں سے کئی گولیاں اس کے جسم میں اتر گئیں اور چند لمحے تڑپ کر وہ ختم ہو گیا۔

"اس کی لاش اٹھا کر سائیڈ پر اوٹ میں رکھ دو۔ اب ہمیں اندر سے چیک نہیں کیا جا رہا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا۔

"آ جاؤ۔ اب اندر سے چیکنگ نہیں ہو رہی"...... عمران نے کہا تو اس کے باقی ساتھی تیزی سے اٹھ کر آگے بڑھنے لگے جبکہ تنویر نے اس دوران اس چاربی کی لاش کو گھسیٹ کر ایک چھوٹی سی غار نما گہرائی میں پھینک دیا اور پھر وہ سب کچھ عمران کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"ابھی یہ چٹان کسی دروازے کی طرح کھل جائے گی۔ اندر اکیلا بلیک ہے۔ اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے اس لئے کوئی فائر نہ کرے"۔ عمران نے مڑ کر آہستہ سے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران چونکہ ساری تفصیل چاربی سے معلوم کر چکا تھا اس لئے اس نے ایک سائیڈ میں موجود چھوٹی سی چٹان پر پیر رکھ کر اسے زور سے دبایا تو دروازہ ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ کھلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران اچھل کر اندر غار نما کشادہ کمرے میں داخل ہوا تو اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے۔ سامنے میز کے پیچھے کرسی پر ایک مضبوط جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک مشین اور دو فون رکھے ہوئے تھے۔ اس غار نما کشادہ کمرے میں اس کے علاوہ اور کوئی آدمی نہ تھا۔ البتہ ایک سائیڈ پر دو قد آدم مشینیں موجود تھیں۔ کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی کی آنکھیں پھیلتی چلی جا رہی تھیں۔ اس کا منہ اس انداز میں کھلا ہوا تھا جیسے وہ کچھ بولنا چاہتا ہو لیکن دوسرے لمحے اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے بند ہوئیں اور اس کی گردن ڈھلک گئی اور کرسی پر موجود اس کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا۔

"اوہ۔ یہ تو خود ہی حیرت کی شدت سے بے ہوش ہو گیا ہے"۔ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس آدمی کے بازو کو پکڑا اور اسے گھسیٹ کر ایک طرف فرش پر ڈال کر مڑ گیا۔

"صفدر اور تنویر تم دونوں سامنے اور کیپٹن شکیل تم سائیڈ پر ہو کر پہرہ دو۔ کسی بھی وقت کوئی یہاں آ سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو وہ تینوں تیزی سے دروازے کے باہر چلے گئے جبکہ جولیا وہیں اس غار میں عمران کے ساتھ رہ گئی تھی۔

"جولیا۔ تم یہاں کسی خفیہ کمرے یا راستے کو تلاش کرو۔ میں ان مشینوں کو چیک کر لوں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا جبکہ عمران ان مشینوں کی طرف بڑھ گیا۔ وہ کافی دیر تک غور سے ان دونوں مشینوں کو دیکھتا رہا اور پھر واپس مڑ گیا۔

"ان میں سے ایک مشین تو بیرونی مناظر چیک کرنے کی ہے اور دوسری میزائل فائر کرنے کی مشین ہے"...... عمران نے کہا۔

"ادھر ایک چھوٹا سا کمرہ ہے جسے سٹور بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"سٹور میں کوئی رسی وغیرہ ہو تو اٹھا لاؤ۔ اب اس بلیک سے تفصیلی پوچھ گچھ کرنا پڑے گی"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی سائیڈ میں مڑ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔ عمران نے فرش پر پڑے ہوئے بلیک کو اٹھا کر ایک بار پھر اس کرسی پر ڈالا اور پھر جولیا کی مدد سے اس نے رسی سے اسے کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔ ابھی وہ اسے باندھ کر فارغ ہی ہوئے تھے کہ بلیک نے یکلخت کراہتے ہوئے

اس لئے خود ہی تھوڑے سے وقت کے بعد ہوش میں آگیا تھا۔

"تمہارا نام بلیک ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ہاں۔مگر تم تو گیس سے بے ہوش ہو گئے تھے۔پھر۔کیا مطلب۔تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔چاربی کا کیا ہوا"...... بلیک نے انتہائی متوحش سے لہجے میں کہا۔

"ہم اتنی بار بے ہوش ہو چکے ہیں کہ اب بے ہوش پروف ہو چکے ہیں۔بہرحال اب تم بتاؤ گے کہ لیبارٹری میں داخل ہونے کے لئے یہاں سے کون سا راستہ ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیبارٹری کا راستہ۔کون سا راستہ۔یہاں تو کوئی راستہ نہیں ہے"...... بلیک نے کہا۔

"ہمیں ایک ایسے آدمی نے یہ بات بتائی ہے جو یہاں لیبارٹری میں کام کرتا رہا ہے اس لئے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا تھا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔یہ علیحدہ حصہ ہے اور لیبارٹری تو زیر زمین ہے اور وہاں سے کوئی راستہ ادھر نہیں آتا اور جو راستہ ہو گا وہ اب سیلڈ کر دیا گیا ہے"...... بلیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو"...... عمران نے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں"...... بلیک نے کہا اور اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سامنے رکھے ہوئے فونز میں سے ایک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور بلیک

ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کی گردن ڈھلک گئی۔عمران نے دوسرا ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے بلیک کی آواز میں کہا۔

"گارنر بول رہا ہوں۔کوئی رپورٹ ملی ہے ہوسٹن سے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"اوہ نہیں جناب۔ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں آئی"۔عمران نے بلیک کی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ میتھو درست کہہ رہا تھا کہ وہ گروپ اصل تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لگتا تو ایسا ہی ہے"...... عمران نے محتاط انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب تک مکمل تصدیق نہ ہو جائے اس کو کس طرح کنفرم کیا جا سکتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اگر وہ زندہ بھی ہوں تو یہاں تو کسی صورت پہنچ ہی نہیں سکتے"۔عمران نے کہا۔

"وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ٹھیک ہے۔ایک دو روز مزید سسٹم کو چلنے دو۔پھر دیکھ لیں گے۔میں اب سونے جا رہا ہوں۔کوئی اہم بات ہو تو مخصوص نمبروں پر کال کر لینا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے

رسیور رکھ دیا اور مڑ کر بلیک کے قریب آ گیا۔ اس نے بلیک کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور چند لمحوں بعد بلیک نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

" تمہارا باس تو کہہ رہا تھا کہ راستے کو سیلڈ رکھنا اور تم کہہ رہے ہو کہ راستہ ہی نہیں ہے "...... عمران نے کہا۔

" باس ۔ کون باس ۔ اوہ ۔ تم چیف گارنر کی بات کر رہے ہو ۔ مگر انہوں نے تم سے کیسے بات کر لی "۔ بلیک نے چونک کر کہا۔

" میں نے تمہاری آواز اور لہجے میں بات کی تھی "...... عمران نے اس بار بلیک کی آواز اور لہجے میں جواب دیا تو بلیک کی آنکھیں ایک بار پھر حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" تم ۔ تم انسان ہو یا کوئی اور مخلوق ہو ۔ بے ہوش بھی نہیں ہوتے اور اس طرح بول بھی لیتے ہو "...... بلیک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کی نال اس نے بلیک کی کنپٹی پر رکھ دی۔

" سنو بلیک ۔ مجھے صرف وہ کی پلان چاہئے جو تمہارے چیف گارنر کے پاس ہے ۔ اگر تم وہ کی پلان منگوا دو تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے اور لیبارٹری بھی بچ جائے گی اور تمہاری زندگی بھی در

تم جانتے ہو کہ اگر ہم باوجود تمہارے حفاظتی اقدامات کے یہاں تک پہنچ سکتے ہیں تو ہم لیبارٹری میں بھی داخل ہو سکتے ہیں "...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" کی پلان چیف کے پاس ہے ۔ وہ کیسے دے سکتا ہے اور وہاں کوئی راستہ بھی نہیں ہے "...... بلیک نے کہا۔

" میں صرف پانچ تک گنوں گا ۔ اگر تم نے اس دوران راستہ یا طریقہ بتا دیا تو ٹھیک ورنہ میں ٹریگر دبا دوں گا اور پھر باقی کام ہم خود کر لیں گے "...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رک رک کر گنتی گننا شروع کر دی۔

" رک جاؤ ۔ رک جاؤ ۔ بتاتا ہوں ۔ رک جاؤ "...... اچانک بلیک نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" بتاؤ لیکن سنو ۔ جھوٹ مت بولنا ورنہ میں بغیر مزید گنے گولی چلا دوں گا ۔ میرے اندر قدرتی صلاحیت ہے کہ مجھے فوراً جھوٹ اور سچ کا فرق معلوم ہو جاتا ہے "...... عمران نے کہا۔

" پہلے وعدہ کرو کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے "...... بلیک نے کہا۔

" وعدہ رہا ۔ چلو بتاؤ ورنہ میں دوبارہ گننا شروع کر دوں گا "۔ عمران نے کہا۔

" راستہ اس غار میں سٹور میں سے جاتا ہے لیکن اسے کھولا اندر سے جاتا ہے اور اب چیف گارنر نے اسے سیلڈ کر دیا ہے اور وہ اسے کسی صورت بھی نہ کھولے گا اور باہر سے اسے کسی صورت بھی نہیں

کھولا جا سکتا"...... بلیک نے کہا۔

"تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا تو بلیک نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"لیبارٹری کے اندر کتنے افراد ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تمام لیبارٹری خودکار مشینری پر مشتمل ہے۔ وہاں صرف آٹھ سائنس دان ہیں اور بس۔ چیف گارنر چیف ہے۔ ویسے چیف کا سیکشن لیبارٹری سے علیحدہ ہے"...... بلیک نے کہا۔

"تم لیبارٹری میں کام کرتے رہے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"کام نہیں۔ میں اندر آتا جاتا رہتا ہوں۔ میرے ذمے اس کی حفاظت تھی اور وہ میں نے ٹورسٹ ویلج بنا کر کی ہوئی تھی"۔ بلیک نے کہا۔

"لیکن سیاحوں کے روپ میں دشمن بھی آسکتے ہیں۔ پھر"۔ عمران نے کہا۔

"ہر جگہ میک اپ چیک کرنے والے خصوصی کیمرے موجود ہیں اس لئے ایک لمحے میں دشمن کو چیک کیا جا سکتا ہے"۔ بلیک نے جواب دیا۔

"پھر تم نے یہ ویلج کیوں ختم کر دیا"...... عمران نے کہا۔

"چیف کے حکم پر ایسا کیا گیا ہے کیونکہ چیف تم سے بے حد خوفزدہ تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ تم لوگ بے حد خطرناک ہو اس لئے فوج والا سیٹ اپ قائم کیا گیا تاکہ تم قریب ہی نہ پہنچ سکو"۔ بلیک نے جواب دیا۔

"گارنر کو کیسے مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ راستہ کھلوا دے۔ کوئی ترکیب بتاؤ ورنہ وعدہ ختم"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ قطعاً نہیں کھولے گا چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے۔ وہ انتہائی وہمی آدمی ہے"...... بلیک نے کہا۔

"اسے توڑا تو جا سکتا ہے کھولا نہیں جا سکتا تو"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ لیبارٹری کے گرد ریڈ بلاکس کی ڈبل دیواریں ہیں اور یہ راستہ بھی ڈبل دیواروں سے بنا ہوا ہے اور خصوصی طور پر اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ اس پر ایٹم بم بھی مارا جائے تب بھی اسے نہیں توڑا جا سکتا"...... بلیک نے جواب دیا۔

"لیبارٹری کا انچارج کون ہے۔ کیا کوئی سائنس دان ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر پروکس"...... بلیک نے کہا۔

"اس سے اگر تم بات کرنا چاہو تو کس طرح ہو سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ اس کے ساتھ لنک صرف چیف کا ہے۔ یہاں سے اسے لنک ہی نہیں کیا جا سکتا"...... بلیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ خصوصی نمبر کیا ہیں جو چیف گارنر کے بیڈ روم کے ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک نے نمبر بتا دیئے۔

"اوکے۔ اب اور کوئی صورت نہیں کہ تمہیں ہلاک کر دیا جائے تم نے کچھ بتایا ہی نہیں۔ بہر حال گنتی پھر بھی میں پوری کروں گا"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر گنتی گننا شروع کر دی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"...... بلیک نے یکلخت ہذیانی انداز میں کہا۔ اس کا چہرہ یکلخت پسینے میں بھیگ گیا تھا۔

"بولتے جاؤ ورنہ"...... عمران نے کہا۔

"راستہ اس مشین سے کھل سکتا ہے لیکن چاربی جانتا ہے۔ میں نہیں"...... بلیک نے کہا۔

"تم پھر جھوٹ بول رہے ہو۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ ایک مشین بیرونی چیکنگ کی ہے اور دوسری صرف میزائل فائرنگ کی۔ اس لئے تم چھٹی کرو"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا تو بلیک کی کھوپڑی کئی حصوں میں تبدیل ہو گئی۔ وہ ایک لمحے میں ختم ہو گیا تھا۔

"اب راستے کا کیا کرو گے۔ ہمارا یہاں زیادہ دیر رکنا بھی خطرناک ہے۔ فوجیوں کی لاشیں ٹریس ہو سکتی ہیں"۔ جولیا نے کہا۔

"اب اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں کہ اس گارنر کو کسی طرح چکر دے کر راستہ کھلوایا جائے"...... عمران نے کہا اور اس آگے بڑھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور وہ نمبر پریس کر دیئے جو بلیک نے اسے بتائے تھے۔

"یس۔ گارنر بول رہا ہوں"...... دوسری بار گھنٹی بجتے ہی رسیور

اٹھاتے ہوئے کہا گیا۔

"چیف۔ چیف۔ وکٹری۔ ہم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو مار گرایا ہے"...... عمران نے بلیک کی آواز میں بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"وہ کیسے۔ تفصیل بتاؤ"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"چیف۔ میں اور چاربی چیکنگ کر رہے تھے کہ اچانک پانچ افراد نظر آئے جو فوجی یونیفارم میں تھے۔ وہ ہماری طرف بڑے مشکوک انداز میں بڑھ رہے تھے۔ ہم نے انہیں چیک کیا تو وہ اصل فوجی نہ تھے کیونکہ ان میں ایک عورت بھی تھی جس نے فوجی یونیفارم پہنی ہوئی تھی لیکن وہ چیکنگ کی وجہ سے میزائل فائرنگ کی رینج کے اندر نہ آ رہے تھے اس لئے چاربی نے ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر دی اور وہ بے ہوش ہو گئے اور پھر چاربی کو میں نے باہر بھیجا۔ اس نے ان بے ہوش پڑے ہوئے ایجنٹوں پر مشین پسٹل سے فائر کر کے انہیں ہلاک کر دیا"...... عمران نے بڑے مسرت بھرے انداز میں تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ یہاں تک پہنچ گئے۔ کیسے۔ فوج کے گھیرے کو انہوں نے کیسے کراس کر لیا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب یہ تو معلوم نہیں ہو سکا۔ بہر حال وہ یہاں پہنچ گئے تھے اور اب ہلاک ہو گئے ہیں۔ اب ان لاشوں کا کیا کرنا ہے۔ کیا ان کی چیکنگ کرائی جائے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"چیکنگ ۔ کیا مطلب "...... گارنر نے کہا۔

"چیف ۔ وہ ایکریمین چہروں میں ہیں ۔ صرف عورت ساتھ ہونے اور ان کے مشکوک انداز اور پھر ان کے قریب آجانے کی وجہ سے ہم انہیں پا کیشیائی ایجنٹ قرار دے رہے ہیں ۔ ان کی چیکنگ تو اس طرح ہو سکتی ہے کہ ان کے میک اپ صاف کئے جائیں "۔ عمران نے کہا۔

"چاربی کہاں ہے "...... اچانک دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہاں موجود ہے چیف "...... عمران نے کہا۔

"اسے رسیور دو "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف ۔ میں چاربی بول رہا ہوں "...... عمران نے چاربی کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"چاربی ۔ کیا ہوا ہے ۔ تفصیل بتاؤ "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے تھوڑے سے الفاظ بدل کر پہلے والی تفصیل بتا دی۔

"لیکن یہاں تمہارے پاس میک اپ واشر تو نہیں ہے ۔ پھر کیسے چیکنگ کرو گے "...... گارنر نے کہا۔

"یس باس ۔ میک اپ واشر تو ہوسٹن سے منگوانا پڑے گا "۔ عمران نے جواب دیا۔

"وہ لاشیں اس وقت کہاں ہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باہر پڑی ہوئی ہیں "...... عمران نے چاربی کی آواز میں کہا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ اب میں مطمئن ہوں ۔ میں خود میک اپ واشر لے کر آ رہا ہوں ۔ میں اپنے سامنے ان کی چیکنگ کروں گا تاکہ سسپنس ختم ہو جائے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف "...... عمران نے کہا۔

"بلیک سے بات کراؤ "...... گارنر نے کہا۔

"یس چیف "...... عمران نے فوراً ہی بلیک کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"میں آ رہا ہوں ۔ تم خیال رکھنا ۔ وہ باہر کی چیکنگ جاری رکھنا "...... گارنر نے کہا ۔ اس بار اس کے لہجے میں گہرے اطمینان کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"یس چیف "...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے ورنہ میں تو واقعی پریشان ہو گیا تھا اب کیا کیا جائے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کا کرم تو بہرحال ساتھ ہے لیکن تمہاری اس صلاحیت نے کام دکھایا ہے کہ تم اتنی آسانی سے اور اتنی جلدی لہجے اور آواز کی نقل کر لیتے ہو ۔ چاربی سے بات کر کے اور پھر فوراً بلیک سے بات کر کے اسے پوری تسلی ہو گئی تھی ۔ اس سے پہلے وہ مشکوک لگ رہا تھا "...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ عمران نے لاؤڈر کا بٹن ساتھ ہی پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز قریب کھڑی جولیا بھی ساتھ ساتھ بخوبی سنتی رہی تھی۔

"آؤ۔ اب اس سٹور میں چلیں "...... عمران نے کہا تو جولیا نے
اثبات میں سرہلا دیا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ جولیا اس کے
پیچھے تھی۔ پھر سٹور میں جا کر وہ دونوں اس انداز میں کھڑے ہو گئے
کہ آسانی سے گارنر کو چھاپ سکیں کیونکہ سٹور کے بارے میں ساری
تفصیل وہ پہلے ہی بلیک سے معلوم کر چکے تھے۔ تھوڑی دیر بعد انہیں
دیوار کے عقب میں گڑگڑاہٹ کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ
گیا کہ واقعی یہ ڈبل دیوار ہے اور یہ عقبی دیوار میں دروازہ کھلنے کی
وجہ سے گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی ہے۔ پھر تھوڑے سے وقفے کے
بعد سامنے والی دیوار میں گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے
ساتھ ہی دیوار کا ایک ٹکڑا گھومتا ہوا دوسری طرف غائب ہو گیا۔
عمران اور جولیا سائیڈوں پر دیوار سے پشت لگائے کھڑے تھے۔
دوسرے لمحے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی اچھل کر
آگے آیا ہی تھا کہ عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے
لمحے وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ اس کے ہاتھوں سے ایک
سا پیکٹ نیچے جا گرا تھا۔ عمران نے اس کی کنپٹی پر ضرب لگائی تھی۔
پیکٹ کے ساتھ ہی وہ آدمی بھی چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی
لات حرکت میں آئی اور گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا گارنر ایک بار
پھر چیخ مار کر گرا اور ساکت ہو گیا۔

"تم اس کا خیال رکھو میں چیکنگ کر کے آ رہا ہوں "...... عمران
نے جولیا سے کہا اور اچھل کر اس خلا میں داخل ہو گیا۔ دوسری طرف

دوسری دیوار میں بھی دروازہ تھا۔ عمران اسے بھی کراس کر کے دوسری
طرف ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ کمرے کا دوسرا دروازہ کھلا
ہوا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران اس سارے ایریئے میں گھوم گیا۔
یہ ایک چھوٹا سا پورشن تھا جس میں دو بیڈ روم اور ایک شاندار انداز
میں سجا ہوا آفس بھی تھا۔ پورا پورشن انتہائی جدید اور پر تعیش انداز
میں سجایا گیا تھا۔ عمران اس آفس میں داخل ہوا اور اس نے وہاں کی
تلاشی لینا شروع کر دی لیکن مکمل تلاشی لینے کے باوجود وہاں سے اسے
جب کی پلان کی فائل نہ ملی تو عمران نے کسی خفیہ سیف کی تلاش
شروع کر دی اور پھر تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ ایک دیوار میں
سیف تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے مشین پسٹل کی مدد
سے اس کا لاک توڑ دیا اور سیف کھلنے پر اس کے چہرے پر گہرے
اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ سیف کے ایک خفیہ خانے میں
وہ خفیہ فائل موجود تھی۔ عمران نے فائل اٹھا کر اسے کھول کر دیکھا
اور پھر پوری تسلی کر لینے کے بعد اس نے بڑی احتیاط سے اسے کوٹ
کی اندرونی جیب میں رکھ لیا اور پھر سیف میں موجود دوسری فائلوں
کی چیکنگ شروع کر دی۔ یہ سب فائلیں شوٹر کے آئندہ منصوبوں،
اس کے ڈائریکٹروں اور اس قسم کے معاملات سے بھری ہوئی تھیں۔
ایک فائل اسے لیبارٹری کے بارے میں مل گئی جس میں اس
لیبارٹری کے ساتھ ساتھ برٹن میں موجود لیبارٹری کے بارے میں
بھی تفصیلات موجود تھیں اور ان لیبارٹریوں میں جو ہتھیار تیار ہو

رہے تھے ان کی تفصیلات بھی درج تھیں۔ عمران ابھی فائلیں دیکھ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے مڑ کر میز کی طرف دیکھا۔ وہاں ایک فون اور ایک انٹرکام موجود تھا اور گھنٹی انٹرکام کی بج رہی تھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... عمران نے گارنر کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر پروکس بول رہا ہوں چیف" ...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے" ...... عمران نے کہا۔

"چیف۔ ایک انتہائی ضروری دھات کی فوری ضرورت پڑ گئی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں خصوصی راستہ کھول کر سٹور سے وہ دھات لے لوں" ...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اس میں اجازت کی کیا بات ہے ڈاکٹر پروکس"۔ عمران نے کہا۔

"چیف۔ اس وقت آپ کے آرام کا وقت ہے ناں اس لئے کہہ رہا ہوں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کام جاری رہنا چاہئے۔ آجاؤ" ...... عمران نے کہا۔

"تھینک یو چیف" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے تیزی سے سیف بند کیا اور پھر ایک دروازے کی اوٹ میں کھڑا ہو گیا۔ ساتھ ہی بیڈ روم تھا لیکن درمیان میں راہداری تھی جو آگے ایک دیوار سے بند ہو رہی تھی۔ یہ

دیوار بھی ریڈ بلاکس کی تھی اور پھر چند لمحوں بعد گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ اس کے بعد ہی قدموں کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ چیف ابھی آفس میں ہیں" ...... ایک بڑبڑاتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اچھل کر راہداری میں آگیا تو سامنے آنے والا سائنس دان جو بوڑھا آدمی تھا یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا۔ کیا مطلب" ...... اس بوڑھے کی آنکھیں عینک کے آتشی شیشوں کے پیچھے اور زیادہ پھیلتی چلی جا رہی تھیں۔

"تمہارا نام ڈاکٹر پروکس ہے" ...... عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر۔ مگر تم۔ تم کون ہو۔ چیف کہاں ہے" ...... اس بار ڈاکٹر پروکس کا لہجہ قدرے سنبھلا ہوا تھا۔

"تمہارا چیف اگلے جہاں پہنچ چکا ہے" ...... عمران نے جیب سے ہاتھ باہر نکالتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈاکٹر پروکس سنبھلتا عمران نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ڈاکٹر پروکس چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ عمران اسے پھلانگتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

کرنل آرشیڈ گہری نیند سویا ہوا تھا کہ سرہانے کے قریب پڑے
ہوئے فون کی گھنٹی زور سے اور مسلسل بجنے لگی تو اس کی آنکھیں
کھل گئیں اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ بیڈ روم میں نیلے رنگ کی
ہلکی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے میز پر موجود ٹائم پیس کو دیکھا تو
پچھلی رات کا وقت تھا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔

" یس ۔ کرنل آرشیڈ بول رہا ہوں "...... کرنل آرشیڈ نے رسیور
اٹھا کر کہا۔

" ہوسٹن سے جوہن بول رہا ہوں کرنل "...... دوسری طرف سے
ایک مردانہ آواز سنائی دی تو کرنل آرشیڈ بے اختیار چونک پڑا۔ اس
کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" اس وقت کیوں کال کی ہے "...... کرنل آرشیڈ نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

" راس فیلڈ پر قیامت ٹوٹ پڑی ہے کرنل آرشیڈ ۔ شوٹر کا
ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری سب کچھ خوفناک دھماکوں سے تباہ ہو گیا
ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل آرشیڈ کو یوں محسوس ہوا
جیسے اس کے کانوں میں جوہن کی آواز پڑنے کی بجائے پگھلا ہوا سیسہ
ڈالا جا رہا ہو۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا تم نشے میں ہو یا پاگل ہو گئے ہو "۔
کرنل آرشیڈ نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" میں درست کہہ رہا ہوں۔ ایکریمین فوجی بھی کافی تعداد میں
ہلاک ہو گئے ہیں۔ اعلیٰ حکام میں انتہائی کھلبلی مچی ہوئی ہے "۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ کس نے کیا
ہے "...... کرنل آرشیڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تم نے مجھے بتایا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہوسٹن میں پہنچ
رہی ہے اور کنگ سینڈیکیٹ کے ذمے انہیں ٹریس کرنا اور ہلاک
کرنا لگایا گیا ہے اور میں بھی ساتھ ساتھ ہوشیار رہوں۔ مجھے چونکہ
معلوم تھا کہ یہ لوگ کنگ سینڈیکیٹ کے بس کا روگ نہیں ہیں۔
وہ ہر حالت میں راس فیلڈ پہنچ جائیں گے لیکن جب وہاں میں نے فوجی
سیٹ اپ دیکھا تو میں مطمئن ہو گیا اور میں نے وہاں صرف اپنے دو
آدمی تعینات کر دیئے تاکہ اگر کوئی خلاف معمول بات ہو تو وہ مجھے
کال کر لیں اور پھر اچانک انتہائی خوفناک دھماکوں اور گڑگڑاہٹ کی

تیز آوازوں سے پورا ہوسٹن بوکھلا کر گھروں سے باہر نکل آیا اور شعلے دور سے نظر آ رہے تھے۔ پھر میرے آدمیوں کا فون بھی آ گیا اور انہوں نے مجھے ساری تفصیل بتا دی۔ میں نے ہوسٹن کے گورنر کو فون کر کے معلوم کیا۔ وہ چونکہ اس لیبارٹری سے واقف ہی نہ تھے اس لئے وہ ان دھماکوں اور فوجیوں کے مرنے پر واقعی انتہائی بوکھلائے ہوئے تھے۔ پھر میں نے میتھو کو فون کیا تو اس نے بتایا کہ اس نے ایک گروپ کو مشکوک سمجھ کر گرفتار کیا تھا۔ ان کے میک اپ چیک کئے گئے لیکن میک اپ واش نہ ہو سکے اور پھر بلیک کے کہنے پر انہیں ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے باوجود وہ چیکنگ کرا رہا تھا"۔ جوہن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی کامیاب ہو گئے۔ حیرت ہے۔ یہ آخر کیسے ممکن ہے۔ ملٹری کا سیٹ اپ۔ بلیک کا سیٹ اپ اور پھر لیبارٹری۔ یہ سب آخر کیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

" کیا لیبارٹری یا ہیڈ کوارٹر میں اسلحہ بھی موجود تھا کیونکہ اس قدر خوفناک دھماکے لیبارٹری کی تباہی سے تو نہیں ہو سکتے"...... جوہن نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ ہو۔ میں تو صرف چیف کے پاس آفس تک گیا ہوں۔ یہ لوگ ابھی واپس تو نہیں گئے ہوں گے۔ انہیں ہلاک ہونا چاہئے"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

" وہ تو ہوتا رہے گا کرنل۔ میں نے اس لئے تمہیں کال کیا ہے کہ اب شوٹر کا کیا ہو گا"...... جوہن نے کہا۔

" کیا ہونا ہے۔ اس کا بورڈ آف گورنر ہے۔ وہ خود ہی فیصلہ کرے گا۔ ہمیں تو بہرحال ان کے بارے میں بھی معلوم نہیں ہے"...... کرنل آرشیڈ نے جواب دیا۔

" کیا تمہیں ان کے فون نمبر کا علم ہے"...... جوہن نے کہا۔

" نہیں۔ ان کے بارے میں صرف چیف کو علم تھا اور چیف کا ہی ان سے رابطہ تھا۔ ہمارا تو رابطہ ہی نہیں تھا"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

" بہرحال یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ اب برٹن پہنچ جائیں اس لئے اب تم محتاط رہنا"...... جوہن نے کہا۔

" کاش ایسا ہو جائے۔ بہرحال میں ان سے اس کا بھرپور انتقام لوں گا"...... کرنل آرشیڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ بہت برا ہوا۔ کاش میں وہاں ہوتا"...... کرنل آرشیڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً دو گھنٹے بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ کرنل آرشیڈ بول رہا ہوں"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

" لارڈ فریڈرک بول رہا ہوں۔ چیئرمین بورڈ آف گورنر شوٹر"۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس سر"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"کرنل آرشیڈ۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ شوٹر ہیڈ کوارٹر اور اہم ترین اور انتہائی قیمتی لیبارٹری بھی تباہ کر دی گئی ہے اور گارنر بھی ہلاک ہو گیا ہے۔ یہ سب کیا ہے۔ کس نے ایسا کیا ہے اور کیوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یہ ساری کارروائی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہے جناب"۔ کرنل آرشیڈ نے جواب دیا۔

"کیوں ۔ یہ سب کچھ تو انتہائی خفیہ تھا اور ابھی تک شوٹر نے کوئی اقدام ہی نہیں کیا تھا"...... لارڈ فریڈرک نے کہا۔

"چیف گارنر نے پاکیشیا کے اہم ترین دفاعی راز کا کی پلان حاصل کیا تھا تاکہ اس کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کیا جاسکے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کی پلان کی واپسی کے لئے آئی تھی۔ وہ لوگ پہلے برٹن آنا چاہتے تھے لیکن پھر انہیں معلوم ہوا کہ شوٹر کا ہیڈ کوارٹر ہوسٹن میں ہے تو وہ وہاں پہنچ گئے اور لازماً وہ کی پلان لے گئے ہوں گے اور انہوں نے انتقاماً لیبارٹری بھی تباہ کر دی"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

" اس گارنر سے حماقت ہوئی کہ اس نے بورڈ آف گورنر سے منظوری لئے بغیر یہ اقدام کر دیا۔ ہمیں ابھی ایسے کسی اقدام کی ضرورت نہ تھی۔ بہرحال اب جو کچھ ہو گیا اسے چھوڑیں ۔ اب برٹن کی لیبارٹری میں شوٹر کی بقایا رہ گئی ہے اور یہ بھی انتہائی اہم ہے اس لئے اب اس کی حفاظت کرنا ہو گی"...... لارڈ فریڈرک نے کہا۔

" میں یہاں موجود ہوں جناب ۔ آپ بے فکر رہیں"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ تم نے انتہائی محتاط رہنا ہے۔ میں آج ہی میٹنگ کال کر رہا ہوں۔ اس میں نئے فیصلے کئے جائیں گے پھر تمہیں اس لئے آگاہ کر دیا جائے گا"...... لارڈ فریڈرک نے کہا۔

" یس سر"...... کرنل آرشیڈ نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل آرشیڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہوسٹن کی ایک رہائش گاہ میں موجود تھا۔ یہ رہائش گاہ اس نے راس فیلڈ سے واپسی پر میتھو کو فون کر کے حاصل کی تھی۔ انہیں یہاں پہنچے ہوئے اٹھارہ گھنٹے گزر چکے تھے اور وہ ٹیلی ویژن پر بریکنگ نیوز کے تحت راس فیلڈ میں ہونے والی تباہی کے بارے میں مناظر دیکھ چکے تھے۔ ان سب کے چہرے چمک رہے تھے کیونکہ ایک لحاظ سے انہوں نے شوٹر کا نہ صرف سربراہ ہلاک کر دیا تھا بلکہ اس کے ہیڈ کوارٹر سمیت یہودیوں کی انتہائی اہم لیبارٹری بھی مکمل طور پر تباہ کر دی تھی۔

"عمران صاحب۔ اس قدر خوفناک دھماکوں سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کوئی خوفناک ہتھیار تیار ہو رہا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے اندر جا کر چیکنگ کی تھی جس سے پتہ چلا کہ

یہودی یہاں ہیٹ پروموٹ فارمولے پر عمل کرتے ہوئے ایسی ریز تیار کر رہے تھے جنہیں کسی بھی خلائی سیارے سے کسی بھی ٹارگٹ پر فائر کیا جا سکتا تھا۔ یہ ریز فضا میں موجود کاربن ڈائی آکسائیڈ کے ساتھ مل کر اس قدر حدت پیدا کر سکتی تھیں کہ اس مخصوص ایریئے میں یوں سمجھو جیسے سورج سوا نیزے پر اتر آئے اور نتیجہ ظاہر ہے نہ صرف انسان بلکہ عمارتیں، جنگل، درخت سب کچھ جل کر راکھ ہو جاتے بلکہ دریاؤں اور ندی نالوں کا پانی بھی بھاپ بن کر اڑ جاتا اور زمین اس قدر سوکھ جاتی اور ٹوٹ پھوٹ جاتی کہ شاید آئندہ پچاس سالوں تک وہاں کوئی پیداوار نہ ہو سکتی۔ ان ریز کی تیاری میں جو میٹریل استعمال ہو رہا تھا وہ حدت کو یکلخت بڑھا دیتا ہے اور چونکہ اس میٹریل کا وہاں کافی ذخیرہ موجود تھا جسے مخصوص ٹمپریچر میں رکھا گیا تھا اور یہی وجہ تھی کہ تمام لیبارٹری مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ تھی۔ اس کے گرد ریڈ بلاکس کی دیواریں تھیں اور میں نے صرف اتنا کیا کہ کمپیوٹر کی بنیادی فیڈنگ میں تبدیلی کر کے وہاں اس میٹریل کو محفوظ رکھنے کے لئے جو ٹمپریچر رکھا گیا تھا اسے آہستہ آہستہ بڑھا دیا۔ جس کے نتیجے میں اس قدر حدت پیدا ہو گئی کہ تمام میٹریل آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا اب ہمارا مشن مکمل ہو گیا ہے یا ابھی باقی ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

" ظاہر ہے ہمارا مشن کی پلان واپس حاصل کرنا تھا اور وہ نہ صرف حاصل کر لیا گیا ہے بلکہ اسے میں نے سب سے پہلے انٹرنیشنل کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا بھجوایا ہے۔ یہ لیبارٹری کی تباہی تو سمجھو کہ صرف یہودیوں کو سبق سکھانے کے لئے تھی اور ایسا کرنا ضروری بھی تھا کیونکہ لامحالہ اس ہتھیار کا سب سے پہلے نشانہ پاکیشیا ہی بنتا اور اس کے پاس ظاہر ہے اس اچانک خوفناک افتاد سے بچنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ یکلخت ریز فائر ہوتیں اور شاید پانچ یا دس منٹوں کے اندر اندر سب کچھ تباہ ہو جاتا۔ کروڑوں افراد راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو جاتے"...... عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر سنجیدگی کی تہہ چڑھ گئی۔

" اس کے باوجود آپ یہاں اس انداز میں موجود ہیں جیسے ابھی مشن مکمل ہونا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"فی الحال تو میں اس لئے موجود ہوں کہ جب تک پاکیشیا سے کی پلان کی بحفاظت پہنچنے کی اطلاع نہ مل جائے ہمیں یہیں رہنا ہے۔ دوسری بات یہ کہ وہاں بے شمار فوجی بھی ہلاک ہوئے ہیں اس لئے لامحالہ حکومت نے اس بارے میں یہاں انتہائی سخت چیکنگ کا انتظام کر رکھا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب۔ برٹن میں چیلاگو کے تحت جو لیبارٹری کام کر رہی ہے اس کا کیا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" وہ ہمارے مشن میں شامل ہی نہیں ہے اس لئے کیا کیا جا سکتا

ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اسے چھوڑ کر چلے جائیں۔ وہ بھی تو شوٹر کے تحت ہے اور لامحالہ وہاں بھی ایسا ہی کوئی خطرناک ہتھیار تیار کیا جا رہا ہو گا اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس ہتھیار کا نشانہ بھی پاکیشیا ہی بنے گا"...... جولیا نے کہا۔

" لیکن جب یہ ہمارے مشن میں شامل نہیں تو پھر خواہ مخواہ کی بھاگ دوڑ کیوں کی جائے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا تمہیں پاکیشیا کی سلامتی اور اس کے کروڑوں باشندوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" کیوں نہیں۔ میں خود ان میں شامل ہوں لیکن وہ کیا کہتے ہیں کہ اول خویش۔ یہاں بھی وہی مسئلہ ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

" تو تمہیں اپنے چیک کی فکر ہے۔ تم جیسا خود غرض آدمی شاید ہی پھر کوئی پیدا ہو"...... جولیا نے کہا۔

" اس میں خود غرضی کی کون سی بات ہے۔ تمہیں ماہانہ بھاری تنخواہیں ملتی ہیں، الاؤنسز ملتے ہیں۔ مجھے کیا ملتا ہے۔ جب کبھی مشن مکمل ہوتا ہے تو ایک چھوٹی سی مالیت کا چیک۔ اب تم خود بتاؤ کہ تمہارے اور میرے درمیان کتنا فرق ہے۔ تمہارا شمار ظاہر ہے امراء میں ہوتا ہے کہ وسیع آمدنی اور خرچ کوئی نہیں جبکہ میرا حال ہے کہ ادھار سر پر مسلسل چڑھتے جا رہے ہیں اور آغا سلیمان پاشا کی

دھمکیاں ہر روز سخت سے سخت ہوتی جارہی ہیں "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آپ کا مطلب ہے کہ چیف آپ کو دوسرا مشن مکمل کرنے کے لئے کہے گا تو آپ کریں گے ورنہ نہیں "...... صفدر نے کہا۔

" ظاہر ہے ۔ مجھے کیا ضرورت ہے خواہ مخواہ مارا مارا پھرتا رہوں "...... عمران نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ تم واپس جاؤ ہم خود یہ مشن مکمل کر لیں گے "۔ جولیا نے کہا۔

" ضرور کرو ۔ یہ تمہارے فرائض میں شامل ہے۔ آخر بھاری تنخواہیں تمہیں کس کام کے لئے دی جاتی ہیں "...... عمران نے صاف اور سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" چلو پھر اٹھو۔ ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے "...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا اور اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

" آپ تشریف رکھیں مس جولیا۔ جب تک کی پلان کے بارے میں اطلاع نہ مل جائے ہمیں واقعی باہر نہیں جانا چاہئے ورنہ اسے راستے میں بھی روکا جا سکتا ہے "...... صفدر نے کہا۔

" یہ کی پلان ایکریمیا کے لئے بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا یہودیوں اور شوٹر کے لئے تھا اور ابھی انہیں معلوم نہیں ہو گا کہ ہمارا اصل مشن کیا تھا۔ وہ اس لیبارٹری کے معاملات میں بھی الجھے ہوئے ہوں

گے "...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا ایک جھٹکے سے دوبارہ بیٹھ گئی۔

" لیکن اسے وہاں تک پہنچتے پہنچتے دو تین روز لگ جائیں گے "۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ایسی بات نہیں۔ اسے سپیشل چارٹرڈ فلائٹ کے ذریعے بھجوایا گیا ہے "...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب بے اختیار چونک پڑے ۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ مائیکل بول رہا ہوں "...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" چیف بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی تو سب بے اختیار چونک پڑے ۔

" فرمائیے "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ کوئی ایسی بات نہ کرنا چاہتا تھا جس کی وجہ سے کال مشکوک ہو جاتی۔ اسے معلوم تھا کہ کالیں چیک کی جا رہی ہوں گی اور شاید اسی لئے بلیک زیرو نے بھی ایکسٹو کا لفظ استعمال نہیں کیا تھا۔

" کاغذات مل گئے ہیں اور انہیں مناسب افراد تک پہنچا دیا گیا ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" پھر ہمارے بارے میں کیا حکم ہے "...... عمران نے اسی طرح

سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ کاغذات ایک مارکیٹ کے ہیں۔ دوسری مارکیٹ ابھی باقی رہتی ہے اس لئے اب اس کی طرف رجوع کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔چونکہ عمران نے چیف کا لفظ سنتے ہی ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر بٹن آن کر دیا تھا اس لئے چیف کی آواز سب کے کانوں تک بخوبی پہنچ رہی تھی۔

"جناب۔ آڈیٹنگ ٹیم وہاں جانے کے لئے تیار بیٹھی ہے جبکہ میرے پاس تو وہاں جانا ایک طرف، شہر کے دوسرے کونے تک جانے کا زادِ راہ نہیں ہے"...... عمران نے روتے ہوئے انداز میں کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ تم واپس آ جاؤ ٹیم خود ہی یہ کام کر لے گی"...... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بڑے ڈھیلے سے انداز میں رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ لٹک سا گیا تھا۔ آنکھیں بجھ سی گئی تھیں جیسے اس کی تمام امیدوں پر پانی پھر گیا ہو۔

"اللہ تعالیٰ نے نجانے کیسے کیسے کنجوس پیدا کر دیئے ہیں اور ان سب کے سردار کو چیف بنا دیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ بے فکر ہیں۔ آپ کا یہ چیک ہمارے ذمے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں صفدر۔ میں خیرات میں یا ہمدردی کی بنا پر کوئی رقم نہیں لیا کرتا۔ اپنے زور بازو کی کمائی کھاتا ہوں۔ اس لئے تم لوگ جا سکتے ہو۔ میں واقعی واپس جاؤں گا"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب کے مسکراتے ہوئے چہرے یکلخت سنجیدہ ہو گئے کیونکہ وہ ابھی تک اس سارے سلسلے کو مذاق کے طور پر لے رہے تھے لیکن عمران نے جس سنجیدگی سے جواب دیا تھا اس نے انہیں واقعی سنجیدہ کر دیا تھا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم اس مشن کو ادھورا چھوڑ کر چلے جاؤ"۔ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مشن مکمل ہو گیا ہے اور اس کے مکمل ہونے کی اطلاع بھی مل چکی ہے اس لئے تم اسے ادھورا نہیں کہہ سکتی۔ ویسے بھی دنیا میں ہزاروں لیبارٹریاں کام کر رہی ہوں گی۔ کیا میں نے سب کی تباہی کا ٹھیکہ اٹھا رکھا ہے"...... عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ واقعی واپسی کے لئے سنجیدہ ہیں"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں تو اور میں کیا کر سکتا ہوں۔ تمہارے چیف نے خود ہی کہا ہے کہ میں واپس آ جاؤں"...... عمران نے جواب دیا۔

"چیف نے اس لئے کہا ہے کہ وہ پیشگی شرائط ماننے کا قائل نہیں ہے اور تم نے تو باقاعدہ سودے بازی شروع کر دی ہے"...... جولیا

نے کہا۔

"میں نے تمہیں روکا تو نہیں اور نہ روک سکتا ہوں اس لئے تم جاؤ اور جا کر لیبارٹری تباہ کر دو"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں ہمارے ساتھ جانا ہو گا۔ سمجھے۔ ہر صورت میں۔ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے"...... جولیا نے یکلخت سامنے رکھی ہوئی میز پر زور سے مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"سوری مس جولیا۔ میں کسی کا پابند نہیں ہوں"...... عمران نے بڑا روکھا سا جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت غصے کی شدت سے آگ کی طرح تپ اٹھا۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ کو چیک مل جائے۔ میں گارنٹی دیتا ہوں کہ چیف سے آپ کو دوسرا چیک بھی لے دوں گا۔ پھر"۔ صفدر نے کہا۔

"اور اگر چیف نے نہ دیا تب"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہ دے دے گا۔ آپ بے فکر رہیں"...... صفدر نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ پھر ٹھیک ہے۔ پھر میں کام کرنے کے لئے تیار ہوں"۔ عمران نے اس بار بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ آپ جذباتی نہ ہوں۔ اس لیبارٹری کی حفاظت بلیک ایجنسی کے کرنل آرشیڈ کے پاس ہے اور وہاں حالات یہاں

سے بھی زیادہ سخت ہوں گے۔ ان حالات میں عمران صاحب کی موجودگی ضروری ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ییتھو بول رہا ہوں مسٹر مائیکل"...... دوسری طرف سے ییتھو کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ کیا ہوا۔ کچھ پتہ چلا یا نہیں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ معلومات مل گئی ہیں۔ میرا آدمی آپ تک پہنچا دے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ویری گڈ۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کیسی معلومات"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"یہی کہ ان دھماکوں میں کتنے افراد ہلاک اور کتنے زخمی ہوئے ہیں۔ ویسے صفدر تم گیٹ پر جاؤ اور ییتھو کے آدمی سے معلومات لے آؤ۔ اسے اندر مت لے آنا"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور باہر چلا گیا۔

"اس سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"اعداد و شمار سامنے رکھ کر چیف کو مجبور کر دوں گا کہ وہ چیک کی رقم بڑھائے"...... عمران نے کہا تو اس بار جولیا بھی شاید نہ چاہنے کے باوجود ہنس پڑی۔

"تمہیں شاید خواب میں بھی دولت ہی نظر آتی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ظاہر ہے کنوارے آدمی کو خواب میں مونث ہی نظر آئے گی"۔ عمران نے جواب دیا۔

"پھر بس خواب ہی دیکھتے رہنا۔ اس سے آگے نہ بڑھنا"۔ اچانک تنویر بول پڑا اور اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلو شکر ہے کہ تمہاری آواز تو سنی ورنہ میں تو واقعی اس قدر شیریں آواز سننے کو ترس گیا تھا"...... عمران نے جواب دیا اور اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ کیپٹن شکیل بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ نے برٹن لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیسی معلومات"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب اس برٹن لیبارٹری پر پہلے ہی کام کا آغاز کر چکے ہیں۔ یہ صرف ہمیں ستانے کے لئے باتیں کر رہے تھے ورنہ میتھو کے ذریعے اب ایسی کون سی معلومات تھیں جنہیں

عمران صاحب نے حاصل کیا اور جنہیں میتھو فون پر بتانے کی بجائے آدمی کے ذریعے بھجوا رہا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تمہارا نام کیپٹن شکیل کی بجائے سسپنس شکن ہونا چاہئے۔ ایک لمحے میں سارا سسپنس ختم کر کے رکھ دیتے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر تم نے پہلے وہ بکواس کیوں کی تھی۔ بولو"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"تو پھر صفدر کیسے گارنٹی دیتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی صفدر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا۔ اس نے وہ لفافہ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے لفافہ کھولا اور اس میں سے ایک تحریر شدہ کاغذ نکالا اور اسے غور سے پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کاغذ میز پر رکھ دیا۔

"اب بتاؤ صفدر۔ گارنٹی قائم ہے یا نہیں"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بالکل قائم ہے۔ کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"۔ صفدر

نے چونک کر کہا جبکہ اس دوران جولیا نے کاغذ اٹھا کر اسے دیکھنا شروع کر دیا تھا اور پھر اس نے منہ بناتے ہوئے اسے واپس رکھ دیا کیونکہ وہ کمپیوٹر پچنگ میں تھا اور ظاہر ہے جولیا اسے آسانی سے نہ پڑھ سکتی تھی۔

"میں نے سوچا کہ کام ہو جانے کے بعد کہیں تم گارنٹی واپس نہ لے لو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ کرنل آرشیڈ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ اسرائیل بول رہا ہوں۔ جناب پریذیڈنٹ صاحب ڈاکٹر ہولی فیلڈ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا کیا خصوصی نمبر ہے"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک ہاتھ سے میز پر موجود کاغذ کو سامنے رکھا اور پھر تیزی سے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو کرنل آرشیڈ نے بتائے تھے۔

"یس۔ ڈاکٹر ہولی فیلڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔ بولنے والے کی آواز ہی بتا رہی تھی کہ وہ کافی بوڑھا آدمی ہے۔

"ڈاکٹر ہولی فیلڈ۔ میں سنٹیا چوس سے ڈاکٹر رافٹ بول رہا ہوں"...... عمران نے یکلخت ایک نئے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ انتہائی بوڑھا آدمی ہے۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ ڈاکٹر رافٹ۔ آپ نے کیسے یہاں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"مجھے اسرائیل کے پریذیڈنٹ نے خصوصی طور پر آپ کا نمبر دیا ہے اور کہا ہے کہ آپ سے لیبارٹری کے ماسٹر کمپیوٹر کے بارے میں خصوصی معلومات حاصل کر کے آپ کو اس کے محفوظ کرنے کے بارے میں بتاؤں کیونکہ اس سے پہلے ہوسٹن میں یہودیوں کی انتہائی اہم ترین لیبارٹری پاکیشیائی ایجنٹوں نے اس کے ماسٹر کمپیوٹر کی خامیوں سے فائدہ اٹھا کر تباہ کر دی ہے اور بقول صدر صاحب پاکیشیائی ایجنٹ پہلے بھی اسرائیل میں ایسے کام کر چکے ہیں"۔ عمران نے اسی آواز اور لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ مگر پریذیڈنٹ صاحب کو کیوں ہماری لیبارٹری کی فکر ہوئی ہے"...... ڈاکٹر ہولی فیلڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ان سے پوچھا تھا کہ یہ لیبارٹری اسرائیلی ہے تو انہوں نے بتایا کہ براہ راست اسرائیلی نہیں ہے یہ لیبارٹری کسی تنظیم شوٹر کے تحت ہے اور یہ تنظیم یہودیوں کی ہے اور اس میں جو ہتھیار تیار کیا جا رہا ہے اس سے پاکیشیا کو نشانہ بنایا جائے گا اور پاکیشیا پوری دنیا کے یہودیوں کا مشترکہ دشمن ہے اور آپ کو تو معلوم ہے کہ

یہودی پاکیشیا سے کتنی نفرت کرتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن ہمارے ماسٹر کمپیوٹر میں تو کوئی خامی یا گڑبڑ نہیں ہے۔ وہ تو بہترین انداز میں کام کر رہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ آپ کا ماسٹر کمپیوٹر کس کیٹگری اور کس پاور کا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ہمارا ماسٹر کمپیوٹر سکس کیٹگری اور تھرٹی ہنڈرڈ پاور کا ہے"...... ڈاکٹر ہولی فیلڈ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ جدید ترین ماسٹر کمپیوٹر نصب کیا گیا ہے"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اس میں کوئی خامی یا گڑبڑ نہیں ہو سکتی"...... ڈاکٹر ہولی فیلڈ نے پھر فخریہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ ایسی صورت میں تو آپ نے اپنے فون کو بھی ماسٹر کمپیوٹر سے ہی لنک کیا ہوا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ مگر کیوں"...... ڈاکٹر ہولی فیلڈ نے چونک کر پوچھا۔

"بس ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔ بہرحال آپ کا شکریہ۔ میں پریذیڈنٹ صاحب کو کہہ دوں گا کہ وہ قطعی مطمئن رہیں۔ شکریہ"۔

عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا۔ کیا کام نہیں ہو سکا"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"کون سا کام"...... عمران نے بھی چونک کر کہا۔

"فون کے ذریعے لیبارٹری تباہ کرنے کا"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم لوگوں نے واقعی اب مجھے شعبدہ باز سمجھ لیا ہے۔ میں تو بس اپنی معلومات کے لئے پوچھ رہا تھا کہ کس کیٹگری اور پاور کا ماسٹر کمپیوٹر وہاں نصب ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اس کاغذ پر موجود معلومات تم نے کیوں خصوصی طور پر معلوم کرائی ہیں۔ بتاؤ کیا چکر ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ تو عام سی معلومات ہیں۔ ہیتھو نے میرے کہنے پر اس خلائی سیارے کے بارے میں معلومات کرائی ہیں جس سے فون کے لنک ہیں کہ اس خلائی سیارے میں کس طرح کی مشینری نصب ہے اور بس"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"کرنل آرشیڈ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص شگفتہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ تم کہاں سے کال کر رہے ہو"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"پاکیشیا سے"...... عمران نے جواب دیا۔

"فون کرنے کی وجہ"...... کرنل آرشیڈ نے کہا۔

"میں نے سوچا کہ پوچھ لوں کہ ہوسٹن میں شوٹر کے ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کی تباہی کی خبر تم تک پہنچ سکی ہے یا نہیں"...... عمران نے اسی طرح شگفتہ لہجے میں کہا۔

"مجھے تفصیلی رپورٹ مل چکی ہے عمران ۔ کاش میں وہاں ہوتا اور تمہیں چونکہ معلوم تھا کہ یہاں برٹن میں تمہارا مقابلہ مجھ سے ہو گا اس لئے تم یہاں آنے کی بجائے پاکیشیا فرار ہو گئے ۔ لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ ہوسٹن میں تم نے جو کارروائی کی ہے اس کا انتقام بہرحال تم سے اور تمہارے ملک سے ضرور لیا جائے گا"...... کرنل آرشیڈ نے سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے ذاتی انتقام کی تو کوئی پرواہ نہیں ہے لیکن تم پاکیشیا کے خلاف کیا کرو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صرف چند ہفتے ٹھہر جاؤ ۔ پھر دیکھنا کہ پاکیشیا کا کیا حشر ہوتا ہے ۔ ایک بھی آدمی وہاں زندہ نہیں رہے گا۔ تم سمیت"...... کرنل آرشیڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ برٹن لیبارٹری میں شوٹر کی ذیلی تنظیم چیلاگو کے ذریعے ایک ایسا ہتھیار تیار کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے تم

پاکیشیا کو دھمکی دے رہے ہو لیکن تمہیں شاید علم نہیں ہے کہ پاکیشیا کے خلاف غلط انداز میں دیکھنے والی آنکھیں نکال لی جاتی ہیں ۔ تمہاری یہ لیبارٹری کسی بھی وقت اپنے انجام کو بالکل اسی طرح پہنچ جائے گی جس طرح ہوسٹن کی لیبارٹری پہنچی ہے ۔ میں نے تو تمہیں اس لئے فون کیا تھا کہ اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو برٹن چھوڑ دو لیکن لگتا ہے کہ تمہاری دم کو ضرورت سے زیادہ کلف لگ گیا ہے۔ تم نے پاکیشیا کو دھمکی دے کر اپنی قسمت پر خود مہر لگا دی ہے ۔ اب اس کا انجام بھی بھگتو"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر اسے چھوڑا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر رسیور فوراً ہی رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ کمرے میں خاموشی طاری تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک انتظار کرنے کے بعد عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"یس ۔ ڈاکٹر ہولی فیلڈ بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر ہولی فیلڈ کی انتہائی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر رافٹ بول رہا ہوں۔ آپ پریشان لگ رہے ہیں۔ خیریت"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔ لہجے سے وہ انتہائی بوڑھا آدمی لگ رہا تھا۔

" اوہ ۔ سر ۔ سر ۔ نجانے کیا ہو گیا ہے ۔ سپر ماسٹر کمپیوٹر میں اچانک گڑبڑ ہو گئی ہے ۔ یہ آؤٹ آف کنٹرول ہوتا جا رہا ہے ۔ ہم بے حد پریشان ہیں ۔ بظاہر اس میں کوئی گڑبڑ نہیں ہے "...... ڈاکٹر ہولی فیلڈ کی گھبرائی ہوئی اور پریشان سی آواز سنائی دی ۔

" اوہ ۔ کیا ہوا ہے ۔ مجھے بتاؤ "...... عمران نے تیز لہجے میں کہا ۔

" آپ کا فون ہمارے لئے باعث مسرت ہے سر ۔ آپ اس وقت کمپیوٹر پر اتھارٹی ہیں ۔ ہمارے سپر کمپیوٹر کی سپیڈ یکلخت تقریباً ڈبل ہو گئی ہے ۔ ہم نے اس کی سپیڈ کنٹرول کرنے کی کوشش کی تو اس کا پروسیسر بند ہو گیا ۔ عجیب سلسلہ چل رہا ہے "...... دوسری طرف سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا ۔

" اوہ ۔ یہ تو عام سا مسئلہ ہے ۔ آپ خواہ مخواہ پریشان ہو گئے ہیں آپ فوری طور پر اس کی بیسک کی کو زیر فور پر ایڈجسٹ کر کے پراسیسنگ یونٹ کے بٹن کو آن کر دیں ۔ کمپیوٹر کنٹرول میں آ جائے گا "...... عمران نے اس بار بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا ۔

" اوہ ۔ اچھا سر ۔ ٹھیک ہے سر ۔ میں ابھی ایڈجسٹ کرتا ہوں " ۔ دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" آپ ایسا کریں ۔ میں دس منٹ بعد دوبارہ فون کروں گا " ۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر ویسے ہی سنجیدگی طاری تھی ۔ وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا ۔ اس نے بڑی بے چینی سے دس منٹ گزارنے کے بعد دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر پریس

کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس ۔ ڈاکٹر ہولی فیلڈ بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ہولی فیلڈ کی آواز سنائی دی تو سب نے محسوس کر لیا کہ اس کے لہجے میں اطمینان موجود ہے ۔

" ڈاکٹر رافٹ بول رہا ہوں ۔ کیا رزلٹ رہا "...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" اوہ سر ۔ انتہائی حیرت انگیز انداز میں سپر ماسٹر کمپیوٹر انڈر کنٹرول آ گیا ہے ۔ آپ میرے استاد رہے ہیں لیکن آپ کی بے پناہ قابلیت دیکھ کر مجھے واقعی آپ پر فخر ہو رہا ہے "...... دوسری طرف سے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا گیا ۔

" اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے ۔ آپ پریشان نہ ہوا کریں ۔ یہ تو سائنسی فالٹ ہوتے ہیں ۔ پھر بات ہو گی "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے ۔

" صفدر اپنی ضمانت پوری کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ ۔ ٹھیک دس منٹ بعد برٹن کی لیبارٹری دھماکے سے اڑ جائے گی " ۔ عمران نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے ۔

" کیا ۔ کیا مطلب ۔ وہ ہولی فیلڈ تو کہہ رہا ہے کہ سب کچھ نارمل ہو گیا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ لیبارٹری تباہ ہو جائے گی " ۔ صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"ہولی فیلڈ ڈاکٹر رافٹ کا شاگرد ہے اور ڈاکٹر رافٹ پوری دنیا میں کمپیوٹر پر اتھارٹی سمجھا جاتا ہے۔اس غریب کو کیا معلوم کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہوا کیا ہے۔کچھ ہمیں بھی تو بتائیں"...... صفدر نے کہا۔

"اس احمق نے بنیادی غلطی یہ کی ہے کہ سیٹلائٹ فون کو کمپیوٹر سے لنک کر دیا۔اس سے وائس ویوز کے ساتھ سیٹلائٹ کمپیوٹر کی پاور بھی اس کمپیوٹر پاور کے ساتھ شامل ہو گئی۔میں نے ڈاکٹر ہولی فیلڈ کا فون نمبر الٹا پریس کر کے سیٹلائٹ کمپیوٹر کی پاور کو بڑھا دیا جس کی وجہ سے ماسٹر کمپیوٹر جو فون کے ساتھ لنک تھا پاور یکلخت بڑھ جانے کی وجہ سے آؤٹ آف کنٹرول ہو گیا اس لئے میں نے اسے فون کیا۔مجھے معلوم تھا کہ ایسا ہو گا اور پریشانی میں اس نے یہ بھی نہیں پوچھا کہ میں کیوں فون کر رہا ہوں اور وہی ہوا۔اس کی پریشانی دور کرنے کے لئے میں نے اسے ہدایات دے دیں اور چونکہ ہدایات اس کے استاد اور بین الاقوامی اتھارٹی کی طرف سے دی جا رہی تھیں اس لئے اس نے آنکھیں بند کر کے اس پر عمل کیا اور نتیجے میں سپر کمپیوٹر کنٹرول میں آگیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ تو کہہ رہے ہیں کہ لیبارٹری تباہ ہو جائے گی"۔صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔اس کاری ایکشن دس منٹ بعد ہو گا اور سپر کمپیوٹر کی پاور

یکلخت دس گنا بڑھ جائے گی جس کے نتیجے میں اس کے ساتھ کنکٹڈ تمام مشینری یکلخت دھماکوں سے تباہ ہو جائے گی اور مشینری میں موجود آئل کو حدت بڑھنے سے آگ لگ جائے گی جس کے نتیجے میں وہاں جو بھی میٹریل ہو گا وہ دھماکے سے اڑ جائے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں ٹی وی آن کر دوں۔شاید اس پر خبر آجائے"...... جولیا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ابھی نہیں۔آدھے گھنٹے بعد"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ ڈاکٹر رافٹ کا شاگرد ہے"۔صفدر نے کہا۔

"اس پرچے پر درج ہے کہ وہاں کا انچارج ڈاکٹر ہولی فیلڈ ہے اور ڈاکٹر ہولی فیلڈ اور ڈاکٹر رافٹ کے بارے میں سب جانتے ہیں"۔عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔پھر آدھے گھنٹے بعد جولیا نے ریموٹ کنٹرول کی مدد سے ٹی وی آن کیا تو اس پر بریکنگ نیوز چل رہی تھیں اور برٹن میں اچانک ہونے والے خوفناک دھماکوں اور ان سے ہونے والی تباہی کے بارے میں فلم بھی دکھائی جا رہی تھی۔

"لو دیکھ لو ڈاکٹر رافٹ کی استادی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار قہقہے مار کر ہنس پڑے۔

" ڈاکٹر رافٹ بے چارے کے تو فرشتوں کو بھی خبر نہ ہو گی"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اور ہو بھی نہیں سکتی کیونکہ اس سے بڑے فرشتے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس میں موجود ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد